کتاب مجربات محمدی کے متعلق نامی گرامی اور مشاہیر اطبا کی تازہ رائیں!

از جناب حکیم اکبر حسین خاں صاحب۔ الہ آباد

کتاب مجربات محمدی کا وی پی پارسل وصول ہوا درحقیقت جناب نے نجل کو بالاطاق رکھ کر بہترین اور اعلیٰ درجہ کے تجربات درج کتاب کر کے فن کی خدمت انجام دی ہے۔ خداوند عالم آپ کو بیش از بیش خدمت فن اور بندگان خدا کے خدمت کا موقعہ دیوے۔ ہر دو کتاب کو بینے سرسری نظر سے دیکھا جو تجربات جناب نے تحریر کیے ہیں درحقیقت بہترین ہیں۔ میری یہ قطعی رائے ہے کہ موجودہ وقت میں جسقدر کتابیں مجربات کی شائع ہو رہی ہیں بہ نسبت اُن کے آپ کی کتاب میں سچائی ہے اور اس طرح نسخہ جات بھی تجربہ شدہ ہیں۔ اہل ذوق حضرات اس کتاب سے ضرور مستفید ہوں۔

از جناب حکیم ٹھکر دت لعل صاحب سیول ہسپتال امرتسر آنریری سرجن ریاست بہاولپور۔

ہر دو کتب مجربات محمدی و اسرار المطب کو بندہ نے دیکھا واقعی قابل تعریف ہیں بلکہ ایسی قسم کی کتاب کا ہر گھر میں ہونا ایک لائق حکیم کا کام دیگی۔

از جناب حکیم عبد السلام صاحب (فاضل دہلی) مقام بیاگور ضلع سنگرور بھیم۔

آپ کی کتابیں اسرار المطب و مجربات محمدی کا وی پی پہونچا واقعی آپکی محنت قابل تحسین ہے۔

از جناب حکیم گوبچن سنگھ صاحب حکیم حاذق اے۔ وی۔ بی۔ الگن روڈ۔ کلکتہ

کتاب مجربات محمدی بذریعہ وی پی بندہ کو ملی جس کو بندہ نے اوّل سے آخر تک غور سے پڑھا جو خامیاں اس چھوٹی سی کتاب میں آپ نے بھر دی ہے بڑی بڑی کتابوں میں نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسمیں جو نسخہ جات درج ہیں سب کے سب آپکے اور حکماء صاحبان کے تجربہ شدہ ہیں گویا کتاب مجربات محمدی سچے نسخوں کا ذخیرہ ہے۔ واقعی آپنے سچائی کو پوشیدہ نہیں رکھا چونکہ بندہ نے آپ کی قلم و دل میں بالکل سچائی دیکھی ہے کیونکہ بندہ نے کافی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور کافی روپیہ تجربوں میں برباد کیا اور کتابوں والے لکھتے ہیں کہ نسخہ جات مجرب المجرب ہیں جسوقت تجربہ کیا جاتا ہے تو بالکل جھوٹے معلوم ہوتے ہیں لیکن آپ کی کتاب میں۔ تو ایسے نسخہ جات درج ہیں جو تیار کرنے پر بالکل درست ثابت ہوتے ہیں۔ بندہ نے کتاب سے چوتھائی حصہ کے قریب نسخہ جات کا تجربہ کیا ہے۔ اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہوئے ہیں۔ ایک بھی غیر مجرب ثابت نہیں ہوا ہے بیشک آپنے سچے دل سے خلق خدا کا بھلا کیا ہے خدا آپ کو جزا

هوالشافی

اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ

اکسیری صدری و تجربہ شدہ مجربات کا نایاب مجموعہ

مُجرّباتِ محمّدی

مُرتّبہ

حکیم حافظ محمد یوسف صاحب مالک شفاخانہ محمدیہ ماہلانوالہ۔ ڈاک خانہ سرگودہ (پنجاب)

ملنے کا پتہ

ناظم دفتر شفاخانہ محمدیہ ماہلانوالہ۔ ڈاک خانہ سرگودہ پنجاب

طبع دوم قیمت مجلد ۱۰

بقیہ آراء دوسری طرف

المشتہر:۔ ناظم دواخانہ شفیق صحت (ماہلانوالہ) ڈاک خانہ سرگودہا (پنجاب)

ملاحظہ فرمادیں:۔

از جناب حضرت علامہ پیر یاد اللہ خاں صاحب مدظلہ العالی
مقام ترکی ڈاکخانہ سورت گجرات پی۔ بی۔ انڈیا سی آئی۔ آر۔

سے یوں لکھتے ہیں کہ کتابوں کا پارسل وی پی بوقت گیا بوجہ عدیم الفرصتی اسی وقت جواب نہ لکھ سکا ہر دو کتب موسومہ مجربات محمدی و اسرار الطب واقعی اسرار عمدہ کا خزانہ بے بہا اور سراپا اسرار ہیں جزاکم اللہ خیر الجزا۔

از جناب حکیم مہر سنگھ صاحب کلرک ایس۔ ڈبلیو ریلوے کوآپریٹو سوسائٹی [illegible] لاہور

کتاب مجربات محمدی بذریعہ وی پی موصول ہوئی۔ کتاب کے اوراق کو اچھی طرح پڑھا گیا۔ بندہ اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ آپ کی کتاب مجربات محمدی واقعی بہترین نسخہ جات کا ذخیرہ ہے اس لئے بندہ آپ کا از حد شکر گذار ہے۔

از جناب حکیم الفت علی خاں صاحب سب انسپکٹر
میونسپلٹی کراچی

کتاب مجربات محمدی بذریعہ وی پی موصول ہوئی۔ کتاب کا مطالعہ کیا گیا۔ اس میں ہرگز شک نہیں کہ نسخہ جات واقعی قابل قدر اور خاص تجربہ شدہ ہیں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

از جناب حکیم محمد اقبال صاحب حکیم حاذق
پوسٹ دینہ۔ ضلع جہلم

کتاب مجربات محمدی کے نسخہ جات بنا کر مریضوں کو استعمال کرائے گئے کوئی نسخہ جو محمد صاحب ثابت نہیں ہوا سب کے سب مجرب المجرب ثابت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

از جناب ڈاکٹر و حکیم محمد سیف اللہ خاں صاحب مالک قومی شفاخانہ سرگودہ۔ پنجاب

آپ کی کتاب مجربات محمدی طبع دوم دیکھی واقعی اسراری مجربات کا بیبہا مجموعہ ہے جو آپ کی جانفشانی اور عرق ریزی کا نتیجہ ہے۔ درحقیقت آپ نے کتاب تصنیف کر کے فن طب پر بہت بڑا احسان کیا ہے اور آپ نے بیشک نسخہ جات تحریر کرتے وقت بخل سے کام نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

از جناب ڈاکٹر حکیم محمد عبدالمخالق صاحب
اسسٹنٹ سول سرجن برہان پور۔ سی۔ پی

کتاب مجربات محمدی واقعی ایک صدری مجربات کا بے بہا خزانہ ہے

از جناب حکیم ایس کے دیوان جی صاحب حکیم حاذق
مقام ناگ پور سٹی

کتاب مجربات محمدی بذریعہ وی پی موصول ہوئی۔ ہم نے بغور پڑھا سچ مچ آپ نے صدری اور اسراری نسخہ جات ظاہر کر کے لوگوں پر احسان کیا ہے بہت سی کتابیں مجربات کی ہم نے دیکھیں مگر سینہ کا راز آپ نے ہی کھولا ہے۔

از جناب منشی حشمت علی خاں صاحب
سرگیو بند پور۔ ضلع گورداسپور

ہر سہ کتب کا وی پی آیا۔ کتابوں کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اور کئی بار کلمات آفریں آپ کی فراخ دلی پر زبان سے نکلے۔ جزاکم اللہ۔

از جناب حکیم لالہ گنپت رائے صاحب کٹڑہ سفید امرتسر

مجربات محمدی واقعی ایک اکسیری نسخہ جات کا خزینہ ہے۔

التماس!

کتاب مجربات محمدی کے متعلق ایک قلیل عرصہ میں چار صد سے زیادہ تعریفی خطوط موصول ہو چکے ہیں۔ ان میں سے چند بطور نمونہ یہاں درج کئے گئے ہیں مفصل حالات کے لئے رسالہ مشیر الاطبا بابت ماہ فروری ۱۹۳۳ء و مارچ ۱۹۳۳ء میں ملاحظہ فرمادیں۔

التماشی ناظم دواخانہ رفیق صحت (ماہلانوالہ) ڈاکخانہ سرگودہ پنجاب

طبی جواہرات کا پُر اسرار خزینہ مسمّٰی بہ

اسرار المطب

یہ بھی طب یونانی کی بے مثل اور نایاب نئی تصنیف ہے جسمیں جملہ امراض کا سلسلہ بسلسلہ بیان کیا گیا ہے۔ پہلے ہر مرض کی تشخیص و علامات نہایت آسان اور وضاحت سے بیان کرنے کے بعد علاج ایسا عام فہم لکھا ہے جس سے طبیب اور غیر طبیب یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں یہ کتاب مری مجربات کے پُر میوہ شجر کی ایک ایسی ٹہنی ہے جس کی نظیر آپکو بہت ہی کم نظر آسکے گی ایسے ایسے مجربات نذر ناظرین کئے گئے ہیں جنکی چمک سے یقیناً آپکی آنکھیں خیرہ ہونے لگینگی

اسرار المطب کے چند نسخہ جات کی فہرست بطور نمونہ

(۱) دس عدد نسخہ جات زکام و نزلہ کے درج ہیں جن میں سے ایک دو عدد تو ایسے ہیں کہ ایک بار استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۲) امراض چشم کے نہایت اعلیٰ نسخے درج ہیں جنمیں سے دو نسخے پھولے کے بالکل اعلیٰ اور تیر بہدف اور ایک متقوی البصر یہ تین نسخے بالکل سفینہ کے راز ہیں۔ (۳) تین نسخے امراض کان کے بہت عمدہ لکھے گئے ہیں۔ (۴) چودہ نسخے کھانسی و دمہ کے درج ہیں جن میں سے چھ نسخے نہایت زود اثر اور خاندانی ہیں جن کے استعمال سے دمہ جیسی مرض کی بیخ کنی ہو جاتی ہے۔ (۵) تین عدد نسخے نفث الدم کے بے نظیر درج ہیں۔ (۶) ذات الجنب و نمونیا کے لاجواب اور بیخطا نسخے لکھے ہیں جن کی ایک دو خوراک سے مریض بالکل صحت یاب ہو جاتا ہے۔ (۷) دوشنبہ سعف قلب خفقان کے لاجواب اور تیر بہدف بتلائے گئے ہیں۔ (۸) درد معدہ و بدہضمی کے عمدہ عمدہ نسخے اور باؤگولہ کا ایک اکسیر اعظم نسخہ درج کتاب کیا گیا ہے۔ (۹) دست پیچش و اسہال سنگرہنی کے نہایت اعلیٰ اور شرطیہ نسخے درج ہیں۔ (۱۰) پانچ نسخے طحال کے بہت عمدہ جو اپنے فعل سے کبھی خطا نہیں ہوئے درج ہیں۔ (۱۱) درد گردہ کا ایک اکسیر اعظم صدری نسخہ لکھا گیا ہے۔ (۱۲) سنگ گردہ و مثانہ کے واسطے نہایت راز کے نسخے لکھے گئے ہیں جن کے استعمال سے پتھری ٹوٹ کر نکل پڑتی ہے، اپریشن وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ (۱۳) سوزاک اور قرحہ کے صدری بے خطا نسخے درج کر دیئے گئے ہیں۔ (۱۴) کثرت حیض کے تیر بہدف نسخے جو اپنے کام میں کبھی ناکامیابی نہیں کرتے۔ (۱۵) بواسیر خونی و بادی کے اعلیٰ اعلیٰ نسخے ہیں ایک نسخہ بواسیر یجی کا تیر بہدف درج ہے کہ مریض مرانی تک پہنچ چکا ہو اس تیر بہدف نسخہ سے شفا ہو جاتی ہے اسی طرح ایک دو نسخے بواسیر خونی کے بھی ہیں جنکی تعریف تحریر سے باہر ہے۔ (۱۶) قوت باہ کے نہایت عمدہ نسخے لکھے ہیں جنمیں سے دو نسخے طلاق کے موجود ہیں جن کو آزمائشی طور پر ایک بار استعمال کرنا پڑتا ہے دوبارہ کی ضرورت نہیں رہتی خواہ کیسا ہی مخلوق ہو درست ہو جاتا ہے۔ (۱۷) جریان و احتلام و سرعت انزال کے عجیب عجیب نسخے لکھے ہیں جن کے استعمال سے کہنہ سے کہنہ جریان دور ہو جاتا ہے اور احتلام خواہ کتنا ہی دیرینہ ہو دور ہو کر قوت امساکیہ بڑھ جاتی ہے گویا بہت بیخطا نسخے ہیں۔ (۱۸) ایک نسخہ کایا کلپ اس کتاب میں لکھا ہے جسکے استعمال سے انسان کی جوانی دوبارہ عود کر آتی ہے اور سفید بال گر کر سیاہ پیدا ہوتے ہیں اور وجود کندن کی طرح ہو جاتا ہے اس نسخہ میں ایک نہایت اعلیٰ وصف یہ ہے کہ صرف سات روز تک استعمال کرنا پڑتا ہے ذرا انصاف کیجئے کہ ایسے نسخہ کی قیمت ایک روپیہ کیا ہے بلا مبالغہ کہا جاتا ہے کہ یہ صرف ایک ہی نسخہ پانصد روپیہ کا ہے الغرض اس کتاب میں نہایت اعلیٰ اعلیٰ مطب کے راز بیاں گنجائش نہیں صرف بطور نمونہ ظاہر کئے گئے ہیں جنکی تفصیل کی چند نسخہ جات کی فہرست میں ملاحظہ ہو

المشتہر ناظم دواخانہ رفیق صحت (ماہلانوالہ) ڈاکخانہ سرگودہا (پنجاب)

اکسیر عملیات

یہ ایک عملیات کا نایاب مجموعہ ہے اس میں ایسے اکسیر اعظم عمل درج ہیں جو ہر قسم کی مشکل کشائی کے واسطے اسم اعظم کا اثر رکھتے ہیں، خواہ کسی قسم کا مشکل کام ہو ان اعمال کے پڑھنے سے چند دنوں میں سرانجام ہوگا۔ دوسرا ان کے پڑھنے سے کسی قسم کی قید نہیں، صرف نیک کام کی طرف راغب رہنا اور ناجائز امور سے بے توجہ ہونا ضروری ہے اس کے علاوہ ان کے پڑھنے کے لئے کوئی پرہیز نہیں جو کچھ کھاؤ پیو اور جس جگہ جی چاہے بیٹھ کر پڑھو کسی قسم کی رکاوٹ نہیں اور نہ ہی کسی قسم کا ڈر ہے عمل شروع کرنے کے بعد فوراً اثر ظاہر ہونے لگ جاتا ہے احقر کے کئی بار کے تجربہ شدہ ہیں خواہ کوئی مصیبت پیش آجائے تو اکسیر عملیات سے ایک عمل جو چاہیں پڑھیں۔ فوراً مصیبت آسان ہوگی۔ غرضیکہ یہ وہ کامل و اکمل مجموعہ ہے جس کے اوصاف تحریر و تقریر سے زائد ہیں۔

منکران تاثیر عملیات

اس کتاب کا کوئی عمل آزما کر دیکھیں اور اپنی دلی مرادیں حاصل کریں۔ زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں جب آپ پڑھینگے تو آپ کو ان عملیات کے کرشمات و عجائبات نظر آجاوینگے۔ ہر ایک عمل کا باقاعدہ اجازت نامہ درج ہے تاکہ دوبارہ اجازت منگوانے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے۔ ہدیہ صرف سوا پانچ آنہ علاوہ محصول ڈاک۔

رسالہ علاج ہیضہ

یہ رسالہ موذی و بائی مرض ہیضہ کے علاج و تحقیقات میں نہایت آسان اور سہل طریقہ سے لکھا گیا ہے جسمیں پہلے ہیضہ کا مشہور نام۔ طبی نام۔ ڈاکٹری و ویدک نام لکھے ہیں پھر کیفیت مرض بعد اسباب مطابق اطباء قدیم نہایت وضاحت سے لکھے ہیں پھر مختصر اسباب بقول اطباء یونان اس کے بعد طریقہ تشخیص اقسام ہیضہ بتلایا گیا ہے بعد اسکے اسباب ہیضہ بقول اطباء جدید لکھے گئے ہیں پھر اقسام ہیضہ بقول اطباء جدید اسکے بعد علامات مرض ہیضہ پھر بقول ڈاکٹری درجات مرض لکھے ہیں مابعد انجام و تشخیص مرض پھر علاج حفظ ماتقدم آخر میں یونانی و ڈاکٹری نسخہ جات جو نہایت آسان اور تیر بہدف درج کر دیئے گئے ہیں الغرض اس کتاب کو ایک معمولی خواندہ آدمی بھی پڑھ کر سمجھ سکتا ہے اور جہاں طبیب کا ملنا مشکل ہوتا ہے تب مریض کے علاج معالجہ اور حفظانِ صحت کا انتظام بخوبی کر سکتا ہے۔ طبیب اور غیر طبیب صاحبان کے واسطے یہ رسالہ بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۴ (چار آنے) علاوہ محصول ڈاک۔

مفت:۔ رسالہ مجربات محمدی و فہرست شفاخانہ **مفت** طلب کریں۔۔۔۔

المشتہر

ناظم:۔ دواخانہ رفیق صحت (ماہلانوالہ) ڈاک خانہ سرگودہ پنجاب

ملک کے بہترین حکماء کی بہترین کتابیں!

جناب استاذ الاطباء صاحب مو جد طب جدید!

کلیات طب جدید۔ جسمیں قوانین اور تھیوریاں ہیں ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

چیف ایڈیٹر و سرپرست

لقمانی دوراں بقراطِ زماں جناب استاذ الاطباء صاحب مجدد طب جدید بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ، لاہور۔

ایڈیٹر

زبدۃ الحکماء ممتاز الاطباء حکیم ڈاکٹر دوست محمد صابر تمغہ یافتہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ، لاہور

معاونین

(۱) سید الاطباء حکیم سید فضل حسین صاحب (صاحب چوکڑی) رام داس امرتسر۔
(۲) ممتاز الاطباء حکیم مولانا نظام الدین شاگرد شاہی معالج حکیم نور الدین صاحب قادیان۔
(۳) شیخ الاطباء حکیم غلام محمد صاحب نظامی پرنسپل دار العلوم طبیہ راولپنڈی۔
(۴) حکیم حاذق ممتاز الاطباء حکیم لالہ گنگا رام صاحب سرائے سدھو ملتان۔

اغراض و مقاصد

(۱) تمام العلاج جملہ کے تمام مروجہ طریقوں مثل ڈاکٹری۔ یونانی، آیورویدک، ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ اور ناقدانہ بحث کر کے اُنکے غلط مسائل کو پختہ دلائل کیساتھ رد کرنا۔ اور انکے صحیح اور مختلف فیہ مسائل کو تطبیق دیکر ایک جدید مکمل اور صحیح طب کا دنیا میں قائم کرنا اس رسالہ کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔
(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات جدید علمی نکات اور نئے نئے تجربات سے پبلک کو آگاہ کرنا۔
(۳) سائنٹیفک ریسرچ کو فزیالوجیکل پیتھی کے مطابق پبلک میں پیش کرنا۔
(۴) طب یونانی ویدک اور ڈاکٹری کتب کی تحقیق اور انکی تنقید کرنا۔
(۵) ہومیوپیتھی ادویات کی افعال الاعضاء کی تھیوری کے مطابق تحقیق کرنا۔
(۶) یونانی ویدک ڈاکٹری ادویات اور مجربات کی فزیالوجیکل پیتھی کے مطابق ریسرچ کے بعد نئے تجربات اور مخفی جربات کی عام اشاعت کرنا۔
(۷) ناظرین کی تمام ضروریات طبی جس کا وہ اظہار کریں پورا کرنے کی کوشش کرنا۔
(۸) بلوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت مشورہ دینا۔

مطبوعہ کریمی پریس سے چھپا کر ڈاکٹر دوست محمد صابر پرنٹر پبلشر نے کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داراں لاہور سے شائع کیا۔

جلد ۴ قیمت سالانہ ۳ روپے **فہرست مضامین تبصرۃ الاطباء لاہور** بابت ماہ جون ۱۹۳۳ء ممالک غیر ۵ نمبر ۶

نمبر شمار	مضمون	صاحبِ مضمون	صفحہ
۱	مشاہیر ملت کی آراء	ایڈیٹر	۶
۲	تبصرہ	ایڈیٹر	۷
۳	ریویو	ایڈیٹر	۹
۴	ایڈیٹر کی ڈاک	حکیم چندولال صاحب	۱۱
۵	اشتہار	مختلف	۱۲
۶	طبی اخبار	ڈاکٹر حکیم عبداللطیف صاحب	۱۳
۷		اخبار انقلاب وزنامہ	۱۴
۸	گرد	ماخوذ	۱۵

مضمون	صاحبِ مضمون	صفحہ
اسلامی طب عربی طب کے زوال کے اسباب	حکیم مولوی نظام الدین صاحب	۲۰
گردہ	حکیم قمرالدین صاحب	۲۵
لفاح	ایڈیٹر المطبا حکیم فضل حسین صاحب	۲۷
ناقہ کشی کے فوائد	ماخوذ	۳۱
ملاحظات	استاذ الاطبا صاحب	۳۷
حکیم سید فضل حسین صاحب	ایڈیٹر	۴۴
طب جدید سے اہم سوال ۱	حکیم نور احمد صاحب	۴۷
جواب مراسلہ نمبر ۱	استاذ الاطبا صاحب	۴۸

اطلاعِ عام

چونکہ اب خدا کے فضل و کرم سے انجمن خادم الحکمت کا حلقہ ممبران اور اس کے آرگن تبصرۃ الاطبا کے ناظرین محض اطبا ہی نہیں بلکہ ایلوپیتھ ہومیوپیتھ ڈاکٹر اصحاب ویدحضرات بلکہ بعض سیاسی اور کیمیاگر (کیمسٹ) بھی موجود ہیں یعنی ہر ایک طریق علاج کے پیرو اور ہر ایک قسم کی ادویات کے ماہر انجمن ہذا سے کسی نہ کسی طرح کا تعلق رکھتے ہیں جنکی پیہم فرمائشوں اور پیاپے سفارشوں نے اراکین انجمن کو مجبور کردیا ہے۔ کہ انجمن کے دواخانہ کو انکی ضروریات کے مطابق وسعت دیں چنانچہ زیر ہدایت حضرت استاذ الاطبا صاحب مدظلہ ہر ایک قسم کی ادویات انگریزی ہومیوپیتھک دیسی اور ہر قسم کی سمیات ارزاں قیمت پر سپلائی کرنیکا پورا پورا انتظام کرلیا ہے۔

فہرست ادویات زہریلی

نام	تولہ	چھٹانک	نام	تولہ	چھٹانک	نام	تولہ	چھٹانک
سنکھیا سفید طبری	۱ر	۶ر	سنکھیا زرد	۳ر	۱۲ر	ہڑتال رتی دوچاول	۶ر	عدر
سنکھیا گلابی	۳ر	۱۲ر	تخم دھتورہ سیاہ	۱ر	۳ر	کچلا بڑا دانہ	۱ر	۲ر
سنکھیا دودھیا	۲ر	۹ر	شنگرف رومی	۴ر	عدر	مٹھا تیلیا سیاہ	۲ر	۸ر
سنکھیا سیاہ سرمئی	۴ر	عدر	رسکپور تری دار	۴ر	عدر	مٹھا تیلیا سفید	۲ر	۸ر
			وارچکنہ ڈلی	۴ر	عدر	رگیک ماہی	۳ر	عدر

نوٹ:۔ لیکن ہر ایک آرڈر میں یہ ظاہر کرنا ضروری ہوگا۔ کہ فلاں شخص ہر فلاں مطلب کیلئے درکار ہے۔ اور تحریر نہایت صاف ہونی چاہئے۔

حکیم مختار احمد ممتاز جنرل منیجر انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

مشاہیرِ ملک کی آرا

فدائے ملت فخرِ قوم جناب سید حبیب صاحب ایڈیٹر روزنامہ سیاست: ۔لقمانِ دوران و بقراطِ زماں جناب شاذ الاطبا صاحب موجد طب جدید (فزیالوجیکل پیتھی) بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ نے انتہائی محنت اور تحقیقات سے ایک جدید طب کی بنیاد رکھی ہے۔ جس نے تھوڑے عرصے میں بہت عروج حاصل کر لیا ہے۔ آل انڈیا انجمن خادم الحکمت کے زیر اہتمام طب جدید کی اشاعت کے لئے ماہوار رسالہ تبصرۃ الاطبا جاری کیا گیا۔ جو عرصہ چودہ سال سے طب جدید کی سرگرم خدمات انجام دے رہا ہے۔ حال ہی میں تبصرۃ الاطبا کا ایک خاص نمبر استاذ الاطبا کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جو طب جدید میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ زبدۃ الحکما ممتاز الاطبا حکیم ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر تمغہ یافتہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور (چھاؤنی ملتان) نے اس نمبر کی تدوین و ترتیب میں جس محنت اور سرگرمی اور تندہی سے کام لیا ہے وہ اس قابل ہے، کہ آپ کا شکریہ ادا کیا جائے۔ عوام کی سہولت کے لئے ترتیب میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ کہ خاص نمبر کے مضامین مختلف حصص میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ چنانچہ پہلے حصے میں صرف استاذ الاطبا کے حالات اور ان کے سوانح حیات دوسرا حصہ کلیات ہے۔ اس میں کلیات کے وہ مضامین ہیں، جو کلیاتِ طب جدید کے شائع ہونے کے بعد لکھے گئے تھے۔ تیسرا حصہ ادویات ہے۔ اس حصہ میں جسقدر بھی ادویات کے مضامین تھے، درج کر دیئے گئے ہیں، تاکہ ناظرین تبصرہ کو خصوصاً استفادہ کیساتھ ساتھ ریسرچ میں سہولت ہو۔ کہ وہ آئندہ ضرورت ایسرچ اور تحقیق میں ان کو مشعلِ راہ اور نمونہ جنال کرتے ہوئے عمل پیرا ہوں، چوتھا حصہ معالجات پر مشتمل ہے۔ غرضیکہ رسالہ کو بہترین سے بہترین بنانے کی انتہائی کوشش کی گئی ہے۔ رسالہ کی ضخامت بڑے سائز پر تین سو صفحات سے زائد ہے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ ہے۔

جناب حکیم محمد حسن صاحب قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور: ۔تبصرۃ الاطبا ایک مشہور طبی رسالہ ہے۔ جو عرصہ گیارہ بارہ سال سے اپنی خاص وضع میں طب کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اب حال ہی میں جب سے اسکی عنان ادارت ہمارے محترم دوست ڈاکٹر دوست محمد صاحب صابر کلثانی کے نوجوان ہاتھوں میں آئی ہے۔ اس وقت سے اسکی کایا پلٹ گئی ہے۔ صاحب موصوف نے صوری و معنوی ہر دو لحاظ سے اسمیں چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اسکا استاذ الاطبا نمبر مشیر الاطبا کے سائز کے برابر ۷۰۰ صفحات پر ایک ضخیم کتاب کی شکل میں شائع ہوا ہے۔ مضامین نہایت مفید اور دلچسپ ہیں جو

ملک الشعرا جناب علامہ سیماب اکبر آبادی (مقیم مانچسٹر): السلام علیکم۔ تبصرۃ الاطبا کا خاص نمبر پہنچا۔ اس زمانے میں جبکہ فن طب محض ایک تجارت اور رسمی چیز بن گیا ہے استاذ الاطبا کا اجتہادی رجحان قابل قدر و لائق تحسین ہے۔ میں نے اس رسالہ کا صرف یہ ایک ہی نمبر دیکھا ہے ترتیب و تدوین کے لحاظ سے بہت مفید اور قابل رسالہ معلوم ہوتا ہے۔

سید الاطبا حکیم سید فضل حسین صاحب قریشی فاضل امرتسر: ۔تبصرہ پہنچا۔ آپ کی سعی اور محنت کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔ امید قوی ہے۔ کہ آپ کی ایسی کوشش اور محبت سے تبصرہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے۔ آپ کی ایسی اولوالعزمی دیکھ کر بے ساختہ زبان سے مرحبا نکلتی ہے۔ ؎ آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو

تبصرہ

استاذ الاطبا نمبر:۔ تبصرۃ الاطبا کا خاص نمبر استاذ الاطبار کی ناہری و باطنی خوبیوں کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کیونکہ جس کسی نکتہ رس اور فن شناس ہستی نے اسکو ایک نظر دیکھ لیا۔ وہ نہ صرف اس کا والہ و شیدا ہو گیا۔ بلکہ ہر زبان بنا کر اپنی لائبریری کو بہترین طبی اضافہ سے زینت دی،

ان سے بھی بڑھکر ملک کے جلیل القدر و برگزیدہ رہنماؤں اور عالی جاہ اہل قلم و فن پرور اور ادب نواز ہستیوں کی قابلِ فخر اور اسے اس کی بلا مبالغہ تعریف و توصیف بیان اور عیان ہے۔

جسقدر خطوط اور ریویو استاذ الاطبا نمبر کے متعلق موصول ہوئے ہیں، اگر ان سب کو ایک جگہ شائع کیا جائے۔ تو یقیناً ایک کتاب مرتب ہوتی ہے۔ مگر رسالہ میں اس قدر گنجائش کہاں لیکن ہم نے اس نمبر سے ایک دو صفحات ان کی اشاعت کے لئے وقف کر دیئے ہیں، جس سے ناظرین خوب اندازہ لگا لیں گے۔ کہ استاذ الاطبار طبی اور ادبی حلقہ میں کس قدر مقبول ہوا ہے۔ ایسے زمانے میں جبکہ یہ فن کس مپرسی کی حالت میں گورنمنٹ عالیہ کی سرپرستی سے محروم ہے۔ مگر عوام الناس کا یہ حال ہے۔ کہ والہانہ ذوق شوق سے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ جو روز افزوں ترقی پر ہے۔

ضمیمہ نمبر:۔ استاذ الاطبار نمبر کے بعد اس کا ضمیمہ شائع ہوا۔ جس میں موجد صاحب کے تمام رموزات اور نکات یکجا اکٹھے کر دیئے ہیں، جو شائقین فن کے لئے رہبر کامل ہیں، اور مبتدی و منتہی دونوں کے لئے یکساں مفید ہیں ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ ڈاکٹری، ہومیوپیتھک، یونانی ویدک، ریڈو پیتھی، الیکٹرو پیتھی۔ وغیرہ وغیرہ، ایسے قیمتی رموزات اور نکات پیش نہیں کر سکتیں، معالجوں کیلئے یہ نمبر ایسا ضروری ہے، جیسے انکی مستند کتابیں۔

یہ حقیقت ہے کہ جو بھی اس نمبر سے محروم ہیں، وہ یقیناً علاج معالجہ میں خامیوں کے مرتکب ہونگے۔ اس نمبر کے متعلق اپنی قلم سے لکھنا شاید تعریف خیال کیا جائے۔ اس لئے ہم اخبار "شانِ گجرات" (جو تمام گجرات ہی نہیں بلکہ ہندوستان کا مسلمہ ہفتہ وار آرگن ہے) کے قابل ایڈیٹر ہمارے تادیدہ کرم فرما کی قیمتی رائے قلمبند کرتے ہیں۔

"تبصرۃ الاطبار کے خاص نمبر استاذ الاطبا کے متعلق ہم گذشتہ نمبر میں اپنی رائے کا اظہار کر چکے ہیں آج اس کا ضمیمہ ہمارے پیشِ نظر ہے اس کے بلند ہمت نوجوان مدیر صابر ملتانی کی ہمت قابل دید ہے۔ جو ایسے نایاب طبی مضامین کو ایسے دلآویز طریقہ میں پیش کر رہے ہیں کہ دیکھنے میں دیدہ زیب اور پڑھنے میں دلچسپ اور فائدہ اٹھانے میں بے مثل ہیں۔ تبصرۃ الاطبار کے سالانہ خریداروں کو استاذ الاطبا نمبر قیمت عمر اور ضمیمہ نمبر قیمت مدر مفت دیا جاتا ہے۔ سالانہ چندہ صرف تین روپیہ ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور خاص نمبر کی ابھی سے تیاری ہو رہی ہے۔ (شانِ گجرات ۲۴ اگست ۱۹۳۳ء)

دفتر کا نیا پتہ نوٹ کر لیں:۔ منیجر رسالہ تبصرۃ الاطباء کشمیری بازار کوچہ کوئی داراں لاہور۔

شکریہ: ۔ تبصرۃ الاطبار کے خاص نمبر استاذ الاطبار اور ضمیمہ نمبر پر جن حضرات اپنے قیمتی خیالات اور قابلِ فخر آرا کا اظہار کیا ہے۔ اُن کی خدمت میں ہم بہ صمیم قلب تشکر و امتنان پیش کرتے ہیں۔ ؎ "گر قبول افتد زہے عز و شرف!"

شکایات: ۔ پرانے خریدار حضرات جن کا چندہ موصول نہیں ہوا تھا۔ اُن کی خدمت میں ابھی استاذ الاطبار نمبر مفت ارسال کیا گیا۔ جس سے ہمارا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ تبصرۃ الاطبار کو پہلا تبصرہ نہ خیال کریں۔ بلکہ ملاحظہ فرمالیں۔ کہ اس کی شان کتنی دیدہ زیب ہے اور مضامین کتنے ٹھوس ہیں۔ اور کس طرح ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ ساتھ ہی دعوے کیا گیا تھا۔ کہ اس قسم کا ارفع و اعلےٰ اور ضخیم نمبر تبصرۃ الاطبار کی تیرہ سالہ زندگی تو کیا۔ کسی طبی ڈاکٹری سالہ نے شائع نہیں کیا۔ نیز یہ بھی تصریح کر دی تھی۔ کہ ان خصوصیات کے باوجود جن حضرات کو پرچہ ناپسند ہو اور وہ آئندہ خریدار نہ رہنا چاہیں، تو خاص نمبر پڑھ کر واپس کر دیں، اُن کا نام خریداری سے خارج کر دیا جائیگا۔ اگر پرچہ واپس نہ آیا۔ تو ضمیمہ نمبر وی پی ہوگا۔ ایسا ہی کیا گیا۔ مگر افسوس کہ اکثر حضرات نے باوجود استاذ الاطبار نمبر واپس نہ کرنے کے وی پی واپس کر دیا۔ جس سے دفتر کو از حد نقصان برداشت کرنا پڑا ایسے حضرات جب اخلاقی گناہ کو نہ سمجھیں، تو اُن کے خلاف قانونی کارروائی کیا ہو سکتی ہے۔

افسوس خاموشی ایک لاعلاج مرض ہے۔ کم از کم ہمارے پاس تو اس کا علاج کوئی نہیں، اب آپ ہی فرمائیں، کہ ہم ذیل کی تدابیر کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں۔ جنوری کا پرچہ ریپورٹ نمبر ہیں کی قیمت آٹھ آنے اور فروری کا پرچہ قیمت چار آنے مفت ارسال کیے گئے۔ ان کے بعد مارچ کا خاص نمبر استاذ الاطبار قیمت عہ بھی مفت بھیجا گیا۔ جس میں صاف لفظوں میں وضاحت کر دی گئی کہ رسالہ پسند نہ ہو، تو واپس کر دیں۔ نہیں تو آئندہ نمبر وی پی ہوگا۔ خاموشی کو رضامندی خیال کرتے ہوئے وی پی ارسال کر دیئے۔ مگر ہمارے خاموش حضرات نے بغیر سوچے سمجھے ڈاک خانہ والوں کو کہہ دیا۔ لینے سے انکار لہٰذا واپس کیا جائے۔ یہ نہ خیال کیا۔ کہ اس نقصان کا ذمہ دار کون ہے۔ مگر اُن کا نقصان تو تھا نہیں، نقصان تھا، تو دفتر کا خیر اس پر دفتر سے ایک مطبوعہ چٹھی ارسال کی گئی جس میں اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے واپسی کی وجوہات دریافت کی گئیں مگر وہی پہلی سی خاموشی۔ یا خدا یہ خاموشی ٹوٹے تو کیونکر۔ اب یہ پرچہ اُن خاموش حضرات کی خدمت میں پھر ارسال ہے اور ساتھ ہی دستبستہ عرض ہے۔ کہ یا تو اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں، یا وی پی کا آرڈر ارسال کر دیں۔ اگر خریداری منظور نہیں، تو برائے کرم استاذ الاطبار نمبر واپس کر دیں، تاکہ دفتر کو نقصان نہ پہنچے۔ بلکہ مناسب یہ ہے۔ کہ منی سی اس وقت تک کے تمام پرچے ارسال کر دیں۔ اگر محصول ڈاک خرچ نہیں کرنا چاہتے۔ تو ہمارے خرچ پر ہی ارسال کر دیں۔ ہمیں نوازش ہوگی۔ نہیں تو یہ سمجھ لیجئے، کہ آئندہ پرچہ پھر وی پی ہوگا۔ بوامید ہے کہ واپس آئیگا ایسا کرنا اخلاقی گناہ ہے۔

مژدہ: ۔ آئندہ پرچہ سے موجد طب جدید حضرت کا زبردست تحقیقی مضمون مع مرزم پر علاج بالتوجہ شائع ہونا شروع ہوگا جس کے لئے ہر ناکم از کم چار صفحات وقف کئے گئے ہیں۔ مگر مضمون کا سلسلہ کئی ماہ تک جائیگا۔ اس میں ایسے ایسے انکشافات کئے گئے ہیں۔ کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے (باقی بر صفحہ ۲۶)

منیجر دفتر رسالہ تبصرۃ الاطبار کشمیری بازار کوچہ گنی داراں لاہور

ریویو!

حمیات اجامیہ:- مولفہ و مرتبہ حکیم محمد کبیر الدین صاحب دفتر المسیح قرول باغ دہلی کتابی سائز ضخامت ۱۶۰ صفحات قیمت ۱۲ر کتابت وطباعت بہترین۔ دفتر المسیح کے شعبۂ تالیف سے عموماً مختلف امراض پر رسائل شائع ہوتے رہتے ہیں مگر کارکنان دفتر نے اجامیہ (ملیریا) پر رسالہ تالیف کرکے ملک اور فن کی نہ صرف خدمت کی ہے۔ بلکہ بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اسمیں موسمی بخاروں (ملیریا) کا مفصل بیان طب قدیم وجدید سے پوری تحقیق وکاوش کیساتھ لکھا گیا ہے۔ چونکہ موسمی بخار عام مرض ہے اسلئے اس رسالہ کا ہر گھر میں رہنا ازحد ضروری ہے۔

سرمایۂ صحت:- مصنفہ حکیم مولوی حافظ یوسف حسن خاں سروری بہادر شاہی پٹنہ سائز ۲۰×۳۰/۱۶ صفحات ۵۱ قیمت ۴ر طباعت کتابت بہترین۔ حفظِ صحت علاج سے بہتر ہے مگر اردو زبان میں صحت پر چند محدود رسائل یا پمفلٹ کے اور کچھ نہیں۔ مگر ایسی کتابوں اور رسالوں کی ملک میں بہت ضرورت ہے خصوصاً عورتوں اور بچوں کے لئے اس علم کا جاننا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ حکیم صاحب موصوف نے یہ رسالہ لکھ کر بہت حد تک اس ضرورت کو پورا کیا ہے۔ اس چھوٹے سے رسالے میں تقریباً تمام ضروری باتیں درج ہیں ہر گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے۔

رسالہ بائیسکوپ:- زیر ادارت مسٹر خلیل بی اے سائز تبصرہ سے بھی بڑا۔ صفحات ضرورت کے مطابق طباعت کتابت نہایت عمدہ ہر نمبر میں تقریباً ایک درجن کے قریب تصاویر چندہ سالانہ پانچ روپے شہر فلمی دنیا کا بڑھتا ہوا شوق دیکھ کر ہر طرف فلمی رسائل کثرت سے نکل آئے ہیں۔ مگر سوائے تصاویر چھاپنے کے فلم انڈسٹری سے اُن کو دور کا بھی تعلق نہیں لیکن بائیسکوپ دیکھ کر کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ حقیقی معنوں میں ہندوستان کا بہترین فلمی رسالہ ہے۔ اس میں فلم انڈسٹری کے تمام پہلوؤں کو خوب وضاحت سے بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً فلم سازی، ڈائرکٹنگ، فوٹوگرافی۔ ایکٹنگ، ڈائرکٹ وغیرہ وغیرہ اور ہر فلم پر نقد وتبصرہ کرکے اُسکے محاسن اور عیوب واضح کئے جاتے ہیں۔ بہترین ایکٹروں اور ڈائرکٹروں کے حالات اور انکی خوبیاں صحیح طور پر بیان کیجاتی ہیں۔ انکے علاوہ بہترین ادبی افسانے اور ڈرامے درج کئے جاتے ہیں۔ ہم کارکنان دفتر کو انکی بہترین ظاہری اور باطنی خوبیوں پر تہنیت پیش کرتے ہیں۔ امید ہے فلمی دنیا کی ذوق رکھنے والے افراد اسے ضرور پسند کرینگے

ینگ پیپل:- زیر سرپرستی مسٹر آر سینڈرسن صاحب بہادر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب زیر ادارت خورشید احمد انور نظامی بی اے مدیر حصہ نسواں محترمہ تنویر جمال صاحبہ طباعت کتابت نہایت عمدہ ۱۸×۲۲/۸ چندہ سالانہ پانچ روپے ششماہی تین روپے نمونہ چار آنے۔ پندرہ روزہ تعلیمی ینگ پیپل اپنی قسم کا واحد رسالہ ہے جسکا نصف حصہ انگریزی اور نصف حصہ اردو ہے جسمیں بہترین تاریخی علمی ادبی اور اخلاقی مضامین بہترین اہل قلم کے درج ہیں۔ رسالے کے عمدہ ہونے کی ضمانت سرپرست، قابل ایڈیٹوریل اور پنجاب ٹیکسٹ بک کمیٹی اور حیدرآباد کے تعلیمی اداروں کا منظور فرمالینا ہے۔ اس کا خاص نمبر بہترین علمی ادبی تعلیمی خدمت ہے۔ تھوڑی سی مدت میں رسالے نے مقبولیت حاصل کرلی ہے۔ ہم دیگر صوبوں کے تعلیمی اداروں اور خصوصاً ناظرین تبصرہ کو سفارش کرتے ہیں کہ ایسے علمی ادبی تعلیمی رسالے کی خریداری قبول فرمائیں۔

سینما سٹار البم حصہ اوّل:- مرتبہ مسٹر رتن صاحب کرشنا پکچر پیلس بیرون لوہاری گیٹ لاہور۔ سائز ۱۸×۲۲/۸ کتابت طباعت نہایت عمدہ۔ قیمت دس آنے۔ یہ البم شائقین سینما کے لئے بہترین

اور لاثانی تحفہ ہے۔ اس میں بارہ ۱۲ بہترین ایکٹرسز کی دورنگی تصاویر اور
اُنکے حالات زندگی درج ہیں۔ جو انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں
لکھے گئے ہیں۔ تصاویر ایسی خوشنما ہیں کہ انسان گھنٹوں دیکھے پھر بھی
طبیعت نہیں بھرتی۔ گھر کی زینت کیلئے بھی عمدہ سجاوٹ ہے۔ جنکو
سینما کا شوق ہے، اور جو ایکٹرسوں اور ایکٹروں کے کمالات
کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وہ اس البم کو ضرور خریدیں۔

گلدستہ صد احادیث نبوی:۔ مرتبہ حضرت مولانا حاجی الحکمی
صاحب امیر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور۔ پاکٹ سائز
۹۴ صفحات کتابت اور طباعت نہایت عمدہ جلد سنہری دیدہ زیب
قیمت ۲ر محصول ڈاک ایک آنہ۔ محترم مولانا کسی تعریف کے محتاج
نہیں۔ آپنے اسلام کی جو خدمت انجام دی ہے، وہ اظہر من الشمس
ہے۔ آپنے اس گلدستہ میں سو حدیثیں اعلیٰ درجہ کی صحیح فقط بخاری
شریف اور مسلم شریف کی جمع کی ہیں۔ اصل حدیث کے نیچے اس کا ترجمہ
بھی عام فہم زبان میں درج کیا گیا ہے۔ اور ہر حدیث کے اختتام پر
چند الفاظ میں اس کی مختصر تشریح بھی کر دی ہے۔ یہ کوشش مولانا
کی صرف عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ کہ علم نبوی کا ایک ضروری حصہ
اُن کے ذہن میں آجائے، اور اس کی خوبیوں سے مستفید ہو کر دین و دنیا
میں کامیاب ہوں۔ تبصرہ کے تمام مسلمان ناظرین کو مجبور کرونگا کہ وہ
ضرور تین ۳ آنے کے ٹکٹ ارسال کر کے یہ بہترین گلدستہ حاصل کریں۔

کامیاب:۔ زیر ادارت جناب مولانا ظفر نیازو جناب لطیف احمد
صاحب بی اے۔ سائز ۲۰×۲۳/۸ صفحات ۴۲ کتابت طباعت
عمدہ، کاغذ درمیانہ چندہ سالانہ صرف ایک روپیہ پوسٹ بکس نمبر ۳۴۱ دہلی
آجکل جب کہ ملک میں اقتصادی حالات خراب ہو رہے ہیں اور ہر طرف
کساد بازاری ہے، لوگوں کو صحیح طور پر مشورہ دینے والا کوئی رفیق نہیں
کہ کیا کیا جائے، ایسے رسالوں کا وجود ملک کے لئے نعمت غیر مترقبہ
اور تسکین کا باعث ہے۔ رسالہ کامیاب صحیح معنوں میں کامیاب
کہلانے کا مستحق ہے۔ اس میں تعلیم، دولت، عقل، عیش، تفریح
عروج، ترقی، مذہب، کامیابی، خوشحالی، اطمینان، آرام، سیاست
تندرستی اور تربیت کے عنوانوں پر بہترین اہل قلم کے مضامین
پیش کئے جاتے ہیں۔ ضرورتمند اصحاب استفادہ حاصل کریں۔

تیمور:۔ زیر ادارت جناب مرزا صلاح الدین گورگانی صاحب و
جناب مرزا ہمایوں اختر گورگانی صاحب سائز ۲۰×۲۳/۸ صفحات
۳۲ کتابت طباعت عمدہ کاغذ درمیانہ ٹائیٹل دیدہ زیب
چندہ سالانہ دو روپیہ۔ "تیمور" خاندان شاہی دہلی کا واحد ترجمان ماہانہ
مصورہ رسالہ ہے۔ گو اس کے مقاصد تو کہیں تحریر نہیں کئے
گئے۔ ..... تاہم معلوم ہوتا ہے، کہ شاہی خاندان
منتشر افراد کو منسلک کرنا، اور اپنی گذشتہ عظمت کو دوبارہ حاصل کرنا ہے
اور صحیح معنوں میں اُردو زبان کی خدمت انجام دینا۔ رسالہ میں جس قدر
مضامین نثر اور نظم درج ہیں۔ تمام اعلےٰ پائے کے بہترین اہل قلم کے
لکھے ہوئے ہیں، رسالہ ہونہار معلوم ہوتا ہے۔ ہم ناظرین کو اس کی سرپرستی
کی سفارش کرتے ہیں۔

جڑی بوٹی کامل باتصویر:۔ گذشتہ پرچہ میں لکھ چکے ہیں کہ کارکنان
کامل بک ڈپو لاہور تصنیف اور تالیف کا کام بڑی محنت اور عرقریزی سے کر رہے
ہیں۔ حکیم عبدالمجید صاحب عتیقی لائق تائش ہیں کہ وہ مفید کتب پبلک میں پیش کر رہے
ہیں۔ آپکی تازہ تالیف جڑی بوٹی کامل باتصویر موصول ہوئی ہے۔ کتاب ظاہری
باطنی خوبیوں سے مالا مال ہے۔ اسمیں مشہور پنتالیس بوٹیوں کی دلچسپ معلومات
ہیں جسمیں سے اکثر کی نوٹو تصاویر بھی دی گئی ہیں۔ تمام بوٹیوں کے مختلف نام
اقسام، ماہیت، شناخت، کیفیات، منفعت، اصلاح، مزاج و درجہ، مقدار، ادویہ، نسبت ستارہ
افعال و خواص کیمیاوی افعال نیز ویدک یونانی ڈاکٹری حرارت اور انکے کشتہ کرنیکی سرکاری
ترکیب درج ہیں۔ ناظرین کو حکیم صاحب کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔ کتابی سائز صفحات ۱۴۸
طباعت کتابت کاغذ عمدہ قیمت عہ بتلائی گئی ہے۔

ایڈیٹر کی ڈاک

ڈیئر ڈاکٹر حکیم صابر صاحب! تسلیم و نیاز!

تبصرۃ الاطباء استاذ الاطباء نمبر ملا۔ شکریہ اور احسان! واقعی آپنے استاذ نمبر کی ترتیب اور ادارت میں حسن لیاقت سے کام لیا۔ بہت بڑا کام کیا۔ اور اطباء اور غیر اطباء کیلئے استاذ الاطباء نمبر مشعل ہدایت اور دستور العمل ہے۔ بیس بائیس سال کے تجربات اور خیالات استاذ الاطباء صاحب کے نہایت دانشمندی اور دانائی سے آپ نے یکجائی تبصرۃ الاطباء استاذ الاطباء نمبر میں جمع کر دیئے۔ گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ ضخامت کے لحاظ سے استاذ نمبر قابل قدر اور مستند کتاب قابل علم و عمل ہے۔ ہر طبیب اور ممبر انجمن کو اس کتاب کو حرز جان بنانا واجبات سے ہے۔ ممبران قدیم کے لئے بھی اس نمبر میں بہت سی جدید علوم اور امور کا اظہار ہے۔ گرشائقین علم طب کے لئے تو بیش بہا علمی گنجینہ حضرت استاذ الاطباء کے ایثار سے صفحۂ قرطاس پر بکھیرا گیا ہے۔

استاذ الاطباء کی علمی و عملی شغف اور بلند خیالی انکی تصانیف اور خیالات سے واضح ہے مگر افسوس کہ متعصب اطباء بجائے اس کے شکر گذار ہوں غیبت میں برائی سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت استاذ الاطباء کی نہایت متین اور صلح کل ہستی ہے، کبھی بلحاظ علم آپکو غصہ اور بغض نہیں ہوتا۔ ہر ایک سے بخندہ پیشانی ملتے ہیں، وہ اصحاب جو اختلاف رائے رکھتے ہیں یا جو حسد پیشہ ہیں، ان کو لازم تھا کہ کلیات طب جدید پر نکتہ چینی فرماتے، اور جو کچھ استاذ الاطباء مولوی حکیم احمد الدین صاحب نے اس میں ناقدانہ بحث کی ہے اسکو بدلائل غلط ثابت کرتے۔ مگر افسوس کہ کسی بڑے سے بڑے ڈاکٹر یا وید یا حکیم کو بھی آپکے خیالات کی تردید کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔

تبصرۃ الاطباء کا شمارہ نمبر میں اگر فروگذاشت ہے۔ تو یہ ہے کہ سوانح حالات حضرت استاذ الاطباء صاحب بہت مختصر درج ہوئی۔ بہتر تو یہ تھا۔ کہ حضرت استاذی اپنے حالات اور سوانحات کے مفصل حالات ترتیب وار درج فرماتے تاکہ خاص الخواص و سوانح عمری جناب ممدوح لوگوں کے لئے سبق آموز ہوتی۔ سوانح عمری حضرت میں سب کچھ لکھا جائے۔

خوش و خرم ہر اک پیر و جواں ہے ✦ طبیب اور رو سید ہر اک شاداں ہے
خوشی کے چہچہے ہیں آج کیسے ✦ یہ شعلہ آج کیوں رشک جناں ہے
طبی اخبار تبصرۃ الاطباء ایڈیٹر جس کا صابر نکتہ داں ہے
ہے استاذ الاطبا خاص نمبر ✦ ہوا مطبوع و منشور جہاں ہے
نکات طبیہ کا ہے یہ مخزن ✦ رموز حکمیہ کا راز داں ہے
محاسن طب میں ہیں اس قدر درج ✦ کہ ہر اک سطر اسکی دل ستاں ہے
طبیبو نکتہ ہے یہ استاد کامل ✦ مریضوں کا مشیر مہرباں ہے
یہ استاذ الاطباء کی ہے برکت ✦ لقب جسکا مسیحائے زماں ہے
ہے اس کا نام نامی احمد الدین ✦ جہان طب کا جو روح رواں ہے
رسالہ کیا ہے گاگر میں ہے ساگر ✦ سمندر ایک کوزہ میں نہاں ہے
کتاب مستند علم و عمل ہے ✦ حکیموں کے لئے یہ حرز جاں ہے
طبیعت کیوں نہ ہو ہر اک کی مائل ✦ کتابت اسکی دلکش بیگماں ہے
اگر کچھ چاہتے ہو سیکھنا طب ✦ پڑھو اس کو طبابت کی یہ جل ہے
بڑے صفحات پر ہے تین سو حجم ✦ رسالہ کیا کتاب بیکراں ہے
کرے ایسے رسالہ پر جو ریویو ✦ کہاں ناظر میں یہ تاب و تواں ہے

(از حکیم چندولال ورما دہلوی ناظر مال مقیم شملہ)

اکسیر بواسیر ۔ ہفتے میں بواسیر کا شرطیہ علاج آرام نہ ہو تو قیمت واپس! قیمت ..... ۵ روپیہ
وواخانہ ڈاکٹر صابر کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داراں لاہور

نصف قیمت

علم الادویہ کی مشہور کتاب

الف قیمت

پچیس روپے

خزائن الادویہ

اِس کتاب کی آٹھ جلدوں کا حجم چار ہزار بڑے صفحات ہیں!

یہ کتاب یونانی۔ ویدک، ہندی اور انگریزی دواسازوں عطاروں کی جان ہے۔ اس میں ناریا کالوجی۔ یعنی تاثیرات الادویہ کا مفصل بیان ہے۔ ہمیں پانچ ہزار مفرد ادویات کی تمام و کمال شناخت خواص خوراک اور بدل وغیرہ نہایت سہولت سے بیان کئے گئے ہیں کوئی فاضل اس کتاب کو ایک آنکھ دیکھ کر خریدے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کتاب میں ہر ایک دوا کے شروع میں اسکا اردو فارسی عربی ہندی ڈاکٹری ویدک نام صحت تلفظ کے دیگیا ہے۔ پھر اس کی وجہ تسمیہ اور اس دوائی کے ذاتی اوصاف اور خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

پیدائش طبعی اور کیمیاوی تاریخ اور اس کے ضمن میں کئی محققانہ نوٹ جو اطبا کے اشتباہات کو رفع کرتے ہیں پھر ادویات کے افعال مقدار خوراک اور طریق استعمال کا ترتیب وار بیان مع کران کے افعال اور خواص میں بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب اردو خوانوں عطاروں حکیموں اور ویدوں کے لئے سونے سے تول کر خریدنے کے لائق ہے۔ کوئی طبیب اس وقت تک نامور نہیں ہو سکتا جبتک کہ اس کے پاس یہ کتاب نہ ہو یہ کتاب لاریب مفرد ادویات کا سائیکلوپیڈیا ہے۔

اِس کتاب کو مکمل اور مفید بنانے کے لئے جسقدر محنت اور صرف زر برداشت کیا گیا ہے۔ اُس کا صحیح اندازہ صرف کتاب مذکور کو دیکھ کر ہی آپ کر سکتے ہیں عربی فارسی ہندی ویدک اور انگریزی وغیرہ کی پانصد مشہور طبی کتابوں سے مواد حاصل کر کے اس کتاب کو مولوی نجم الغنی خاں مرحوم رامپوری نے پچاس سال کی متواتر محنت سے تیار کیا ہے اور مصنف کا دعویٰ ہے کہ اگر وہ کتابیں نابود بھی ہو جائیں تو یہ الکافم البدل ہو سکتی ہے اِس کتاب میں ہزاروں دوائیوں کی نہایت مفصل و مبسوط تاریخ بھی لکھی ہے اگر آپ حکیم و ویدو ڈاکٹر کمپونڈر یا کویراج ہیں تو اس کتاب کو ضرور منگا کر پڑھیں۔

صرف سرسری نظر سے اِتفاقیہ پڑھنے والوں کو فاضل مؤلف کی محنت کا پتہ چل سکتا ہے۔ درحقیقت یہ جامع کتاب اس قابل ہے۔ کہ ہر اُردو کتبخانہ میں اس کو رکھا جائے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس کے تمام معلومات صحیح اور مکمل ہیں، جس کی وجہ سے آل انڈیا طبی کانفرنس نے اس کے مصنف کو سنہری تمغہ دیا تھا۔ اِس سے پہلے اس مضمون پر تحفۃ المومنین مخزن الادویہ۔ جمع الجوامع اور محیط اعظم وغیرہ جو کتابیں لکھی گئی ہیں، یہ کتاب ان سب پر سبقت لے گئی ہے۔ اس کتاب میں صدہا ایسی ادویات کا بھی ذکر ہے۔ جو نہ عطاروں کی دوکانوں سے مل سکتی ہیں۔ نہ جنگل میں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ ہمارے گھروں میں یومیہ استعمال ہوتی ہیں مکمل آٹھ جلدوں کی اصل قیمت چالیس روپے مگر جو اس اخبار کا حوالہ دینگے اُنکو نصف قیمت پر دی جائے گی۔

المشتہر:۔ مینجر پیسہ اخبار لاہور

علمِ طبّ

سیاسیات، فلسفہ۔ تاریخ۔ سائنس۔ اقتصادیات۔ مذہب۔ شعر و شاعری۔ ناول۔ افسانے اور دیگر مضامین پر اُردو زبان میں کتابیں صرف "اُردو بک سٹال بیرون لوہاری دروازہ لاہور" میں مل سکتی ہیں۔

ہم نے ہر ایک مضمون اور ہر ایک فن کے متعلق اُردو زبان کی کتابوں کے شعبے علیحدہ علیحدہ قائم کر دیئے ہیں۔ آپ کو کسی مضمون پر کسی کتاب کی ضرورت ہو، ہمیں لکھیئے۔ مختلف کتابیں مختلف مقامات سے منگوانے میں زاید محصول ڈاک و ریل کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ تمام کتب کا ایک جگہ آرڈر دینے سے ان اخراجات میں کفایت رہے گی۔

بچوں کیلئے اخلاقی کتابوں اور عورتوں کیلئے خانہ داری کے متعلق لٹریچر ہمارے ہاں سے ہی منگوائیں،

اُردو بک سٹال بیرون لوہاری دروازہ لاہور!

سائنٹیفک طبی

مصر میں حکمت قدیمہ

گورنمنٹ مصر نے جو پرانی قلمی کتب کی نقول شائع کی ہیں۔ اُن سے اہل مصر کی مالی و اقتصادی زندگی کے علاوہ ان کی حکمت قدیمہ پر بھی بہت روشنی پڑتی ہے۔ ان قلمی کتب سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان اشخاص کو جو علم حکمت کو اپنا پیشہ رکھنا چاہتے تھے۔ چند ایک قلمی کتب کا مطالعہ کر کے امتحان دینا ہوتا تھا۔ ان قلمی کتب کا دیباچہ یہ تھا۔ کہ یہ کتب دیوتاؤں کی مدد سے فلاں فلاں فرعون مصر نے لکھی ہیں۔ تمام امراض کے علاج ان کتب میں درج تھے اور مریضان کی امراض تشخیص کر کے یہی مندرجہ کتب ادویات دی جاتی تھیں۔ ان قلمی کتب میں مختلف امراض کے لئے جس قدر نسخہ جات تحریر ہیں۔ وہ تمام نسخہ جات بھینڈکوں کی ٹانگوں۔ چھپکلیوں۔ سانپوں۔ سیاہ بلیوں۔ مکڑیوں مکھیوں۔ گرگٹوں وغیرہ کے اجسام سے بنتے ہیں۔ اور بہت سی امراض اس قسم کی ہیں۔ جن علاج محض جادو اور منتر لکھے ہوئے ہیں۔

حکما کی فیس کی ادائگی کے متعلق عجیب رواج تھا۔ شاہی حکما کو تو سالانہ تنخواہ جنس اور زر و جواہرات کی شکل میں ملتی تھی۔ لیکن شہری و دیہاتی حکماء جو عوام کا علاج کرتے تھے۔ اپنے معالجوں محنت اور ادویہ کی اُجرت اس طرح لیتے تھے۔ تمام مصریوں کی عادت تھی۔ کہ وہ اپنے سر منڈوائے رکھتے تھے۔ لیکن جب کوئی بیمار ہو جاتا۔ تو سر کے بالوں کو تا شفایابی کلی اُگنے دیا جاتا۔ صحت یابی پر جب غسل صحت ہوتا۔ تو اس کے بال منڈوائے جاتے۔ اور ان کا ترازو پر بڑی احتیاط سے وزن کرایا جاتا۔ ان بالوں کے وزن کے برابر حکماء کی قابلیت اور شہرت کے لحاظ سے چاندی یا سونا دیا جاتا۔ حکما بالوں کے وزن کو زیادہ کرنے کی خاطر مریض کی مرض کو عمداً لمبا کر دیتے۔ اور سر پر ایسے کثیف روغنوں کی مالش کراتے جس سے بالوں کا وزن زیادہ ہو جائے۔

(ڈاکٹر حکیم محمد لطیف بی۔ اے۔ جھنگ)

قلبی امراض سے مرنے والے زندہ ہو گئے

نیویارک ۱۰ جنوری۔ ڈاکٹر البرٹ ہیمن ڈائرکٹر ویکن فاؤنڈیشن نے امراض قلب کی شناخت اور تحقیقات کیلئے ایک آلہ ایجاد کیا ہے جس سے امراض قلب سے مرجانے والے اشخاص دوبارہ زندہ ہو سکینگے اس آلہ کو ان مردہ اشخاص پر آزمایا گیا۔ جنکے قلب میں کسی قسم کی خرابی نہیں تھی۔ اور جو محض کسی صدمہ کی وجہ سے فوت ہوئے تھے چنانچہ ۱۰ فیصدی اس آلہ کو کامیابی ہوئی ہے۔ صرف شرط یہ ہے۔ کہ موت کے بعد دس منٹ کے اندر اس آلہ کو کام میں لایا جائے۔ مذکورہ آلہ میں ایک سوئی ہے جسکے ذریعہ سے قلب پر انجکشن کیا جاتا ہے۔ بجلی مصنوعی گرمی پیدا کر کے قلب کو متحرک کر دیتی ہے۔ (اس آلہ کو جنرل کا ایک کارخانہ تیار کر رہا ہے۔ یہ آلہ امریکہ میں جلد پہنچنے والا ہے۔ (انقلاب)

سائنٹیفک انکشافات

گرد

(از جناب سید شاہ محمد صاحب۔ ایم۔ ایس۔ سی)

"خالق کل کے نزدیک کوئی شے عظیم یا حقیر نہیں"۔ ——— ایمرسن

اکثر لوگوں کا خیال ہے۔ کہ گرد نہایت غیر مفید اور مضر شے ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مکانات اور گلی کوچوں میں گرد کی کثرت نہ صرف تکلیف دہ ہے۔ بلکہ امراض کا ایک خطرناک ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔ چنانچہ اس سے امراض چشم پیدا ہوتے ہیں۔ تاہم اس کے مضر اثرات اور نقصانات کی ذمہ داری زیادہ تر ہمیں پر ہے۔ کیونکہ یہ فطرت پر ہماری دراز دستی کا نتیجہ ہے۔ آمد و رفت کے موزون ذرائع استعمال کر کے گلیوں اور سڑکوں سے گرد کی افراط کو دور کیا جا سکتا ہے۔ مگر گرد کو مکمل طور پر فضا سے خارج کرنا ہمارے امکان سے باہر ہے۔ غور کرنے پر معلوم ہوگا۔ کہ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے۔ کیونکہ تحقیقات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اسی گرد پر دنیا کی خوبصورتی اور زندگی کا انحصار ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس کی تفصیل سطور ذیل میں کی جاتی ہے۔

آسمان کیوں نیلا نظر آتا ہے؟ ابتداء آفرینش سے یہ مسئلہ فہم انسانی کے زیر بحث رہا۔ کہ آسمان کیوں نیلا نظر آتا ہے۔ مختلف زمانوں میں مختلف خیالات پیش کئے گئے۔ لیکن کسی خیال کی تجربہ اور مشاہدہ سے تصدیق نہیں ہوتی۔ ماہرین سائنس نے بھی اس پر اپنی ہمت صرف کی۔ اور بہت جلد اس کو حل کر لیا۔ ۱۸۶۸ء میں پروفیسر ٹنڈل (TYNDALL) نے ہوا کی مرئیت اور غیر مرئیت پر تجربات کئے۔ اگر شیشہ کے دو استوانے لئے جائیں۔ اور ایک میں معمولی ہوا اور دوسرے میں گرم پلاٹینم (دھات) پر سے گذاری ہوئی ہوا (اس طرح گرد کے ذرات جل جاتے ہیں) رکھی گئی۔ اول الذکر صورت میں استوانہ کا اندرونی حصہ روشن طور پر چمکتا ہے۔ لیکن دوسرے استوانہ میں روشنی گذارنے پر اس کا اندرونی حصہ منور نہیں ہوتا۔ اب اگر اسی استوانہ میں گرم پلاٹینم پر سے مزید ہوا کی تیز رو گذاری جائے (اس طرح کہ پورے غباری ذرات کو جلنے کا موقعہ نہ ملے) تو استوانہ کے اندر ہلکا نیلا رنگ نظر آئے گا۔ جو بتدریج خالص نیلا ہو جائے گا۔ اس کے بعد استوانہ میں مزید غبار داخل کیا جائے۔ تو نیلا رنگ مدھم ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر معمولی ہوا کی بیرنگ تنویری میں تبدیل ہو جائے گا۔

واقعات بالا کی توجیہ حسب ذیل سطور پر ہو سکتی ہے۔ معمولی ہوا میں غباری ذرات کی اتنی مقدار ہوتی ہے۔ کہ وہ تمام قسم کی روشنی کو بافراط منعکس کرتے ہیں۔ پس استوانہ کا اندرونی حصہ شاہد کو منور اور سفید (یا بیرنگ) نظر آئے گا۔ لیکن گرم پلاٹینم پر آہستہ سے گذارنے سے ہوا کے تقریباً تمام غباری ذرات جل جاتے ہیں۔ اس طرح خالص ہوا حاصل ہوتی ہے۔ جو روشنی کے لئے شفاف ہوتی ہے۔ (یعنی نور اس میں سے بخوبی گذر جاتا ہے) اور استوانہ

ہیں کوئی ذرہ ایسا نہیں۔ جو گذرنے والی روشنی کو ہماری آنکھ کی طرف منعکس کرے۔ اسی وجہ سے استوانہ کا اندرونی حصہ تاریک نظر آتا ہے۔ لیکن جب گرم ہلا ٹبنم پر ہوا کی ہوائی تیز رو گذاری جاتی ہے۔ تو اس میں کچھ چھوٹے ذرات باقی رہ جاتے ہیں۔ جو سفید روشنی کو مختلف رنگوں میں منتشر کر دیتے ہیں۔ نیز یہ ذرات اتنے چھوٹے ہوتے ہیں۔ کہ صرف چھوٹے طول کی موج کی شعاع کو منعکس کر سکتے ہیں۔ مرئی نور میں اس قسم کی شعاعیں بنفشی اور نیلی ہوتی ہیں[1] پس استوانہ کے اندر نیلوں رنگ نمایاں ہوگا۔ مزید غبار داخل کرنے پر یہ مدھم ہو جائے گا۔ کیونکہ اس میں موٹے ذرات بھی موجود ہونگے۔ جو سرخ اور زرد شعاع کو بھی منعکس کرتے ہیں۔ جب ان کی تعداد کافی ہو جائیگی۔ تو نیلاپن بالکل غائب ہو جائے گا۔ اور بیرنگ تنویر نمایاں ہوگی۔

سطح زمین کے قریب کے ذرات بڑے اور موٹے ہوتے ہیں۔ اور وہ طیف کی تمام شعاع کو منعکس کرتے ہیں۔ پس یہاں کوئی رنگ پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن فضا میں بلندی پر یہ ذرات لازماً چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں۔

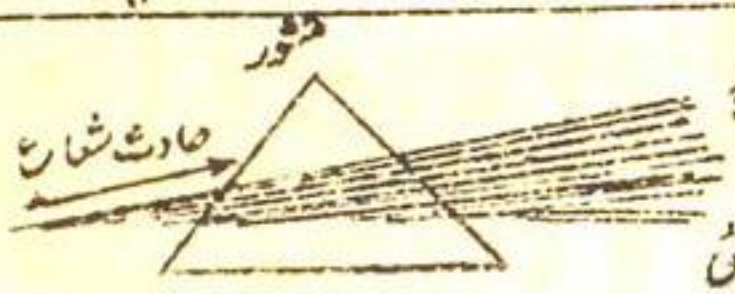

[1] نوٹ:-
ٹینڈل نے سب سے پہلے شیشہ کے نشور میں سے معمولی روشنی کو گزار کر دیکھا۔ کہ وہ مختلف رنگوں میں بٹ جاتی ہے۔ اس طرح سات رنگ حاصل ہوئے۔ سرخ۔ نارنجی۔ زرد۔ سبز۔ آسمانی۔ نیلا اور بنفشی (شکل میں صرف) سرخ اور بنفشی دکھائے گئے۔ بقیہ رنگ۔ ان کے مابین ہوتے ہیں) نور کی اشاعت امواج میں ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی پیمائش طول موج میں کی جاتی ہے۔ پیمائشات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرخ روشنی کا طول موج سب سے بڑا اور بنفشی کا سب سے کم ہوتا ہے۔ ٹینڈل کے بعد دیگر علماء نے تجربات سے ثابت کیا۔ کہ شیشہ کے نشور کے علاوہ اور اشیاء بھی نور کی تحلیل کر سکتے ہیں۔ بعض دفعہ گرد کے ذرات اور ابر کے ٹکڑے بھی یہ عمل انجام دیتے ہیں۔

غباری ذرات نامیاتی ہوتے ہیں۔ ان کی کثافت ہوا سے کم ہوتی ہے۔ اگر زیادہ کثیف ہوں۔ تو زمین کی قوت تجاذب پر اثر ڈالیں گے ——— یہ ذرات ہوا کی کافی موٹی تہ (ایک میل سے دس میل تک) پر چھائے ہوتے ہیں۔ ان بے شمار ذرات سے بنفشی اور نیلی شعاع منعکس ہوتی ہیں۔ دنیا کے تمام حصص میں بالائی گرد ہوا میں ذرات کی مقدار یکساں ہوتی ہے۔ پس اس طرح بالائی فضا کا تقریباً ایک ہموار رنگ پیدا ہوتا ہے۔ جسے آسمانی یا نیلگوں کہتے ہیں۔ پست تر فضا میں بڑے غباری ذرات بھی ہوتے ہیں۔ جو تھوڑی سی زرد روشنی منعکس کرتے ہیں جس سے نیلا رنگ کسی قدر مدھم ہو جاتا ہے۔ اس کی تصدیق اس طرح ہوتی ہے۔ کہ اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سے دیکھیں۔ تو آسمانی رنگ۔ نیلا گہرا رنگ نظر آتا ہے۔ اور اس سے بلند مقام پر (مثلاً غبارہ یا ہوائی جہاز کے ذریعہ

پہونچ کر دیکھا جائے۔ تو تاریک نیلا رنگ نظر آتا ہے۔ اب قاری خود قیاس کر سکتا ہے۔ کہ اطالیہ کے آسمان کا رنگ گہرا نیلا کیوں ہے۔ اس ملک کے تین طرف بحیرہ روم پھیلا ہوا ہے۔ اور ایک طرف کوہ آلپس اس کی پاسبانی کرتا ہے۔ پس یہاں زیادہ گرد پیدا ہونے کا موقع نہیں۔ اور بالائی فضائی باریک ذرات اور نجار کی تھوڑی مقدار ہوتی ہے۔ ان کے ذریعہ انعکاس شدہ روشنی خالص نیلی ہوتی ہے۔ اور آسمان کا رنگ گہرا نیلا نظر آتا ہے۔ غالباً سب سے گہرا رنگ بحر الکاہل کے درمیانی قطعوں میں ہوتا ہے۔ یہاں ایک تو حرارت کی زیادتی اور دوسرے خشکی کے فقدان کی وجہ فضا میں گرد کی کم سے کم مقدار موجود ہوتی ہے۔

شفق اور قوس قزح

اگر ہم سرمائی دوپہر کے وقت اوپر کی طرف دیکھیں۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ آسمان کا رنگ صاف اور بیّن طور پر نیلا ہے۔ البتہ افق کے قریب کسی قدر مدھم ہوتا ہے۔ نیز سورج کے اطراف کم و بیش ایک زرد حلقہ ہوتا ہے۔ مظاہر ہذا کی بآسانی توجیہ کی جا سکتی ہے۔ افق کی طرف دیکھنے میں ہمیں نچلی فضا کی بڑی موٹائی میں سے دیکھنا پڑتا ہے۔ جو بڑے ذرات پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ ذرات سفید روشنی میں بھی منعکس کرتے ہیں۔ اس طرح آسمان کا رنگ کسی قدر مدھم نظر آتا ہے۔

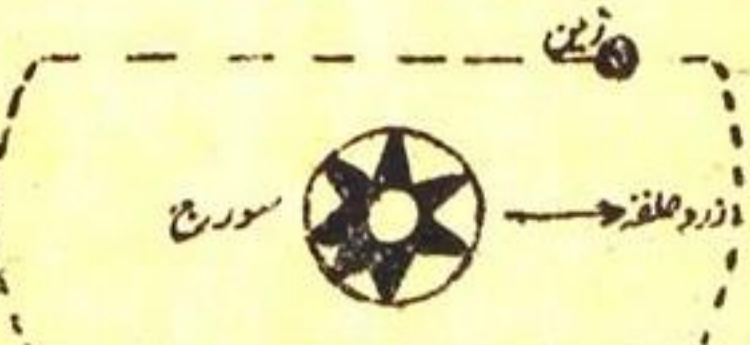

سورج کے قرب و جوار میں پہلے تو باریک ذرات انتشار نور سے نیلی روشنی پیدا کرتے ہیں لیکن یہ روشنی پھر واپس منعکس ہو جاتی ہے۔ روشنی کا بقیہ حصہ نچلی فضا کے موٹے ذرات پر پہونچکر زرد روشنی کے طور پر ہم تک پہونچتا ہے۔ اس طرح سورج کے اطراف ایک زرد حلقہ نظر آتا ہے۔ یہ اثر طلوع اور غروب کے وقت شدید تر ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان مواقع پر روشنی کو ہم تک پہونچنے میں کرۂ ہوا کے طویل تر فاصلہ میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ صبح اور شام کے وقت زمین تک پہونچنے سے پہلے دھوپ پر مختلف واردا تیں ہوتی ہیں پہلے تو نیلی شعاع کا بیشتر حصہ واپس منعکس ہو جاتا ہے۔ اور تکملی رنگ زرد آگے گذرتا ہے۔ اب روشنی نچلی فضا کے موٹے ذرات پر سے گذرتی ہے۔ اور اس وقت سبز شعاع منعکس ہو جاتے ہیں۔ اس طرح نارنجی۔ زرد شعاع آگے بڑھتے ہیں۔ اور بالآخر کچھ زرد حصہ بھی منعکس ہو سکتا ہے۔ اور خالص سُرخ شعاع بچی رہتی ہے۔ یہی گویا شفق کا سماں ہے۔ علاوہ ازیں صبح اور شام کے وقت ہوائی رو دوں کی موجودگی کی وجہ بخار اور گرد مختلف موٹائی اور کثافت کی پرتوں میں تقسیم ہو کر بادل بن جاتے ہیں۔ جو روشنی کو مختلف درجوں میں جذب اور منعکس کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح مختلف النوع رنگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ گویا قوس و قزح کی پیدائش کا راز ہے۔ سورج کے مقام کی تبدیلی کے ساتھ قوس و قزح میں بھی تغیر ہوتا ہے۔ جب سورج افق کے نیچے چھپ جاتا ہے۔ تو رنگین

روشنی کا زیادہ مقدار ہمارے طرف منعکس ہوتی ہے۔ بالخصوص جب کہ کچھ بادل بھی ہوں۔ سورج کی موجودگی میں روشنی اور رنگ بادلوں کے ذریعہ قطع ہوتے ہیں۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد اس کی روشنی براہ راست بادلوں کی نچلی سطح اور ہوائی پرتو ڈن پر گرتی ہے۔ اور منعکس ہوتی ہے۔ اس وقت شاندار اور تغیر پذیر الوان نظر آتے ہیں۔ جو ناظر کی مسرت اور فرحت کا باعث ہوتے ہیں۔ اور یہ دلچسپیاں گرد کی بناء پر ہیں۔

بادل اور بارش اب ہم گرد کی افتادی پہلو کو لیں گے۔ یہ اتنا اہم ہے۔ کہ ہمیں شبہ ہے۔ کہ اس کے بغیر ہماری زیست دنیا میں ممکن ہو سکتی تھی۔ یا نہیں۔ گرد کی وجہ بالائی فضاء میں کہر۔ بادل۔ اور بارش پیدا ہوتے ہیں۔ یہ انکشاف فرانسی علماء کولیئر (COULIER) اور میسکارٹ (MASCART) نے کیا۔ اور ۱۸۸۰ء میں جان ایٹکن نے اس کا بخوبی مطالعہ کیا۔ اگر دو استوانے لئے جائیں۔ جن میں سے ایک میں خالص خشک ہوا اور دوسرے میں معمولی خشک (گرد دار) ہوا بھری ہوتی ہو۔ اور ان میں بھاپ گذاری جائے تو پہلا استوانہ بالکل شفاف رہے گا۔ لیکن دوسرا استوانہ فوراً ابر آلود ہو جائے گا۔ دوسرا تجربہ اس طرح کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے دو استوانے لیکر ان میں پانی رکھا جائے۔ اور اسے تبخیر کا موقع دیا جائے حتےٰ کہ اندرونی ہوا بخارات سے پُر ہو جائے۔ اس کے بعد استوانوں کو کسی قدر ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ تو پہلا استوانہ حسب سابق شفاف رہتا ہے دوسرے استوانہ میں کثیف ابر پیدا ہو جاتا ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ ہوا کے محض سرد کرنے سے ابر نہیں بنتا۔ جب تک کہ ٹھوس مادی ذرات موجود نہ ہوں۔ اور گرد کے ذرے قطرات آبی کے اجتماع کے لئے مرکز کے طور پر کام آتے ہیں۔ ابر کی کثافت ذرات کی تعداد کے متناسب ہوتی ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہوا ہی میں ہمیشہ گرد کے ذرات ہوتے ہیں۔ چنانچہ کیتلی اور انجن سے بھاپ نکلتی ہے تو سفید بادلی شکل اختیار کرتی ہے۔ اگر گرد موجود نہ ہوتی۔ اور ابر نہ بن سکتے۔ تو فضا میں جمع شدہ بخار کے اخراج کا خاص ذریعہ یہی ہو سکتا ہے کہ بلند پہاڑوں کی چوٹیوں سے مس کر کے کثیف ہو جائیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ بارش صرف بلند پہاڑوں پر ہوتی۔ اور زمین کے دیگر حصے اس سے محروم ہو جاتے۔ اور غائر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اگر یہ کام پہاڑوں کے صرف بلند حصے انجام دیں۔ تو خالی از خطرہ نہیں۔ بخارات سے پُر ہوا بلند پہاڑ سے مس کر کے فوراً برس پڑیگی پہاڑ کے اوپر فضاء میں بخار کی تکثیف سے جزئی خلا پیدا ہو جائے گا۔ اور اس کے پُر کرنے کے لئے اطراف کی مزید مرطوب ہوا آئے گی۔ اور وہ بھی برس پڑے گی۔ اس طرح مسلسل اور موسلا دھار بارش ہوگی۔ اور یہ بارش سال کے تمام دنوں میں ہوتی رہے گی۔ سخت برسات کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ پہاڑوں کے قرب و جوار میں بڑے گڑھے اور شگاف پیدا ہو جائیں گے۔ اور نباتات کی نمو اور انسان کی رہائش میں سخت دقتیں ہوں گی۔ گرد کی غیر موجودگی کا یہ بھی اثر ہوگا۔ کہ آبی بخار محض بلند پہاڑوں پر مکثف ہوگا۔ اور زمین پر شبنم کی صورت میں نہیں

پہونچے گا۔ اس سے نباتات کو جو سخت نقصان پہونچے گا۔ اس کا اندازہ خود قاری کر سکتا ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر گرد موجود نہ ہوتی۔ تو زمین کی موسمی حالت بہت کچھ بدل جاتی۔

گرد کے اور فوائد بھی ہیں۔ گرد کی وجہ سے ہمیں منتشر دھوپ حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ تنویری آلہ کے طور پر کاروبار زندگی میں نہایت مفید ہے۔ گرد کے بغیر آسمان بالکل تاریک نظر آئے گا۔ کیونکہ کوئی شعاع منعکس ہو کر آنکھ تک نہیں پہونچتی، اور ستارے دن میں بھی نظر آجائیں گے۔ گرد کی عدم موجودگی میں ہمیں تیز چمکدار دھوپ حاصل ہوگی۔ اور اس سے تاریک سائے پڑیں گے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ سورج عموداً چمکتا ہو۔ تو ہمارے مکانات میں بہت کم روشنی پہونچے گی۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دن میں بھی مصنوعی روشنی کا استعمال ناگزیر ہو جائے گا۔

بعض موسمی اختلافات کا باعث بھی گرد ہی ہے۔ موسم بہار میں آسمان کسی قدر گہرا نیلا اور فضاء زیادہ شفاف ہوتی ہے۔ خواں میں ایک قسم کا زردی مائل رنگ نظر آتا ہے۔ اور آسمان اتنا صاف نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ سرما میں گرد کم پیدا ہوتی ہے۔ اور بارش کی وجہ گرد کا زیادہ حصہ پر آرہتا ہے۔ جب موسم بہار آتا ہے تو فضاء صاف ہوتی ہے۔ جب کہ موسم گرما میں مخالف حالات کارفرما ہوتے ہیں۔ اور گرد کی بہتات کی وجہ سے خواں میں زردی مائل روشنی نظر آتی ہے۔

بالکاغوہمیں اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ گرد کے مفید اثرات اسی وقت نمایاں ہوتے ہیں۔ جبکہ فضاء میں طبعی اسباب سے پیدا شدہ مقدار موجود ہو۔ استواء، جنگلات کے خطوں میں آسمان گہرا نیلا اور بارش کی فراوانی ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مقامات پر گرد کے اقل ذرائع ہوتے ہیں۔ لیکن گنجان آبادی کے ممالک میں گرد مصنوعی طور پر بہت پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اور گرد کی یہ بہتات آب وہوا پر غیر مفید اثر رکھتی ہے۔ مشہور انگریز سائنسدان الفریڈ رسل والیس (A.R. Wallece) کا دعوے ہے۔ کہ اب انگلستان کی آب وہوا عہد ایلزبتھ کے مقابلہ میں بدتر ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ملک کی آبادی بہت بڑھ گئی۔ اور لوگ زیادہ تر صنعتی اور شہری زندگی کے پابند ہو گئے ہیں۔ کارخانوں اور انجنوں کی افراط سے نچلی فضاء میں ہمیشہ دھواں اور ناگوار بو موجود رہتی ہے نیز آمد و رفت کی کثرت کی وجہ سے سڑکیں ناکارہ اور گرد آلود رہتی ہیں۔ اس زبوں حالت کی ذمہ داری الفریڈ والیس کے نزدیک امراء اور سرمایہ داروں پر ہے۔ اس کے الفاظ قابل یادداشت ہیں:۔

"سرمایہ دار مالکان کارخانہ جات کی دولت کے ازدیاد کی خاطر ہم اپنے تمام ملک کی آب وہوا کو مضر صحت بنا رہے ہیں اور یہ ملک کی خوبصورتی اور زرخیزی کیلئے سم قاتل ہے" کچھ عرصہ سے حیدرآباد میں موٹروں کی تعداد بہ سرعت بڑھ رہی ہے جس سے یہاں کی آب وہوا پر مضر اثر پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور اسکے لئے حفظ ماتقدم نہایت ضروری ہے۔ (مجلہ تجارت)

اصلاح تجدید فن

اسلامی یا عربی طب کے زوال کے اسباب

قبل اس کے کہ میں اصل مضمون کو شروع کروں میں بتلا دینا چاہتا ہوں۔ کہ "اسلامی" یا "عربی طب" سے میری مراد کیا ہے۔

میری مراد اس طب سے وہی طب ہے جس کو عوام الناس "طب یونانی" کہتے ہیں۔ اور میں اس طب کو ملک یونان کی طرف منسوب کرنا ایک اخلاقی گناہ سمجھتا ہوں۔ میں نے بفضلِ خدا عربی طب کا بہت مطالعہ کیا ہے۔ مجھے جو کچھ معلوم ہوا۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس میں یونان کے اطبا کا بہت ہی قلیل حصہ ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ سوائے چند تھیوریز کے جو افلاطون یا ارسطو سے مروی ہیں۔ باقی سب کچھ عربوں کا ہے۔ ہارون الرشید اپنے وقت کا زبردست خلیفہ تھا۔ اور جس کا دار الخلافہ عراق کا شہر بغداد تھا۔ اس کے دورِ حکومت میں عربوں نے علوم میں بہت کوششیں کیں۔ علم طب میں بھی کوشش کی۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جس قدر افلاطون۔ ارسطو کی تھیوریز مروی ہیں۔ وہ موجودہ سائنس نے اس طرح اڑا دی ہیں جس طرح آندھی راکھ کو اڑا دیتی ہے۔ اور جو کچھ عربوں کی کوشش سے نئی تھیوریز اور انکشافات مرتب ہوئے۔ ان کو سائنس بہت کم اپنے مکان سے ہلا سکی ہے ہاں یہ بددیانتی ہوگی۔ اگر ہم جالینوس کا یہاں ذکر نہ کریں۔ جالینوس نے اعصاب (نروز) کے متعلق بعض انکشافات کئے۔ لہذا ہم ان کے مشکور ہیں۔

پس اس طب کا نام اسلامی ہے۔ کیونکہ اسلامی حکومت اور اسلام کے خلفاء کی زیر نگرانی یہ طب مدون ہوئی۔ اس کا نام "عربی طب" ہے۔ کیونکہ عربوں نے اس کی تدوین و تصنیف کی۔

نوٹ:۔ یاد رہے۔ کہ عربوں نے اپنی طب کا نام "یونانی طب" ہرگز نہیں رکھا۔ اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں:۔

پہلا سبب "اسلامی طب" کے زوال کا پہلا سبب اس کے سر پر حکومت کا ہاتھ نہ رہنا ہے۔ علوم کی پرورش حکومت کا ہاتھ ہی کر سکتا ہے۔ جس علم کی طرف حکومت کی توجہ نہ ہو۔ وہ علم جلدی ہی مر جاتا ہے۔ یا کمزور صورت میں اس کا صرف ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔ روح۔ گوشت۔ پوست ضائع ہو جاتے ہیں۔ حکومت ہی ہے جو علوم کو زندہ رکھ سکتی ہے۔ کیونکہ حکومت علم کے عالم کی قدر اور پرورش کرتی ہے۔ لہذا علم کی پرورش یقینی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ پس "اسلامی طب" کے زوال کا پہلا سبب اسلامی حکومت کا نہ ہونا ہے۔

---

(۱) کاش کہ گورنمنٹ آف انڈیا طب جدید (فزیالوجیکل پتھی) کی خوبیوں کی طرف توجہ کرتے ہوئے اس کی سرپرستی اختیار کرتی۔ (صابر)

دوسرا سبب "اسلامی طب" کے زوال کا دوسرا سبب خود اطباء کی ذات ہے۔ مندرجہ ذیل سطور اس امر پر روشنی ڈالتی ہیں:-

طبقاتُ الاطبّاء

یہاں "اسلامی طب" کے اس زمانہ کے واقف کاروں کے طبقات لکھے جاتے ہیں۔ یعنی موجودہ زمانہ میں کس کس قسم کے طبیب ہیں۔

گاؤں کے مُلّاں دیہاتی زمینداروں کی امامت بھی کرتے ہیں۔ اور جب کوئی بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس کو نسخہ نقش یا کوئی نسخہ وغیرہ لکھکر دیتے ہیں۔ لوگوں کی بھی عادت ہو جاتی ہے۔ وُہ بھی مولوی صاحب کے پاس بھاگے بھاگے آجاتے ہیں۔ امام صاحب کو بھی مجبوراً کچھ نہ کچھ لکھکر دینا پڑتا ہے۔ اگر نہ دیں۔ تو گاؤں کی مُلّاں گیری ہاتھ سے جاتی ہے۔ پھر کیا ہے۔ ناچار کوئی طب کی کتاب بھی خرید کر کے رکھنی پڑتی ہے۔ جھٹ کسی قریب کے شہر یا قصبہ میں کتب فروش کی دکان سے پنجابی شعروں کی کتاب "خیر منگے" یا "دار الشفاء" جا کر خرید لائے۔ ایسی کتابوں میں عموماً مندرجہ ذیل قسم کے شعر ہوتے ہیں ؎ ہرڑ بہیڑا۔ آملہ چوتھی پاکوہ گھوٹ گھوٹ کے پی لے دست آوینگے دوچ سبحان اللہ اب کیا ہے۔ اب تو مکمل طبیب۔ علامہ ابو علی سینا کے دادا بن گئے۔

یوں بھی چونکہ مُلّاں زیادہ حریص ہوتے ہیں۔ آمدنی بڑھانے کے لئے خواہ مخواہ طبیب بن بیٹھتے ہیں۔ دوسرا طبقہ آج کل کے اطباء گاؤں کے پٹواری ہوتے ہیں۔ چونکہ وُہ دیہات میں رہتے ہیں۔ ان کو بھی حسب کیفیت مذکورہ بالا خواہ مخواہ "خیر منگے" یا "دار الشفاء" یا زیادہ سے زیادہ "طب میزان" نامی کتاب وغیرہ پاس رکھنی پڑتی ہے۔ اور بچاروں کی تنخواہ چونکہ بہت کم ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ آمدنی بڑھانے کے لئے ہاتھ۔ پاؤں مارنے پڑتے ہیں۔

تیسرا طبقہ اطباء کرام کا اللہ میاں خیر کرے۔ دیہاتی مدرسین ہیں۔ یہ صاحبان بھی گلے کو خون لگا کر شہدا میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ تنخواہیں قلیل ہیں۔ سوٹ بوٹ، اپنا یا بیوی صاحبہ کا رکھنا یا شان و شوکت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ لہٰذا ضروری ہے۔ کہ آنجناب بھی اطبّا کی محفل میں آبراجیں۔

چوتھا طبقہ نباوٹی اطبّار کا آج کل کے پیر سیّد صاحب ہیں۔ مریدوں کے جانا ضروری ہے۔ مرید کے گھر چارپائی پر عمدہ سفید دوہنی بچھی ہوئی ہے۔ اوپر پیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ سامنے حقہ دھرا ہے۔ اردگرد گاؤں کے بہت سے لوگ جو پیر صاحب کے مرید ہیں۔ بیٹھے ہوئے ہیں۔ کچھ پیر صاحب کی ٹانگیں دبا رہے ہیں۔

ایک مرید تعویذ نقش طلب کر رہا ہے۔ دوسرا مرید کسی بیماری کا نسخہ طلب کر رہا ہے۔ لہذا ضروری ہے۔ کہ پیر صاحب "نقش سلیمانی" نامی کتاب اور "میزان طب" وغیرہ پاس رکھیں۔ اور آہستہ آہستہ طبیب بن بیٹھیں۔ کیوں نہ "مرتا کیا نہ کرتا"

پانچواں طبقہ اطباء کا گاؤں یا قصبہ کے دوکاندار ہیں۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ سونف وغیرہ تو ان کی دوکانوں میں ہوتی ہی ہے کسی کے شکم میں درد ہوا۔ دوکاندار کے پاس آیا۔ لاچار دوکاندار کو بھی کچھ نہ کچھ دینا پڑا۔ اب کیا ہے بار بار کی مانگ کی انگیخت سے اس کو بھی موقعہ مل گیا۔ شہر میں سودا لینے گیا۔ کسی پنساری کو ملا۔ اور منت سماجت کی۔ کہ جناب ایسے مواقع درپیش آتے رہتے ہیں۔ کوئی نسخہ عنایت فرمایئے۔ جناب پنساری صاحب نے کہا۔ کہ میاں آپ اپنی دوکان میں "گلقند" اور "اطریفل زمانی" رکھا کریں۔ علاوہ ازیں فلاں فلاں ادویہ بھی رکھیں اور کچھ "بے پال" کی گولیاں بنا کر پاس رکھا کریں۔ بس ایسے دکانداروں کو ایک حاذق طبیب کہلانے کا موقعہ مل جاتا ہے۔

چھٹا طبقہ اطباء کا شہروں اور قصبوں کے عطار اور پنساری ہیں۔ یہ تو ماشاء اللہ مجسم طبیب ہوتے ہیں۔ کچھ چند ایک سفوفات بنا کر رکھ لیئے۔ اطریفل زمانی میں چند دانے جے پال کے بھی ڈال دیئے۔ شکم کا مریض آیا اطریفل نوماشے کھلایا۔ قریباً بیس دست آجاتے ہیں۔ پھر صرف دست ہی نہیں آتے۔ بلکہ ساتھ انتڑیوں کا مفید حصہ "مخاط" جس کو ڈاکٹری میں "میوکس" کہتے ہیں۔ خارج ہو جاتا ہے۔ قدرت نے تو اس کو انتڑیوں کی حفاظت کے لئے بنایا ہے۔ مگر یہ جاہل طبیب اس کو خارج کر کے خوش ہوتا ہے۔ مریض سے مخاطب ہو کر۔ دیکھا نا ہمارے اطریفل سے کس قدر بلغم خارج ہوئی ہے۔ وہ دہقانی مریض بھی خوش ہوتا ہے۔ نہیں جانتا۔ کہ اس جاہل نے میرا ستیاناس کر دیا ہے۔ بلکہ وہ اپنے گاؤں میں جا کر خوب تعریفیں کرتا ہے۔ جی رام لال پنساری کا اطریفل تو بہت ہی اچھا ہے بلغم کاٹ کاٹ نکالتا ہے۔ ایسے واہیات بکواس جب ایک دانا طبیب یا ڈاکٹر سنتا ہے۔ تو افسوس کرتا ہے۔ کہ ان جاہلوں نے ملک اور قوم کو تباہ کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ساتواں طبقہ اطباء کا وہ لوگ ہیں۔ جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے اپنا پیشہ چھوڑ کر فقیری کا لباس پہن لیتے ہیں۔ یا وہ نسلاً بھیک مانگنے والے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ علوم سے تو کورے ہوتے ہیں۔ ہاں باتونی زیادہ ہوتے ہیں۔ فوراً آٹے کی گولیاں بنائیں۔ اور توے کے اوپر ڈال کر ہلا دیا۔ سیاہ گولی بن گئی۔ کچھ گیری پیس کر طشت میں پھیلا دی۔ اوپر آٹے کی گولیاں ڈال کر ہلا دیا۔ سرخ گولی ہے۔ ہر مچی مٹی بازار سے ایک پیسے کی خرید کی۔ باریک پیس کر توتی میں ڈال لی۔ یہ اعلیٰ قسم کا فولاد ہے۔ دس آنچ کیکر کی پھلی کے رس میں دی ہے۔ دس آنچ جامن کے سرکہ میں دی ہے۔ دس آنچ فلاں بوٹی کے رس میں۔ دس آنچ فلاں بوٹی کے رس میں۔ سبحان اللہ دیکھا جناب میاں

کبوتر کی گردن کے رنگ کا فولاد ہے۔ فوراً ایک ٹکا فولاد کا بھرا۔ اور پانی کے پیالہ میں ڈالا۔ وہ پانی پر پھیل جائیگا اُوپر گندم کے چند دانے رکھ دیئے۔ اب وہ دانے پانی میں ڈوبنے کے نہیں۔ جناب یہ ہے اصل فولاد جس کو دنیا تلاش کرتی کرتی مرجاتی ہے۔ ہاتھ نہیں لگتا۔ فولاد کی مکمل شناخت تو یہی ہے۔ کہ گندم کے دانے ڈوبنے نہ دے۔ اور رنگت سیاہ کبوتر کی گردن کی ہو۔ سبحان اللہ پھر کیا کہنا ہے۔ یہ تو جسم کی تمام امراض کا علاج ہے۔ کوئی بیماری قریب نہیں آئے گی۔ جناب ایسا فولاد بھلا دنیا جہان میں مل سکتا ہے۔ یہ تو سنیاسی فقیروں (جن کا علیہ قدرے اُوپر بیان کیا گیا ہے) کے خزانے سے ہی ملے تو ملے۔ پس یہ طبقہ خالص سنیاسی فقیروں کا ہی ہے۔ کیوں نہ ہو۔

آٹھواں طبقہ اطباء کا وہ ہے۔ جو موجودہ زمانے میں طبی رسالوں کی سادن۔ بھادوں کی بارش سے بطور زمین کی روئیدگی کے پیدا ہو رہا ہے۔ موجودہ رسالوں میں نسخہ بازی کمال کو پہونچی ہوئی ہے۔ اور دوسری طرف سرکاری ملازمت سے بھی جواب مل رہے ہیں۔ آئندہ ملازمت کی جگہ ملنی مشکل ہے۔ نوجوان مدرسہ میں چند کتابیں چونکہ پڑھ چکے ہیں۔ محنت۔ مزدوری سے نفرت ہے۔ اب کیا کریں۔ کوئی طبی رسالہ اپنے نام جاری کرا لیا۔ یا کسی سے لیکر مطالعہ کر لیا۔ رسالوں میں مجربات کے جواہر ریزے خوب بچھا دیئے ہوئے ہوتے ہیں پس اب تو ماشاء اللہ مکمل ڈاکٹر۔ طبیب ہیں۔ طبیب ڈاکٹر تو بن گئے۔ مگر لوگوں کی لعن۔ طعن سے اور گورنمنٹ کی گوش مالی کے خوف سے سائن بورڈ۔ ڈپلومے کی ضرورت ہے۔ زمانہ خوشگوار ہے۔ دُنیا کمانے والوں کی رفتار تیز طرار ہے۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ شہروں میں بنا دٹی کالجوں کی دوکانیں گرما گرم۔ جھٹ دس پندرہ روپے خرچ کئے۔ گھر بیٹھے بٹھائے ڈاکٹر بن گئے۔ گھر میں تو وہی چند طبی رسالے۔ رات۔ دن ان کے مجربات پر بار بار نظر ہے۔ اس کے سوا اور مبلغ العلم کچھ نہیں۔ مگر سائن بورڈ بہت عمدہ۔ رنگ دار اچھے الفاظ سے سجایا گیا ہے۔ جناب مطلع القاب حکیم فلاں ڈاکٹر فلاں۔ یا ڈاکٹر سنہری تمغہ انعام یافتہ۔ وغیرہ وغیرہ۔ کوٹ کی ایک جیب میں تھرمامیٹر ہے دوسری میں سٹیتھسکوپ دیکھا جناب اب تو مکمل علامہ ہیں۔ کسی چیز کی کمی نہیں۔ باہر جائیں۔ تو کپڑے باچمک۔ گھر آئیں۔ تو دال بے نمک

نواں طبقہ اطباء کا وہ ہے۔ جو کچھ عمر کا حصہ تو سونا۔ چاندی بنانے میں گذار دیتے ہیں۔ مگر دائے بدقسمتی ان لوگوں کی صرف ایک آنچ کی کمی رہ جاتی ہے۔ جس کو یہ افلاطون۔ ارسطوئے زمان طبقہ اپنی بدعملی کی وجہ سے پورا نہیں کر سکتا۔ نامراد۔ ناکام رہتے ہیں۔ لوگوں کی نظر ان پر ہوتی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ رات دن پھونکا پھونکی میں لگے رہتے ہیں۔ کیمیا دان ہیں۔ سونا چاندی بناتے رہتے ہیں۔ مگر ان کی حالت جوئے بازوں کی طرح بہت ابتر ہوتی ہے۔ ایک طرف نامرادی ان کے دلوں کو کوستی ہے۔ پاس پیسہ نہیں۔ کہ آئندہ خرچ کریں۔ نرمی تنگ بھوک کا سامنا ہوتا ہے۔ اب لوگوں کے سامنے کیا منہ دکھلائیں۔ ناچار کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہم تو فلاں دھات کا کشتہ بناتے تھے جو فلاں مرض پر بہت ہی کارگر ہے۔ واہ صاحب اب تو میاں کشتے باز بن گئے۔ ایک ایسا کشتہ تیار کر لیا ہے۔ جو

قریبًا ۷۰۰-۰۰ امراض کا مکمل علاج ہے۔ ادھر برساتی طبی رسالوں کے ایڈیٹروں نے بھی خوب موقعہ پایا۔ پہلے تو کیمیا گری کے نسخہ جات شائع کئے اور خوب مرچ مسالہ لگا۔ بیچارے مہوسیوں کو کباب بنایا جب دیکھا۔ کہ اب جل بھن گئے ہونگے۔ جھٹ کشتہ بازی کی تلاش شروع کر دی۔ جوئے بازوں کی طرح مہوسیوں کی بھی عجیب کھوپری کے انسان ہیں۔ ان کا نعرہ ھل من مزید بھی ختم نہیں ہونے کا جب ان کو پہلی نامرادی اور ناکامیابی بھول جاتی ہے۔ تو چالاک ایڈیٹر اپنے رسالوں میں پھر قائم النار پارہ۔ گندھک کا تیل شنگرف کا تذکرہ شروع کر دیتے ہیں۔ جب مہوسی نامراد رہتے ہیں۔ تو دبی پورا نقرہ ان کو پھر یاد آجاتا ہے۔ میاں! پارہ سارا نہ مرے۔ گندھک تیل نہ ہو۔ صرف ایک آنچ کی کمی پھر آموجود ہوتی ہے۔ رسالہ داروں نے بھی بگ ڈور کشتہ بازی کی طرف پھیری ہے۔ پس یہی شراب پینے والوں کی طرح دور پہ دور چلتا ہے۔ خدا خیر کرے۔

دسواں حصہ اطباء کا ہے۔ جو واقعی طب اکبر طب میزان۔ قرابادین قادری وغیرہ پڑھے ہوئے ہیں۔ ہاں یاد آیا موجز۔ قانونچہ بھی پڑھے تھے۔ پڑھتے پڑھتے بوڑھے ہو گئے۔ سر ہلتا ہے۔ درزی کی دوکان سے دھجیاں جو کپڑوں کے کاٹنے سے ڈھیر لگ جاتا ہے منگائیں۔ ایک کبیہ بنا اور سفید چادر بچھا اوپر طبیب صاحب علامۃ حاذق مسیح الملک۔ مسیح دوران شمس الاطباء۔ قدر الحکماء بیٹھے ہیں۔ سامنے حقہ دھرا ہے۔ ایک طشتری میں کچھ پان کے ٹکڑے وغیرہ پڑے ہیں۔ ایک طرف تھوک کا برتن یعنی اگالدان پڑا ہے۔ طبیب صاحب ٹانگ پر ٹانگ دھرے حقہ پی رہے ہیں۔ کیا عمدہ سین (نظارہ) ہے! کھٹوں۔ کھٹوں۔ کھٹوں۔ کھٹوں۔ تھو۔

تین چار مریض بے چارے انتظار میں ہیں۔ کہ طبیب صاحب اپنی کھٹوں۔ کھٹوں سے فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوں۔

پیارے ناظرین! یہ ہیں طبقات الاطباء۔ جنہوں نے ہماری طب۔ ہماری عزت و وقار۔ ہمارے رعب و دبدبہ کو تعلیم یافتہ لوگوں کی نظروں سے گرا دیا ہے۔ سوائے چند جہلاء۔ اور غریب دقیانوسی طبقہ کے ہماری طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ہم کو جاہل۔ دقیانوسی ملاں۔ سائنس اور کیمسٹری سے ناواقف خیال کیا جاتا ہے۔ اور موجودہ طبی رسائل اپنی طرز و روش سے اور بھی ہم کو پڑھے لکھے لوگوں کی نظروں میں ذلیل کر رہے ہیں۔ ان کے ایڈیٹروں کے مدنظر سوائے شکم پروری کے اور کچھ نہیں۔ رسالہ اور اڈورٹیزمنٹ کیا ہے۔ ایک خاصی تجارت ہے۔ قوم۔ اور ملک تباہ ہو۔ طب اور اطباء کی عزت جائے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کو ہنسی کا موقعہ ملے۔ ان کو کیا۔ ان کی جیبیں بھر جاتی ہیں۔ یہ دوسرا سبب ہے۔ اسلامی طب کے زوال کا ؛ (باقی باقی)

وائٹل فورس } ڈاکٹر صابر کی حیرت انگیز اور زود اثر دوائی۔ جو سینکڑوں امراض کی واحد تسلیم شدہ جامع اثر دوائی ہے۔ قیمت ..... عہ

افعال الاعضاء

گردہ

گذشتہ سے پیوستہ دیکھو فروری ۱۹۳۳ء

(از حکیم قمرالدین خلف شیخ الاطباء حکیم غلام محمد صاحب نظامی پرنسپل طبیہ دارالعلوم راولپنڈی)

چنانچہ ان کے غیر طبعی افعال مندرجہ ذیل ہیں:-

علامات افراط اس میں گردہ کی چربی کم یا بالکل فنا ہو جانے کی وجہ سے لاغری پیدا ہو جاتی ہے مریض کو پیشاب سفید اور کثرت سے آنے لگتا ہے۔ بدن نحیف اور لاغر ہو جاتا ہے پشت اور کمر میں ہر وقت نرم درد رہتا ہے۔ اور پشت ضعیف ہو جاتی ہے شہوت باہ میں کمی آجاتی ہے۔ نظر کمزور اور سر درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض اپنے پیشاب کو روکنے پر قادر نہیں رہتا۔ کمر میں چھونے سے سردی محسوس ہوتی ہے۔ بیمار کی طاقت روز بروز گھٹتی جاتی ہے۔ دل کی حرکتیں کمزور۔ چہرہ اور کل جسم بیمار کا پھیکا پڑ جاتا ہے۔ چہرہ پر ورم آجاتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے۔ حتےٰ کہ بیمار کو رات کے وقت کئی دفعہ پیشاب کے واسطے اُٹھنا پڑتا ہے۔ بدہضمی کی شکایت ہوتی ہے۔ بار بار قے آتی ہے۔ بعض اوقات شدید دردِ سر سے بصارت میں فرق پڑ جاتا ہے۔ دوران سر کے نوبتی دورے ہوتے ہیں۔ اس بیماری میں ہمیشہ سر میں پردوں کے انفلامیشن (سوزش) کا اندیشہ رہتا ہے۔ مثلاً دل کے غلاف کی سوزش۔ چھاتی کے خانہ کے اندر کی استری جھلی اور پھیپھڑوں کے غلاف کی سوزش سے مریض کو اندھاپن بھی ہو جاتا ہے۔ اور سبب اس کا یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنکھ کا پردہ ریٹی ناچربی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بیمار کے ہاتھ پاؤں سوج جاتے ہیں۔ جسم کے مختلف جوفوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ پھیپھڑوں میں پانی پیدا ہو جاتا ہے۔ تب بیمار کو تنگی نفس ہوتی ہے۔ بے حد تکلیف دہ غشیاں (متلی) ہوتی ہے۔ تشنج ہو کر بے ہوشی طاری ہوتی ہے۔ اور اسی حالت میں مریض راہی ملک بقا ہوتا ہے۔

قارورہ کا سفید و کثیر مقدار میں آنا۔ بدن کا لاغر اور چہرہ کا بے رونق ہونا۔ جلد کا خشک ہونا۔ پسینہ کا کم آنا۔ پیاس کا کم لگنا۔ یہ سب علامات افراط ہیں۔

اسباب افراط جماع زیادہ کرنا۔ پیشاب آور اشیاء کثرت کے ساتھ استعمال کرنا یا کسی دوسرے سبب سے پیشاب کے زیادہ مقدار میں خارج ہونا۔ گھوڑے کو ایک دم بھگانا۔ پیدل سفر کرنا۔ زیادہ بوجھ اُٹھانا۔ کمر پر کوئی بوجھل چیز رکھکر چلنا۔ زیادہ مدت تک کھڑے رہنا۔ یا اسی قسم کا کوئی دوسرا کام کرنا۔ اس سے گردن کا گوشت ضعیف اور سست ہو جاتا ہے۔ اور اس کے کشادہ و فراخ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے گردے کمزور ہو جاتے ہیں۔ سوء مزاج کلیہ ساذج میں بلا کسی مادہ کے غلبہ کے خارجی یا داخلی اسباب سے گردوں میں گرمی یا سودی

کا غالب ہو جانا سبب مرض ہوتا ہے۔ اور مادی میں حبس خلط کی طرف منسوب ہے۔ اس میں اسی خلط کا غلبہ موجب مرض ہوتا ہے۔ یا تو سوء مزاج گرم موجب مرض ہوتا ہے۔ اور بہت زیادہ تحلیل کے باعث گردوں کو لاغر کر دیتا ہے۔ اس لئے وہ غذا کو جذب کر کے اس میں تلخ پیدا کرنے کے بعد اس سے اچھی طرح غذا نہیں حاصل کر سکتے۔ اس لئے لاغر و کمزور ہو جاتے ہیں۔ کثرت جماع اور استفراغ میں سبب خود ان کے نام سے ظاہر ہے لہذا گردہ کی ہر آفت مثلاً ورم گردہ۔ سنگ گردہ وغیرہ جگر کا چھوٹا ہونا۔ معدہ و امعاء کا کمزور ہونا۔ سادہ غذا پر قناعت کرنا۔ دل کا کمزور ہونا۔ جلدی مسامات کا بند ہونا۔ زیادہ بیٹھے رہنا۔ اور یاست وغیرہ کا ذکر کرنا۔ صدمہ۔ فکر۔ غم۔ سر پر چوٹ لگنا۔ فاقہ کرنا۔ شراب زیادہ پینا۔ سردی لگنا۔ آتشک وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ نیز جب دماغ کے بطن چہارم کے قاعدہ میں یا اس کے قریب کچھ نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت بھی یہ بیماری لازمی طور پر پیدا ہو جاتی ہے لہذا بالفرض اس کا چھوٹا ہو جانا۔ یا اس کی رطوبت کا خراب پیدا ہونا جسم میں کسی زہریلی چیز کے سرائت کر جانے سے بالفرض اور نظام عصبی میں فتور پیدا ہو جانا کبھی کلاہ گردہ۔ جگر۔ آنتوں میں زخم پیدا ہو جانا وغیرہ تمام اسباب افراط میں شامل ہیں۔

علاج افراط لیس دار اور ملیظ اغذیہ کا دینا۔ دل۔ معدہ و امعاء و دیگر اعضاء ضعیفہ کو تقویت دینا۔ حمام کرنا۔ بدن پر تر مالش کرنا۔ ورزش کرنا۔ مقویات باہ کا استعمال۔ جماع سے پرہیز۔ وغیرہ سے جملہ علامات و اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے علاج کرنا مناسب و انسب ہے ؛ **باقی بعد میں۔**

تحائف بخدمت احباب اشاعۃ الاطباء نمبر میں نئے خریدار بنانے والے حضرات کو جن کتابوں کا بطور تحفہ دینے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ہم خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ بہت سارے دوستوں کو یہ تحفے ارسال کئے گئے۔ مگر دفتر کو دوستوں کی اس اطلاع یابی کے لئے کہ کتابوں کا محصول ارسال کیا جائے ڈاک خرچ کا زیر بار ہونا پڑا۔ اب چونکہ وہ علاج دائمی کر دیا ہے۔ اس لئے جو صاحب نئے خریدار بنانے کے بعد اپنا تحفہ طلب کریں کتابوں کا محصول تک کی صورت میں بذریعہ ڈاک ارسال کر دیں یا اور کتابوں کے آرڈر کے ہمراہ منگوالیں محصول حسب ذیل ہے۔ کتاب الادویہ ڈیڑھ آنہ۔ طبی رہنما ضمیمہ ایک آنہ۔ کلیات طب جدید چار آنہ اگر رجسٹری طلب کریں ہو۔ تو تین آنے اور ہمراہ ارسال کریں۔

میری تصانیف و تالیف دوستوں کے کثرت سے خطوط آتے ہیں کہ اپنی تصنیف و تالیف سے مطلع کریں بعض دوست تو یہاں تک لکھ دیتے ہیں کہ وی پی کر دیجئے۔ اگرچہ اس وقت چھ سات کتابیں زیر تصنیف و تالیف ہیں، جو اردو دنیا میں بالکل نئی ہیں جنمیں تقریباً تین تیار ہو چکی ہیں جو محنت اور کوشش سے تحریر کی گئی ہیں جنمیں مشرقی اور مغربی علوم اور تازہ سائنس کا بہترین ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔ میں نے ان کتابوں کا اعلان اسوقت تک مناسب نہیں سمجھا جب تک وہ طیار نہ ہو جائیں کیونکہ شروع ہی سے میرا خیال رہا ہے کہ بہترین طبی خدمات سرانجام دیجائیں اور اس کو ہمیشہ گناہ خیال کیا ہے کہ ادھر ادھر کے فضول مجربات اکٹھے کر لئے اور کتاب شائع کر کے پیسے بٹور لئے۔ سو خداوند کریم کا شکر ہے۔ کہ میری محنت ٹھکانے لگی ہے اب آپ لوگوں کی خدمت میں اپنی پہلی کتاب پیش کرنے کا فخر حاصل ہے، جس کا نام (باقی بر صفحہ ۴۳)

تحقیق الادویہ

لفاح

لفاح۔ یبروج۔ یبروج الضم۔ بیلا ڈونا۔ عنب الثعلب منوم۔ نبات الموت۔ انگریزی نام بیلا ڈونا دراصل اطالوی لغت ہے۔ جو دو الفاظ سے مرکب ہے۔ بیلا اور ڈونا۔ جس کے معنی ہیں حسین عورت۔ مصری اطبار نے بیلا کے معنے بجائے حسین کے حُسن کئے ہیں۔ اور ڈونا کے معنے عورت یعنی حُسن عورت۔ چونکہ زمانہ قدیم میں اطالیہ عورتیں اپنے رخساروں کو سُرخ کرنے کے لئے اس کے عرق سے رخسار دھویا کرتی تھیں۔ اس واسطے اس کا نام حسن عورت یا حسین عورت پڑگیا۔ اسی اعتبار و مناسبت سے عربی اطبار نے اس کو حشیشۃ الحمرہ اور حشیشۃ الحسن لکھا ہے۔ یعنی سُرخ یا حسن دینے والی بوٹی۔ مخزن الادویہ۔ محیط اعظم وغیرہ کتب ادویہ میں یبروج کے افعال وخواص میں لکھا ہے۔ کہ نصف درم تخم لفاح کا پینا رخساروں کو سُرخ کر دیتا ہے۔ جیسا تیز گرم حمام میں نہانے سے رخسار سُرخ ہوجاتے ہیں۔ بیلا ڈونا کا نباتی نام ایٹروپا بیلا ڈونا ہے۔ اور اس صنف میں یہ دو نبات شامل ہیں۔ (۱) ایٹروپا بیلا ڈونا یعنی نبات لفاح بری (۲) ایٹروپا مینڈراگورا یعنی نبات یبروج۔ ایٹروپا ایک یونانی لغت ہے۔ جس کے معنے ہیں قضائے غیر منحرف یعنی عمر رشتہ حیات کو منقطع کرنے والی اور نہ ٹلنے والی۔ چونکہ یہ نہایت سمی اور زہریلی نبات ہے۔ اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا۔ اور مینڈراگورا کے معنے حیوانات کو ایذا دینے والی متقدمین نے اس کو تخم لفاح بری لکھا ہے۔ اور اس کے پھل کو یبروج لکھتے ہیں۔ گویا کیمیاوی لحاظ سے یہ دونوں ادویہ ایک ہی ہیں۔ چنانچہ ان ناموں سے اس کو موسوم کیا گیا ہے۔ انگریزی بیلا ڈونا۔ طبی عربی یبروج۔ لفاح یبروج الضم۔ فارسی مہرگیاہ۔ مردم گیاہ۔ دیدک پتر جنتی۔ لکھمنا۔ لکھمنی۔ لکشمنا۔ لچھمنا۔ لچھمنی۔ وغیرہ وغیرہ۔

ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب مرحوم نے اپنی کتاب میٹریا میڈیکا میں تحریر کیا ہے۔ کہ بقراط کے زمانہ سے لیکر سلطنت روما کی پہلی صدی تک یونانی اطبا یبروج کو بطور دوا استعمال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بعض اوقات اس کو عمل جراحی میں بطور کلورافارم اور ایتھر استعمال کرتے تھے۔ اور اس دوا کی جڑ کا رس شراب میں ملا کر پلایا کرتے تھے جس سے مریض بے ہوش ہوجایا کرتا تھا۔ لیکن زیادہ تر اس کو بطور مسکن ادجاع دیا کرتے تھے۔ اور اس دوا کے افعال وخواص کا ذکر حکیم دیسقوریدوس یونانی اور حکیم پلاٹنی رومی نے بھی کیا ہے۔ وُہ بالکل بیلا ڈونا کے مشابہ اور اس کے لگ بھگ ہے۔ نیز لکھا ہے۔ کہ اس دوائی کی جڑ کو بطور دوائی عشق و موہنی بھی استعمال کیا کرتے تھے۔ اس واسطے فارسی زبان میں اس کو مہرگیاہ کہتے تھے۔ جس کے معنے ہیں محبت کی بوٹی۔ جس کو غلطی سے مخزن الادویہ و محیط اعظم وغیرہ میں مہرہ گیاہ لکھا گیا ہے۔ مخزن الادویہ و محیط اعظم وغیرہ میں اس دوا کے اکھاڑنے کے متعلق عجب وہم و بے بنیاد خیال مرقوم ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ جب اس دوا کو اکھاڑنے کی ضرورت ہوتی تھی۔ تو اُسکی

جڑ کو پہلے کھوکھلا کر کے اس میں مضبوط رسی باندھ دیتے تھے۔ اور رسی کا دوسرا سرا ایک کتے کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ اور کتے کو بھگا دیتے تھے جس سے یہ نبات اکھڑ جاتی تھی۔ لکھا ہے۔ کہ وہ کتا مرجاتا تھا۔ اس واسطے ایرانیوں نے اس کا نام سگ کشن رکھا ہے۔ لیکن یہ سب وہم اور خلاف از قیاس کہانیاں ہیں۔ چنانچہ یورپ میں جب اس دوا کے متعلق توہمات بڑھے۔ تو پھر اس کو این تھروپومورفون یعنی شبیہ بہ انسان اور سیمی ہومو یعنی نصف انسان کے مشابہ نام سے موسوم کیا گیا۔ میبروج جس کے معنی ہیں ذی صورتیں۔ یا جوڑے مگر بے روح اور فارسی لفظ استرنگ جس کا معرب استرنج ہے جس کے معنی ہیں اشیائے زوجیہ یا جوڑے ہیں۔ یا مردم گیاہ وغیرہ یہ انہیں یونانی و لاطانی وہمی ناموں کے مترادف الفاظ ہیں۔ یورپ میں زمانہ وسطیٰ میں یہ ایک طلسمی دوا یا جادو کی گرہ سمجھی جاتی تھی۔ اور بقول ڈاکٹر پریرا بعض اطالوی صناع اس کی جڑ اور دیگر نباتی جڑوں کی انسانی یعنی مرد اور عورت کی تصویر بنا کر انہیں عملیات حب کے لئے فروخت کیا کرتے تھے۔

شکل و شباہت و افعال و خواص

اس کے پتے بیضوی شکل کے ۳-۶ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ یہ درخت انگلینڈ میں خود رو ہوتا ہے لیکن اس کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ جڑ ۳-۴ انچ تک لمبی رنگ سفید۔ اس کے پتوں یا جڑ کا پانی آنکھوں میں ڈالا جائے۔ تو پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ اور اس میں ایک جز ہے۔ جس کو ایٹروپین کہتے ہیں۔ شاخ پر پتے ترتیب وار ایک کے نیچے دوسرا اوپر کے پتے ایک دوسرے کے مقابل طول ۳ سے ۱۰ انچ تک۔ کنارے صاف اوپر کی طرف نوک نکلی ہوئی۔ نیچے کی طرف چھوٹا سا ڈنٹھل۔ پتے عموماً داتورہ اور اجوائن خراسانی کے پتوں سے ملتے جلتے ہیں۔ لیکن داتورہ کے پتے جھریدار اور اجوائن خراسانی کے پتوں پر روئیں ہوتی ہیں۔

اعضائے متاثرہ

اس دوائی کی تاثیر معلوم کرنے کے لئے محققین نے اس کو پہلے حیوانات پر استعمال کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس دوا کا اثر سب سے پہلے دماغ پر محرکانہ ہوتا ہے۔ خیالات میں بشاشت اور بصیرت میں فرق آکر گوناگوں کی خوشنما اشکال نظر آتی ہیں۔ دل کی حرکت سریع ہو کر تمام نظام دموی میں تحریک ہو جاتی ہے۔ عروق شعریہ منقبض اور شرائین کھنچکر تن جاتی ہیں۔ اس لئے دوران خون تیز ہو جاتا ہے۔ لعاب دہن و عرق رک کر جلد و مونہ خشک ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کو این ہیڈروٹک (مقلل افراز عرق) اور اینٹی گے لیکٹے گاگ (دودھ کی پیدائش کو روکنے والی) کہتے ہیں۔ اس دوائی کا اثر سیدھا اعصاب السمپاتوی پر ہوتا ہے۔ جس سے نبض آجاتی ہے۔ اس لئے اس کو اینوڈائین (مسکن الم)، ونارکاٹک (مخدر) اور ڈی لیری انٹ (ہذیان پیدا کرنے والی) سمجھا گیا ہے۔ مثانہ کسی قدر مفلوج ہو جاتا ہے۔ بول اور یوریا کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کو بول خیال کیا گیا ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر مڈری اے ٹک

(آنکھ کی پتلی پھیلانے والی) کہتے ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے۔ اور کیسے وقوع میں آتا ہے۔ میرے خیال میں اس بات کو سمجھنے کے لئے فزیالوجی (تشریح) کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مختصر تشریح تحریر کرتا ہوں۔

سمپیتھے ٹک سسٹم یا نظام ہمدردی اعصاب (سمپاتوی) یہ اعصاب تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ اور عمود الفقری کے ہر دو جانب رہتے ہیں۔ جمجمہ کے پیندے سے عظم العصعص کی بیخ تک طویل ہوتے ہیں۔ ان میں عصبی عقود کے ۲۸ جوڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک عقد علیحدہ ہوتی ہے۔ اور ایک طرف کی عصبی عقود شاخوں کے ذریعہ باہم پیوست رہتی ہے۔ ان اعصاب کی شاخیں مختلف مقامات پر دماغی ونخاعی اعصاب کی شاخوں سے ملی رہتی ہیں۔ اور متفرق احشاء و اعضا میں جا کر حبال بناتی ہیں۔ اور وہ عموماً دماغی شرائین سے نامزد ہوتے ہیں۔ ان اعصاب کی عقود کے جوڑے سر میں چار۔ گردن میں تین۔ پشت میں بارہ۔ کمر میں چار۔ عجز (کمر سے نیچے چوتڑ کی ہڈی کے سامنے) میں پانچ۔ عصعص میں ایک ہوتا ہے۔ دونوں طرف کے یہ اعصاب اوپر کی پہلی اور نیچے کی آخری عصبی عقود کے ذریعہ باہم مل جاتے ہیں۔ اور ہر ایک عصبی عقد سے تین اقسام کی شاخیں نکلتی ہیں۔

۱۔ جو ایک عصبی عقد کو دوسرے عقد سے ملاتی ہے۔

۲۔ جو عصبی عقد سے شروع ہو کر نخاعی و دماغی اعصاب میں مل جاتی ہیں۔

۳۔ وہ جو عصبی عقد سے شروع ہو کر شرائین کے ہمراہ شکم و صدر و درک وغیرہ کی احشاء میں جاتی ہیں۔ حرارت جسم غدودوں کی رطوبات کی پیدائش اور انہضام وغیرہ کے افعال انہی اعصاب سے متعلق ہوتے ہیں۔ بنابریں حرکت قلب سریع اور آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ لیکن بعض محققین کا خیال ہے۔ کہ عصب الربہ والمعدی اس کے استعمال سے مفلوج ہو جاتا ہے۔ بنابریں حرکت قلب نظام ہمدردی یا سمپے تھے ٹک سسٹم کے متعلق ہو جاتی ہیں۔ نیوموگیسٹرک نرو (عصب الربہ والمعدی کی تشریح حسب ذیل ہے۔

دسواں دماغی عصب (پھیپھڑے اور معدہ کا عصب) عصب الربہ والمعدی (نیوموگیسٹرک نرو۔ ویگس نرو۔ یہ عصب بھی سر حرام مغز سے شروع ہوتا ہے۔ یہ عصب کل دماغی اعصاب کی نسبت لمبا ہے۔ اس کا کام آواز و آلات تنفس وغیرہ کو حس و حرکت دینا ہے۔ قلب و معدہ و مری وحلق کو تقویت دیتا ہے۔ اس کی گیارہ شاخیں ہیں۔ اور تمام معدہ کے سامنے و پچھلی سطح میں ختم ہوتی ہیں۔ اسی طرح پتلیوں کے پھیل جانے میں بھی محققین کا اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض کا خیال ہے۔ کہ تیسرے جوڑے کے عصب ریشے مفلوج ہو جاتے ہیں۔ اور پردہ ایرس (طبقہ عنبیہ) کے ریشوں پر سمپے تھے ٹک سسٹم حکمراں ہو جاتا ہے۔ بعض محققین اس رائے کو غلط قرار دیتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ نظام ہمدردی کو اس سے تحریک ہوتی

ہے۔ ڈاکٹر جونس نے اپنی تحقیقات سے ثابت کیا ہے۔ کہ چونکہ ایرس (طبقہ عنبیہ) میں کوئی جز لچکدار ہوتا ہے۔ جس سبب سے آنکھ کا عصب المحرک للمقلہ مفلوج ہو جاتا ہے۔ اور لچکدار جز وتپیوں کو پھیلنے سے باز رکھتا ہے۔ اس غرض سے کہ نظام عصبی کے بعض حصص کی باریک باریک رگیں سکڑ جاویں۔

ڈاکٹر برون سیکارڈ نے بیلا ڈونا کو دماغی و نخاعی فالج کی بعض حالتوں میں دینا مفید بتایا ہے۔ مثلاً اس قسم کی استرخا جسم میں جو ورم اخشیہ دماغ یا ورم نخاع کے باعث پیدا ہوا ہو۔ اور نخاع اور اس کے اعصاب میں اور جڑوں میں اجتماع الدم ہو۔ مگر نخاع کی ساخت ڈھیلی نہ پڑ گئی ہو۔ ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا ؛ (باقی باقی)

وائٹل فورس کے چہرہ اور جسم خوبصورت بنانے والے مرکبات

وائٹل فورس سوپ جلد از جلد ہر قسم کی امراض، پھوڑے، پھنسیاں۔ گھمورپاں، خارش وغیرہ جراثیم اور خشکی دور کرنے کے لئے بہترین صابن ہے۔ اسکے استعمال سے جلد بلائم تندرست صاف اور خوبصورت نکل آتی ہے۔ عمدہ خوشبودار ہونے کی وجہ سے ہر عمر کے لئے یکساں مفید ہے۔

وائٹل فورس ٹوتھ پوڈر سینکڑوں امراض دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ دانتوں کا نہ ہونا بھی وبال جان ہے یہ منجن دانتوں کو صاف کر کے انکی حفاظت کرتا ہے۔ گرد و غبار سے بچاتا ہے۔ کیڑے سے محفوظ رکھتا ہے۔ داغ اور جھلی کو دور کرتا ہے۔ منہ کو تازہ خوشبودار اور صحت و رعایت میں رکھتا ہے۔ فی شیشی ۸ر

وائٹل فورس کریم رنگ اور جلد کو سفید بناتی ہے۔ اسکو نرم اور خوبصورت رکھتی ہے۔ چہرے کے تمام بدنما داغ اور چھائیاں دور کرتی ہے۔ چہرہ نوجوان معلوم ہوتا ہے۔ اس کے لگانے سے ہر وقت بہترین قسم کی مہک فرحت دیتی رہتی ہے۔ فی جار ۱۲ر

وائٹل فورس ہیئر آئل بہترین میڈیکیٹڈ اور خوشبودار تیل ہے۔ سائنٹفک اصولوں اور مشینریوں سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے بال ریشم کی مانند ملائم، خوبصورت اور سیاہ ہو جاتے ہیں۔ دردسر، نزلہ اور زکام کو مفید ہے۔ مقوی دماغ اور مفرح دل ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے بال لمبے، اور گھونگریالے ہو جاتے ہیں۔ ڈوائٹ آئل اور فضول آلہ آنکھوں سے بچو۔ ہمیشہ اسکا استعمال کریں جس کی بھینی بھینی خوشبو فرحت افزا ہے قیمت ۴ر فی شیشی۔

وائٹل فورس لوزینجز گلے کے امراض، درد گلو، گلے پڑنا۔ کھانسی سوزش اور خصوصاً اواز بیٹھ جانے کیلئے بہترین ٹکیاں ہیں۔ اس کے علاوہ مفرح، اور بدبودہن کو دور کرتی ہیں۔ گانے والوں اور لیکچراروں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ایک شیشی کی قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

ملنے کا پتہ:- وائٹل فورس کیمیکل لیبارٹری کشمیری بازار لاہور (چھاؤنی)

معالجات

فاقہ کشی کے فوائد

مصنف کا تجربہ نزلہ کی بابت۔ علاج دریافت کرنیکی ابتدائی کوشش

"امریکہ میں صحت کے متعلق اس وقت سب سے نامی مصنف میک فیڈن ہے۔ اس کی ایک تصنیف سے حسب ذیل مضمون کا ترجمہ ناظرین کے فائدہ کے لئے پیش کیا جاتا ہے" ایڈیٹر

ناقص تندرستی کی کوئی صورت نزلہ سے زیادہ عام نہیں ہے۔ جو امریکہ کے زیادہ تر لوگوں کو ہوتا ہے۔ اور غالباً ابتدائی حالت میں اگر ٹھیک علاج کیا جائے۔ تب سب سے زیادہ آسانی سے اچھا بھی ہوجاتا ہے

لڑکپن میں مصنف کی تندرستی خراب اور نظر کمزور تھی۔ بھوک بھی بہت لگتی تھی۔ تیرہ برس کی عمر میں ایک طبیب نے اس کو مغرب کا سفر کرنے کی صلاح دی۔ جس سے کوئی فائدہ نہیں پہونچا۔ اس زمانہ میں اس کو بہت سخت نزلہ تھا۔ اور بہت لٹی حالت میں تھا۔ جو غالباً نزلہ شکمی کے باعث تھی۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے اس کو آٹھ سال بعد معلوم کیا۔ پندرہ سال کی عمر میں مصنف ۵۰۰ کیلوری کھانا کھاتا تھا۔ اور پھر بھی بھوکا رہتا تھا۔ اس عرصہ میں اس کا دائمی نزلہ کے باعث بند ہوگیا۔ مگر ایک پیٹنٹ دوا نے اس کو اتنا فائدہ کیا۔ کہ اس کو یہ خیال ہوگیا۔ کہ شائد وہ اب نزلہ سے نجات پاجاوے گا۔ مگر بعد کو کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ اس کے چند ہی ماہ بعد اس کو میعادی بخار آیا۔ اور اس کے باعث وہ اور بھی زیادہ کمزور ہوگیا۔ یہ حالت کئی سال تک قائم رہی۔ بلکہ دن بدن خراب ہوتی گئی۔ آٹھ سال بعد جبکہ وہ مرطوب ہوا میں اسکول میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ تو اس کا دوسرا کان بھی نزلہ کی وجہ سے بند ہوگیا۔

اس کے بعد وہ ایک طبیب کے پاس گیا۔ جس نے بتلایا۔ کہ بہرا پن نزلہ کے باعث ہے۔ اور دوا جو کہ وہ استعمال کر رہا تھا۔ اس میں افیون ملی ہے۔ ڈاکٹر نے اس سے زیادہ نہیں کہا۔ کہ نزلہ اس کے علاوہ بھی کوئی بیماری ہے۔ اگرچہ اس کی تندرستی بہت خراب تھی۔ اور اس کا وزن اکیس سال کی عمر میں صرف ۱۲۱ پونڈ تھا۔ اس کو (Dobells solution) ناک میں ڈالنے کو دیا گیا۔ یہ معمولی دوا ہے۔ اور بڑھے ہوئے نزلہ کی حالت میں بالکل بے کار ہے۔ کیونکہ اس کا اثر دوسرے اعضاء پر بھی پڑتا ہے۔ مخصوص دوا چھوڑ دینے کی وجہ سے وہ اور بھی کمزور ہوگیا۔ اور اس کا ناک کا نزلہ اس قدر بڑھ گیا۔ کہ خیال یہ ہوتا تھا۔ کہ کہیں سوتے میں سانس نہ رک جاوے۔ وہ دوسرے طبیب کے پاس گیا۔ جس نے بتایا۔ کہ صرف بہرا پن ہی نہیں۔ بلکہ اس کو نزلہ شکمی بھی ہے۔ اور نزلہ اس کی نس نس میں سرائت کر گیا ہے۔ اس کے علاج سے بائیں کان کا بہرا پن رفع ہوگیا۔ اور تندرستی بھی اچھی ہوگئی لیکن نزلہ کو بالکل رفع کرنے کی کوشش ناکامیاب ہوئی۔ اور علاج روک دیا گیا۔ جو دوا استعمال

کے لئے دی گئی تھی۔ وُہ چند ماہ تک برابر استعمال کرتا رہا۔ مگر بعد کو یہ طے کیا۔ کہ وُہ آنکھ اور کان کے ماہر کو دکھلاوے۔ کیونکہ دونوں طبیب جن کا علاج کیا جا چکا تھا۔ بہت نامی و گرامی تھے۔ اس ڈاکٹر نے کہا۔ کہ اس کا تعلق نزلہ سے بالکل نہیں ہے۔ بلکہ یہ کان کے میل کے سخت ہو جانے کی وجہ سے ہے۔ اور اس نے میل کو کھرچ دیا۔ مگر بعد کو پھر وُہ جلد بہرا ہو گیا۔ اور یہ سلسلہ ۹ برس تک قائم رہا۔ یہاں تک کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے یہ مرض دور ہو گیا۔

داہنا کان کھل جانے کے بعد اس نے طے کیا۔ کہ حکیموں کو نزلہ کی بابت زیادہ نہیں معلوم ہوتا۔ اور اس نے خود نزلہ کی بابت پڑھنا شروع کیا۔ دوران علاج میں کسی نے بھی اس سے یہ نہ پوچھا۔ کہ وُہ کیا اور کس قدر کھاتا ہے۔ اور نہ کسی نے یہ بتلایا۔ کہ اس کو کیا کھانا چاہیئے۔ وُہ قدیم رفتار سے کھاتا رہا یہاں تک کہ وُہ ۴۵۰۰ سے ۵۰۰۰ کیلوری یومیہ کھاتا کھاتا تھا۔

پہلا طریقہ جو اس نے علاج کا اختیار کیا۔ وُہ جسمانی پرداخت کا تھا۔ اور اس پر اس نے تقریباً دو سال عمل کیا اس سے کوئی فائدہ نہ دیکھکر اس نے اس کو بھی چھوڑ دیا۔ اور اپنی غذا میں تبدیلی شروع کر دی۔ پہلا کام اس نے یہ کیا۔ کہ گوشت کو بالکل ہی اڑا دیا۔ یہ کرنے سے اس کی تندرستی میں معتدبہ فائدہ ہوا۔ اور دانے جو مکلا کرتے تھے۔ بند ہو گئے۔ لیکن نزلہ کو کوئی خاص فائدہ نہ ہوا۔ کیونکہ گوشت کی بجائے وُہ انڈے وغیرہ بہت استعمال کیا کرتا تھا۔

مصنف کا روزہ سے علاج کرنیکا تجربہ۔ علاج کی غرض سے کتابیں پڑھنے کے سلسلے میں مصنف نے ہرورڈ کرنگٹن کی کتاب "روزہ" پڑھی۔ اور پہلی بار یہ معلوم کیا۔ کہ نزلہ کہیں زیادہ کھانے کی وجہ سے تو نہیں ہے۔ کسی ڈاکٹر نے اس کے متعلق نہ تو خیال ہی ظاہر کیا۔ اور نہ یہ بتلایا۔ کہ نزلہ کس وجہ سے ہے۔ چند سال قبل ۱۹۰۲ء میں ڈاکٹر ٹرنر کی کتاب موسومہ "چالیس دن کا روزہ" گھٹیا کے علاج کے واسطے پڑھی تھی۔ اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر صرف ساٹھ گھنٹہ کے بعد اس خیال کے بعد چھوڑ دیا۔ کہ کہیں بھوک کی وجہ سے موت مذاق بن جائے۔ اس بار پھر اس نے کوشش کی۔ مگر پہلے ہی دو دنوں میں کچھ اس قدر کمزوری اور سر درد وغیرہ ہوا۔ کہ اس نے روزہ چھوڑ دیا۔ اور چھ ماہ تک صرف ایک وقت کھانا کھایا جس میں اس کی غذا ایک پونڈ سے زیادہ نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے اس کی حالت میں نمایاں تبدیلی ہوئی۔ مگر صحت کلی نہ حاصل ہو سکی۔ اس درمیان میں اس کا وزن ۸ پونڈ کم ہوا۔ مگر ذرا زیادہ غذا کر دینے سے تین ہی دن میں ۱۵ پونڈ وزن بڑھ گیا۔ مگر ساتھ ہی یہ محسوس ہوا۔ کہ نزلہ کی کیفیت پھر لوٹ رہی ہے۔ اس لئے اس نے طے کیا۔ کہ وُہ ہفتہ عشرہ کے روزے رکھے گا۔ اس کے بعد ایک ہفتہ کھانا (Calories 2500) یومیہ

کے حساب سے کھائے۔ اور یہ غذا اس کی زندگی کے واسطے ضروری تھی۔ پہلے ہی تین روزہ کے بعد اگرچہ زیادہ بھوکا نہیں ہوتا تھا۔ مگر اچھے کھانے کی خوشبو اس کو بے قابو کر دیتی ہے۔ اور وہ ان کو بہت زیادہ مقدار میں کھا لیا کرتا تھا۔ اس کی تندرستی اچھی ہوگئی۔ اور اس کی زبان پر جو ایک موٹی تہ جم گئی تھی۔ قریب قریب صاف ہوگئی۔ نزلہ بہت ہی خفیف باقی رہا تھا اسنے (Calories 2500) یومیہ پھر کھانا شروع کر دیا۔ اور چند ہی مہینہ میں اس کو پھر نزلہ ہوگیا۔ مگر اس نے روزہ رکھکر علاج کرنے کو پھر طے کیا۔ کیونکہ اس نے یہ خیال کیا۔ کہ شاید نزلہ زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوگیا۔ اس عرصہ میں ڈاکٹر ہزارڈ صاحب کی کتاب "۷ روزہ سے بیماریوں کا علاج" بھی منگوائی تھی۔

وہ روزانہ خواہ روزہ رکھے یا کھانا کھائے عمل لیتا تھا۔ عمل لینے کے لئے چند خاص باتوں کا لحاظ بہت ضروری ہے جس میں سے سب سے پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ پانی کی حرارت خون کی حرارت کم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ زیادہ گرم پانی معدہ کو اتنا کمزور کر دیتا ہے۔ کہ بغیر عمل کے پھر اجابت نہیں ہوتی ہے۔ پانی میں یہ زیادہ بہتر ہے۔ کہ کوئی رجراتیم مارنے کی دوا) ملالی جاوے۔ اس پانی سے معدہ میں پہونچنے کے بعد کسی قسم کا نقصان نہیں پہونچتا۔ اس کے واسطے یہ بہتر ہے۔ کہ کھانے والا سوڈا ملا لیا جائے۔ اس کے بعد اس نے ہفتہ عشرہ تک سادہ پانی کا عمل چار یا پانچ بار روزانہ لیا۔ اور ان کو روزانہ کم کرتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک بار یومیہ رہ گیا۔

چونکہ روزہ سے اس کو بہت فائدہ ہوا تھا۔ اس نے پھر روزہ رکھنے کی کوشش کی۔ پہلے اس نے ڈاکٹر ہزارڈ اور ڈاکٹر کرنگٹن کی کتاب کی ہدایتوں پر عمل کیا تھا۔ مگر زبان پوری صاف ہونے کے قبل ہی روزہ رکھنا چھوڑ دیا تھا۔ اس روزہ میں بہت جلد اور زیادہ فائدہ ہوا۔ مگر اس نے روزہ جاری رکھا۔ جب تک کہ زبان بالکل صاف نہ ہوگئی۔ اس کے بعد اس نے ۲۴۰۰ کیلوز روزانہ کھانا شروع کیا۔ محض اس خیال سے کہ شاید ۵۰۰ کیلوری زیادہ تھے۔ کیونکہ اس سے نزلہ پھر شروع ہوگیا تھا۔ تین چار ماہ بعد پھر نزلہ ہوگیا۔ اور اس نے یہ طے کیا۔ کہ یا تو قسم طعام کی خرابی یا مقدار غذا کی زیادتی کی وجہ سے تھا۔ اس نے پھر یہ عمل شروع کیا۔ یعنی وہ ہفتہ عشرہ روزے رکھتا تھا۔ اور پھر دو چار دن چھوڑ دیتا تھا۔ مگر جب زبان دو تہائی صاف ہو جاتی تھی وہ پھر شروع کر دیتا تھا۔ مگر ہر بار وہ خوراک کچھ نہ کچھ کم کر دیتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ صرف ۲۰۰۰ کیلوری رہ گئی ساتویں بار روزہ رکھنے کے تین ماہ بعد اس کا بہرا پن بالکل غائب ہوگیا۔ اور اس کی تندرستی بھی اتنی اچھی ہوگئی جتنی کہ بیس سال قبل کبھی نہ تھی۔

اس سے دو سال قبل اس نے اپنے پاخانہ میں ایک سفید چوڑا فیتہ جو ½ انچ موٹا ۵/۱۶ انچ چوڑا اور تقریباً ۳۰ انچ لانبا تھا۔ دیکھا۔ اس کو اس نے پہلے کوئی کیڑا سمجھا۔ اگرچہ اس میں اعضاء کے کوئی نشانات نہ

تھے۔ مگر ڈاکٹروں نے اس کو دیکھ کر صرف نزلادی مادہ بتایا۔ مصنف کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ وہ ہر قسم کے نزلہ کا علاج روزہ رکھکر کرسکتا ہے۔ ڈاکٹروں نے صرف عمل لینے کو بتلایا جس میں ۳/۴ کواٹ (سیر) پانی میں ایک چمچہ سوڈا ملالیں۔ اس نے اس کو دو سال تک استعمال کیا۔ اور روزے بھی رکھے۔ مگر یہ محسوس کیا۔ کہ سوڈا ملا کر مرض ۲۵ فی صدی مقابلتاً اس سے کم ہوا۔ جتنا بغیر سوڈا ملائے ہوئے کم ہوتا۔ اس کے بعد سے اس نے روزے تو جاری رکھے۔ مگر عمل بغیر سوڈا ملائے ہوئے شروع کیا۔

نزلہ شکمی ہو جانے کے بعد اس نے ڈاکٹر کیلاگ کی کتاب پڑھی جس میں یہ لکھا تھا۔ کہ پیٹ کو جسم میں طاقت پہونچانے کا مرکز سمجھنا چاہئے۔ اگر اس میں کسی قسم کی خرابی ہوگی۔ تو تمام حصوں پر برا اثر پڑیگا یہ عام بات ہے۔ کہ معدہ کی خرابی انسانی بیماریوں میں سب سے زیادہ عام ہے۔ گذشتہ بیس سالوں سے ڈاکٹر برابر اس پر زور دے رہے ہیں۔ کہ زیادہ تر بیماریاں معدہ کی خرابی کی وجہ سے واقع ہوتی ہیں۔ پروفیسر بوچرڈ ساکن پیرس کی یہ تحقیقات ہے۔ کہ قبض میعادی۔ بخار۔ ہیضہ و نیز اور قسم کی بیماریوں کا اصلی سبب اگرچہ پیٹ کی خرابی نہ ہو۔ مگر ایک بڑا جزو ضرور ہے۔ معدہ کی خرابی کی وجہ سے قوت دافعہ کمزور ہو جاتی ہے۔ اور جراثیم بہت جلد اثر کرتے ہیں۔ اعضاء کا عمل زیادہ تر ان کی ساخت کے موافق ہوتا ہے۔ اور ہر حصۂ جسم کا انحصار اس پر رہتا ہے۔ کہ اس کو قوت نمو سے کتنا حاصل ہوا ہے۔ اگر کھانا نہایت ہی کم کھایا جائے۔ تو اس سے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں۔ مگر کھانے کی زیادتی کی وجہ سے پٹھوں میں ایک سمی مادہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اعضاء کی ساخت میں کمزوری اور خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ جن غذاؤں میں سمیت ہوتی ہے۔ وہ جسم میں سمیت پیدا کرتی ہیں۔ اور یہی بات آنتوں اور معدہ میں کھانا کی پخت پز سے ہوتی ہے۔ اگر ان میں سمیات کا اثر موجود ہوتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو ان کی لاعلمی میں سوء ہضم کی شکایت ہو جاتی ہے۔ دردسر۔ پیچش کا درد۔ گردہ و مثانہ کی خرابیاں۔ بے خوابی کمزوری۔ سستی۔ دیوانگی اختناق الرحم وغیرہ بیماریاں اکثر ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اگرچہ مریض کو یاد رکھنے والے کو وہ نہ معلوم ہوتی ہوں۔ ہر پرانی بیماری میں معدہ کی اچھی طرح نگہداشت کرنا چاہئے پپڑی پڑی ہوئی زبان ہمیشہ معدہ کی خرابی کو ظاہر کرتی ہے۔ اور دوسرے علامات جیسے کہ خرابی ذائقہ۔ کھانے کے بعد سستی۔ اور دردسر وغیرہ بھی معدہ کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

زیادہ کھانے کی وجہ سے دنیا کی اکثر خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس سے خون میں اکثر زیادتی ہو جاتی ہے۔ اکثر فالج کا اثر بھی ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی خون کی زیادتی سے اور بھی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر گردہ خاص طور سے اثر پذیر ہوتا ہے۔ (منتہی)

فاقہ ختم کرنے کے بعد پھر اس شخص کی طبیعت خراب ہونا شروع ہوئی۔ اور خون بڑھنے لگا۔ یہاں تک کہ ایک

دن اس کی نکسیر ٹوٹی۔ اور اس وقت تک خون نہ بند ہوا۔ جب تک کہ زیادہ خون نہ نکل گیا۔ اس سے اس کو یہ معلوم ہوا۔ کہ اس کی خوراک دو ہزار کیلوری سے بھی بہت زیادہ تھی۔ اس کے بعد مسٹر سنکلائز کی کتاب سے اس کو معلوم ہوا۔ کہ ۱۲۰۰ کیلوری یومیہ غذا پر سنکلائز نے زندگی بسر کی ہے۔ اس کے بعد مصنف نے ۱۹۱۷ء میں دفتر کی نوکری ترک کر دی۔ اور تعمیری محکمہ میں نوکری کر لی۔ اس دوران میں اس کی غذا پھر ۲۵۰۰ کیلوری ہو گئی۔ اور چھ ماہ کے بعد پھر اس پر نزلہ کا حملہ ہوا۔ مگر بہرے پن سے محفوظ رہا۔ ہاضمہ ضرورت سے زیادہ خراب ہو گیا تھا۔ اور کوئی غذا ہضم نہ ہوتی تھی۔ مجری بول نزلہ کے باعث بند ہو گیا۔ اور جب تک مثانہ پیشاب سے پورا نہ بھرا ہو۔ اس کو پیشاب نہ ہوتا تھا۔ وہ بہت زیادہ کمزور ہو گیا۔ اس نے یہ طے کر کے فاقہ کرنا شروع کیا۔ کہ جب تک زبان صاف نہ ہو جائے گی۔ وہ نہ چھوڑے گا۔ اور اپنی غذا کو بھی بہت کم کر دیا۔ ڈاکٹر کرنگٹن اور ڈاکٹر ہنرارڈ نے لکھا ہے۔ کہ اشتہاء اصلی اس وقت معلوم ہو گی۔ جب فاقہ کر کے معدہ کو بالکل صاف کر ڈالا جاوے۔ چند ماہ تک تو بہت فائدہ ہوا۔ مگر اس کے بعد میں اس نے کھانا شروع کر دیا۔ اور پھر یہ محسوس کیا۔ کہ ہاضمہ کا جہاں تک تعلق ہے۔ اس کا معدہ بالکل بے کار ہو گیا ہے۔ اس نے اب صرف ایک اونس کھانا شروع کیا۔ مگر وہ بھی معدہ میں سیسہ کی طرح رکھا رہتا ہے۔ ہفتے کے ہلکی سے ہلکی غذا بھی ہضم نہیں ہوتی تھی۔ یہ حالت پچیس تیس دن تک قائم رہی۔ مگر اس کے بعد ہی اس کی زبان بھی صاف ہو گئی۔ بصارت میں بھی ترقی ہو گئی۔ اور کھانا بھی ہضم ہونے لگا۔ گذشتہ زمانہ میں وہ بہت کمزور ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ اس کو کرسی سے اٹھنے میں بہت کوشش کرنا پڑتی تھی۔ پیر سن ہو جاتے تھے۔ اور چلتے وقت گھٹنوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ فاقہ کے دوران میں بلغم بھی بہت زیادہ نکلا۔ مگر اختتام پر مصنف نے اپنے آپ کو ایسا تندرست پایا۔ جیسا کہ وہ کبھی نہیں تھا۔ اس نے دوران فاقہ میں یہ محسوس کیا۔ کہ فاقہ کرنے اور عمل لینے سے دانت کا درد بھی بالکل دفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دانتوں میں جو خلا ہوتا ہے۔ اس پر توجہ نہیں کی جاتی۔ فاقہ میں منہ کی بہت صفائی ہو جاتی ہے۔ دانتوں کے خلا میں جو سیاہی تھی۔ وہ بالکل رفع ہو گئی۔ اور ان میں اس وقت تک درد نہیں ہوا۔ جب تک کہ ضرورت سے زیادہ کھانا نہیں کھایا گیا۔ علاوہ بریں منہ کا ذائقہ بھی بالکل ٹھیک ہو گیا۔ ایک خاص بات یہ بھی ہوئی۔ کہ روزہ رکھنے کے دو ہفتہ بعد تک نزلہ بالکل نہیں ہوا۔ اور مچھر کے کاٹنے سے جو ورم ہو جاتا ہے۔ وہ بھی نہیں ہوا۔ ان سب باتوں سے یہ معلوم ہوا۔ کہ جراثیم جو زیادہ کھانے کی وجہ سے ہو گئے تھے۔ رفتہ رفتہ غائب ہو رہے تھے۔ فاقہ کے بعد پہلے ہفتہ میں مصنف نے صرف دو اونس چاکولیٹ۔ دو اونس مٹر اور دو گلاس چاکولیٹ اور آش جو کا دودھ روزانہ استعمال کیا تھا۔ یہ کل چار اونس یا دو چھٹانک غذا علاوہ رقیق غذا کے جو ایک ہزار کیلوری کے مساوی ہوتی ہے۔ اس طریقہ پر عمل کرنے سے پاخانہ کھل کر ہو جاتا تھا۔ اس قدر کم غذا استعمال کرنے کے بعد ہی مصنف کو یہ خیال ہوا۔ کہ شاید یہ بہت کم ہے۔ اور اس نے بجائے چار اونس کے غذا چھ اونس

ضروری اطلاع :- چونکہ چینک روڈ غیر معروف جگہ تھی اور جو دوست باہر سے تشریف لاتے تھے۔ انکو تلاش میں تکلیف اٹھانی پڑتی تھی اسی وجہ سے کشمیری بازار دفتر تبدیل کر دیا ہے۔

کردی۔ اس سے ہاضمہ پر بُرا اثر پڑا۔ اور دوسری بار پھر فاقہ کرنا پڑا۔ اس سے پتہ چلا۔ کہ یہ اونس غذا دفتر میں کام کرنے والے کے لئے جس کا وزن ۱۵۰ پونڈ ہو زیادہ ہے۔

گذشتہ چار سال اس تجربہ میں صرف کر دیئے گئے۔ کہ ایسی غذا معلوم کی جاوے۔ جو سمیت نہ پیدا کرے۔ اور ضروری نشو و نما کی طاقت رکھتی ہو۔ اور جس سے نزلہ بھی نہ پیدا ہو۔ کئی بار مصنف کو یہ خیال ہوا۔ کہ ایسی غذا مل گئی ہے۔ مگر پھر اس نے نزلہ وغیرہ پیدا کر دیا یہاں تک کہ ۱۹۱۸ء میں جو نزلہ بوجہ زیادتی طعام کے بہت سخت ہو گیا۔ اور اس کا اثر پیٹ (ہاضمہ) اور پیشاب۔ و پاخانہ پر بہت بُرا پڑا۔ اور اس کو پھر روزہ رکھنا پڑا جس سے زبان صاف ہو گئی۔ اشتہار اصلی پیدا ہو گئی۔ اور نزلہ بالکل غائب ہو گیا۔ ظاہر یہ معلوم ہوا۔ کہ جراثیم بھی نزلہ کے ساتھ ہی غائب ہو گئے۔

مصنف نے اپنے تجربات کو بہت تشریح کے ساتھ لکھا ہے۔ اور نتائج پر کافی ثبوت کے بعد پہونچا ہے۔ اور یہ امید کرتا ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کو یہ مفید ثابت ہونگے۔

نزلہ بہت معمولی مرض ہے۔ مگر اس کا علاج بہت مشکل ہے۔ اور اکثر اس سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

بیشمار ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ و مجرّب، (کانفرنس گزٹ)

خالص شدھ سلاجیت آفتابی

جو جریان احتلام، سوزاک، درد گردہ، بواسیر، سنگ مثانہ و گردہ و سنگ مرارہ و کبد، یرقان، ورم جگر و طحال، بدہضمی۔ کھانسی، عسرت، طمث و ورم رحم اور درد کمر وغیرہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ رتی چھٹانک ہے۔ دس تولہ پانچ روپیہ فی پاؤنڈ ہے فی پاؤنڈ

(۲) مقوی و مفرح نسخہ جات کو مؤثر، مفید اور پُر تکلف دعوتوں و ضیافتوں میں، لذیذ کھانوں کو معطر و خوش ذائقہ بنانے کے لئے کشمیر جنت نظیر کا نادر تحفہ خالص زعفران مونگرہ درجہ اول قیمت فی تولہ عہ (۳) جنون، بیخوابی، اختناق الرحم و مرگی وغیرہ کے لئے اکسیر مفت بوٹی چھوٹی چندن قیمت فی تولہ ۴ گوڑ مار بوٹی ۱ر تولہ زہرہ مہرہ خطائی ۱۲ر تولہ۔ بیخ لفاح ۱ر تولہ۔ برگ ڈیجی ٹیلس ۲ر تولہ۔ سنگ پشب اصلی ۲ر تولہ۔ سنگ بور اصلی ۱ر تولہ۔ اجس تلخ بڑھیا ۴ر سیر۔ نمک باسہ، نمک چرچٹہ، جوکھار خانہ ساز۔ تل کھار ستگلخانہ ساز، عمارہ فنیتین خانہ ساز پر ایک ۲ر فی تولہ۔

یکصد روپیہ انعام:۔ جو شخص ہمارے ہاں کی شدھ سلاجیت و زعفران میں کسی قسم کی ملاوٹ ثابت کریگا۔ اُس کو یک صد روپیہ انعام دیا جائیگا۔ **مفت**:۔ اگر آپ ہڑتال، ورقیہ، شنگرف، سم الفار، سونا، چاندی، ٹانبہ، ابرک وغیرہ ہر قسم کے کشتہ جات کی ترکیب مفت سیکھنا چاہتے ہیں، تو قواعد کے لئے آج ہی کارڈ لکھ دیں۔

پتہ:۔ کشمیر آیورویدک فارمیسی سرینگر (کشمیر)

ملاحظات

تمام ناظرین تبصرہ کیلئے عموماً اور معالجین طب جدید کیلئے خصوصاً بہترین طبی اسباق

جو اصحاب اس ملاحظات کے کالم کو خاص غور و فکر سے مطالعہ فرمانے کی زحمت گوارا کرینگے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ وہ قلیل عرصہ میں طب جدید کے ماتحت علاج کرنے کا ملکہ اپنے اندر بخوبی پیدا کر سکیں گے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ کہ طب جدید کا طریق علاج تمام دنیا کے طریقہ ہائے علاج کے مقابلہ میں آسان۔ مفید عام۔ زود اثر اور مکمل صحت دینے والا ہے۔ جو شخص اس طریق علاج سے آگاہ ہو جائے۔ پھر وہ کسی دیگر طریق علاج کو ہرگز پسند نہیں کر سکتا۔ اس طریق علاج کی نہ صرف دوائیں اعلےٰ درجہ کی قلیل المقدار اور کثیر الفوائد اور سہل الاستعمال ہیں۔ بلکہ طریق تشخیص اور طریق انتخاب دوا چونکہ افعال الاعضاء کے صحیح اصولوں پر قائم ہے۔ اس لئے مریضوں کو شفائے عاجلہ و کاملہ حاصل ہوتی ہے نہایت مبارک اور مخلوق خدا کے ہمدرد و خیر خواہ ہیں۔ وہ لوگ جو اس مفید ترین طریق علاج کو حاصل کرنے میں اپنے وقت علم اور عقل کو خرچ کرتے ہیں۔

سلسلہ کے لئے دیکھو تبصرہ فروری ۱۹۳۳ء

دسواں مریض

مورخہ ۱۱/۳ کو ایک پرانا مریض بنام مولوی احمد علی صاحب عمر ۲۶ سال ساکن موضع مرزا ورکاں شفاخانہ میں لائے گئے۔ بہت کمزور نقیہ نحیف جو عمر میں قریباً ساٹھ سال کے معلوم ہوتے تھے۔ دریافت پر تبلایا۔ چار سال ہوئے۔ کہ بخار ہوا۔ اور سخت بخار چند یوم رہا۔ پھر دو سال تک اس کا سلسلہ چلتا رہا۔ دوران بخار میں ہی دونو ٹانگیں کمزور اور متشنج معلوم ہوتی تھیں۔ لیکن بخار اترنے کے بعد دن بدن آہستہ آہستہ کمزوری بڑھتی گئی۔ حتےٰ کہ چھ سات سال چلنے پھرنے سے بالکل عاری ہو گیا۔ قبض مدت سے ہے۔ اور دائمی ہے۔ اب بہت ہی قبض رہتی ہے۔ پہلے اس بخار سے جگر و تلی خراب تھے۔ اب سر بھی چکراتا ہے۔ قارورہ عموماً سرخ رنگ کا آتا ہے۔ اور بکلیف سے آتا ہے۔ تفخ شکم بھی اکثر رہتا ہے۔ پاؤں سوئے ہوئے معلوم ہیں۔ اور پاؤں کے تلوے متورم محسوس ہوتے ہیں۔

تشخیص فالج اسفل ۔ علاج۔ آرنیکا ۲ ۲ رتی ایسی ۲۴ پڑیہ آٹھ یوم کے لئے روزانہ تین خوراک صبح۔

دوپہر اور شام ہمراہ پانی۔ غذا بالکل سادہ غیر مرچ اور غیر متحرک دیں۔ اور دوا کی ہر ایک خوراک سے نصف گھنٹہ قبل و بعد حقہ نہ پیا کریں۔

مورخہ ۲/۳۲ ۲۱ کو تیماردار نے آکر بیان کیا۔ کہ قبض بدستور ہے۔ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ قبض کا علاج کریں۔ کیونکہ قبض کشائی رہے۔ تو عوارضات نرم رہتے ہیں۔ لیکن قبض کی صورت میں ٹانگیں متشنج اور سر میں چکر بڑھ جاتے ہیں۔ دریافت پر تبلایا۔ کہ قارورہ اب سرخ نہیں آتا۔ اور بآسانی آجاتا ہے۔ اس تکلیف کا آرام ہے۔ پاؤں کے تلوے والی ورم قدرے کم ہے۔

علاج:۔ جلسی میم ۶ ۲ رتی۔ ایسی ۲۴ پڑیہ ۸ یوم کے لئے مثل سابق۔

مورخہ ۲/۳۲ ۲۷ کو تیماردار آیا۔ اور بیان کیا۔ کہ دوا سے بہت آرام ہے۔ مگر قبض بدستور ہے۔ قبض کا رفع ہونا ضروری ہے۔ کوئی قبض کشا دوا دین۔

علاج۔ وہی سابقہ آرسنے کا ۶۔

مورخہ ۳/۳۲ ۳۱ تیماردار نے آکر بیان کیا۔ کہ ٹانگوں میں حرکت قدرے معلوم ہوتی ہے۔ بہت فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر قبض میں کوئی فائدہ نہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ قبض کا علاج ضرور کرو۔

علاج۔ اژاراقی ۶ ۲ رتی ایسی ۲۴ پڑیہ آٹھ یوم کے لئے۔

مورخہ ۴/۳۲ ۱۱ کو تیماردار نے آکر بیان کیا۔ کہ اس دوا سے بہت فائدہ ہے۔ قبض بھی اب کم ہے۔

علاج۔ ایضاً ۸ دن کے لئے جاری رہے۔

اس کے بعد تیماردار نہیں آیا۔ اور نہ کسی اور وساطت سے معلوم ہو سکا ہے۔ کہ مریض کا کیا حال ہے یہ تو امید نہیں۔ کہ اس کو صحت تامہ حاصل ہو گئی ہو۔ اور مرض بھی مزمن تھی۔ مہلک نہ تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیر تک علاج کو جاری نہیں رکھ سکے۔ تھک کر بیٹھ گئے ہیں۔ یا کسی اور طرف رجوع کر لیا گیا۔

نوٹ:۔ یہ سارا علاج جیسا کہ لکھا گیا علاج بالمثل کے طور پر کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ طبہائے قدیمہ میں اول تو عصبی امراض کا صحیح علاج ہی نہیں ہے۔ کیونکہ عموماً امالہ کی صورت میں علاج کیا جاتا ہے۔ علی بالخصوص ان کے پاس کم ہے۔ یعنی پرانی طبوں میں مسہلات وغیرہ جو استرخاء اور فالج وغیرہ میں دیئے جاتے ہیں۔ وہ مفید رہتے ہیں۔ لیکن محرکات ہمیشہ اور ہر مریض میں مفید نہیں ہوتے۔ بلکہ بسا اوقات مضر ثابت ہوتے ہیں۔ وجہ یہ کہ مسہلات سے تو امالہ ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً کچھ نہ کچھ مفید ثابت ہوتے ہیں۔ وہ بھی دیسی اور یونانی اطباء کے مسہلات کیونکہ وہ جمالگوٹہ۔ تربد وغیرہ تیز مسہلات استعمال کیا کرتے ہیں۔ اس لئے [illegible] کی طرف سے امعاء کی طرف امالہ ہوتا ہے۔ لیکن مقویات و محرکات چونکہ وہ ہوتے ہیں۔ جن کا اثر لوکل نہیں

ہوتا۔ بلکہ جنرل اثر ہوتا ہے۔ یعنی وُہ دوائیں خاص اس عضو ماؤف کے لئے موثر نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ عام اعصاب وعضلات کی محرک اور مقوی ہوتی ہیں۔ اس لئے وُہ ہمیشہ ہر مرض میں فائدہ نہیں دے سکتی ہیں۔ علاج بالضد کے لئے لازمی ہے۔ کہ جس عضو کے لئے دوا تجویز کی جائے۔ وُہ دوا صرف اسی مفلوج عضو میں طاقت اور حرکت دے۔ دوسرے اعضاء کو خراب نہ کرے۔ مگر افسوس کہ ایسی ادویات بہت کم ہیں۔ بلکہ قریبًا ندارد ہیں۔ اس لئے ان امراض میں ہومیوپیتھ علاج زیادہ مفید ہوا کرتا ہے۔ بشرطیکہ سوچ سمجھ کر کیا جاوے۔ کیونکہ وُہ دوائیں صرف ماؤف عضو پر ہی مؤثر ہوا کرتی ہیں۔ دوسرے عضو سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

دوسرا اس مرض کے لئے علاج بالمثل کی تجویز اس لئے بھی ضروری تھی۔ کہ یہ چار سال کا مریض تھا۔ اور دوسرے علاج (یعنی علاج بالاماله اور علاج بالضد ایسی امراض میں زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک مؤثر ہوا کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان علاجوں کا اثر عموماً کچھ نہیں ہوا کرتا۔ خصوصًا ایلوپیتھک ڈاکٹری علاج کا تو ایسے امراض میں چھ ماہ کے بعد نتیجہ بالکل صفر ہوا کرتا ہے۔

سوال:۔ جلیم دوا مریض کو مخالف کیوں ہوئی۔ حالانکہ ہومیو دوائیں بلا ضرر ہوتی ہیں۔

جواب:۔ آرنیکا سے مریض کو افاقہ ہو رہا تھا۔ جو جلیم سے بند ہو گیا۔ اس لئے مریض نے اس کو مضر سمجھا۔ ورنہ جلیم واقعی اس کو مضر نہ تھی۔

گیارھواں مریض

مورخہ ۱۳ ۲/۳ کو ایک مریض مسمی شوپال عمر ۸ سال ساکن بھٹہ جلال الدین شفاخانہ میں آیا۔ اور بیان کیا کہ مجھے دھات آتی ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ منہ کا ذائقہ پھیکا ہے۔ منہ سے پانی بہت آتا ہے۔ قبض دائمی ہے۔ بھوک کم ہے۔ غذا کھانیکے بعد جی مالش کرتا ہے۔ (متلی ہوتی ہے) دوسرے تیسرے روز احتلام ہو جاتا ہے۔ نفخ نہیں ہے۔ مقام جگر پر قدرے درد محسوس کرتا ہے۔ جلق سے انکار ہے۔

تشخیص۔ احتلام وجریان معدی:۔ علاج محلول لفاح ۵ تولہ ۸ خوراک ۸ یوم کے لئے۔ ہر رات کو سوتے وقت اس کی ایک خوراک نکال کر ۵ تولہ پانی ملا کر پی لیا کرے۔ لیکن رات کی غذا شام سے پہلے کھالیا کریں۔ تاکہ غذا اور دوا میں تین چار گھنٹہ کا وقفہ پڑ جائے۔ محرک اور ثقیل اغذیہ سے پرہیز۔

مورخہ ۲۸ ۲/۳ کو مریض آیا۔ اور بیان کیا۔ کہ احتلام کو بالکل آرام ہے جس دن سے دوا شروع کی۔ پھر احتلام نہیں ہوا۔ دوسری شکایات میں بھی افاقہ ہے۔ چکر ابھی کچھ قدرے آتے معلوم ہوتے ہیں۔

علاج - ایضًا مثل سابق جس کے بعد بالکل آرام ہو گیا۔

نوٹ:۔ احتلام وجریان کے الفاظ کے ساتھ معدی کا جو لفظ ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی

کچھ توضیح کر دیجائے۔ تاکہ احباب کی سمجھ میں بخوبی آجاوے۔ سو واضح رہے۔ کہ جریان و احتلام کی بیماریاں منی کی خرابی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ اگر منی طبعی طور پر صحیح ہے۔ تو اس کو طبعی طور پر ہی نکلنا چاہئے۔ اس کا غیر طبعی خروج اس امر کی علامت ہے۔ کہ منی اپنی کیفیات میں اعتدال پر نہیں ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے۔ کہ منی کی خرابی یعنی اس کا خارج عن اعتدال ہونا یا تو آلات تناسل میں سے اعضاء مولد منی کی کمزوری اور خرابی کی وجہ سے ہوگا۔ کیونکہ وہ خرابی علت فاعلیہ کی خرابی سے مکتسب سمجھی جاوے گی۔ اور یا اس کی خرابی کیوجہ خون کی خرابی متصور ہوگی۔ جو علت مادی کی خرابی سمجھی جاوے گی۔ لیکن خون کی خرابی آلات الغذا کی خرابی پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ اگر آلات الغذا صحیح اور درست ہوتے۔ تو خون بھی درست پیدا ہوتا۔ پس منی کی خرابی اور فساد یا تو آلات تناسل کی خرابی سے ہوتا ہے۔ یا آلات الغذا کی خرابی سے۔ پھر آلات الغذا کی خرابی دو قسم پر ہے۔ اول معدہ و امعاء کی خرابی سے۔ دوسرا جگر و طحال وغیرہ کی خرابی سے۔ یعنی ایک تو آلات انہضام طعام کی خرابی سے دوسرا آلات معاون انہضام کی خرابی سے۔ پس پہلی قسم کا نام معدی ہے۔ اور دوسری کا نام کبدی ہے

مخفی نہ رہے۔ کہ منی کی وہ خرابی جو آلات منویہ کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ اس کی اصلاح تبھی ہو سکتی ہے جبکہ آلات منویہ کی اصلاح ہو جائے۔ جن کی اصلاح کے لئے میں نے چند ادویات ایجاد کی ہیں۔ جو کہ تجربہ میں صحیح اور مفید ترین ثابت ہو چکی ہیں۔ جن میں سے پہلی دوا مروارید ی ہے۔ اور دوسری عضیلی ہے۔ اور جو فساد منوی جگر وغیرہ کی خرابی سے ہوتا ہے۔ اس کے واسطے سب سے اول دوا محلول کا سنی ہے۔ دوسری حب منفی وغیرہ اور جو فساد منوی معدہ وغیرہ کی خرابی سے ہو۔ اس کے واسطے ایک دوا تو محلول لفاح ہے۔ دوسری سفوف ذکاوت وغیرہ۔

محلول لفاح کے نسخہ میں جیسا کہ عنقریب آپ کے سامنے آجائے گا۔ رافع ذکاوت اجزا کے علاوہ قبض کشا اور مقوی معدہ و امعاء اجزا بھی تجویز کئے گئے ہیں۔ جو بہت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

اب ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ یہ کہ کن علامات سے ہم نے سمجھا۔ کہ اس کا جریان یا احتلام معدی ہے اور کبدی نہیں۔ اور انہضامی ہے۔ تناسلی نہیں ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مریض کی شکل و عمر دیکھکر اور استفسارات کے ذریعہ ہم اس نتیجہ پر پہنچے۔

مثلاً آلات تناسل کی خرابی کے موٹے موٹے دو سبب ہیں۔ ایک کثرت جماع اور دوسرا جلق و احتلام وغیرہ غیر قدرتی انزال کے طریقے۔ ان اسباب سے خصیتے جو منی کے پیدا کرنے والے ہیں۔ بار بار منی کے پیدا کرتے رہنے کی وجہ سے کمزور اور خراب ہو جاتے ہیں۔ نیز قضیب اور خصوصاً حشفہ بار بار کی رگڑ سے خراب اور ذکی الحس ہو جایا کرتے ہیں۔ لیکن مریض سے ہم نے دریافت کر لیا۔ کہ وہ مجلوق نہیں ہے۔ نیز اس کی عمر ۱۸ سال بھی دلالت کرتی ہے

ع؎ محلول لفاح کا نسخہ استاذ الاطباء نمبر کے ضمیمہ میں نکل چکا ہے۔ ایڈیٹر

کہ آغاز جوانی ہے۔ اس لئے ابھی وُہ اس مرض کا مریض نہیں ہے۔ کیونکہ اس مرض کے مریض اکثر پچیس پینتیس سال کے اندر ہوا کرتے ہیں۔ وجہ یہ کہ خصیئے اور قضیب خراب ہوتے ہوتے بھی کچھ عرصہ لیتے ہیں۔ اس پر زیادہ وضاحت کی ضرورت ہے۔ مگر اس مضمون میں گنجائش نہیں۔

مرض کبدی کی علامات میں سے سب سے بڑی علامات یہ ہوا کرتی ہیں۔ کہ جگر بڑھا ہوا ہو۔ تلی بڑھی ہوئی ہو۔ بدن کی رنگت زردی مائل یا سیاہی مائل ہوگئی ہوئی ہو۔ بدن اور جلد مسترخی ہو۔ وغیرہ ایسے مریض میں جریان و احتلام کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ چونکہ جگر کی خرابی سے صفرا خون سے الگ نہیں ہوتی۔ اور خارج از بدن نہیں کی جاتی۔ اس واسطے وُہ خون میں رہتی ہے۔ یا دوبارہ جذب ہو کر خون میں مل جاتی ہے۔ جس سے منی بنتی ہے اور لامحالہ منی میں بھی اس صفرا کا کچھ نہ کچھ حصہ شامل ہوتا ہے۔ یا کم از کم اس کی کیفیت سے وُہ منی ضرور متکیف ہوا کرتی ہے۔ اس لئے صفراء کا وُہ لازع اور خراش کنندہ اثر منی میں بھی پایا جاتا ہے۔ جس ذکاوت حس کا باعث بنتا ہے۔ اور ذرا سی اکساہٹ سے منی خارج ہونے کی طرف مائل رہتی ہے۔

مرض معدی کی علامات میں سے موٹی موٹی علامات یہ ہوا کرتی ہیں۔ کہ مریض لمبے قد کا اور لاغر بدن کا ہوتا ہے۔ بدن کی رنگت صحیح ہوتی ہے۔ مگر کمی خون ضرور ہوا کرتی ہے۔ کبدی علامات اور تناسلی علامات مفقود ہوتی ہیں۔ ترش ڈکار آتے ہیں۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔

بارھواں مریض

مورخہ ۱۸ ۲/۳۲ کو پیر عبداللہ شاہ ساکن پنڈی پیراں نے آکر بیان کیا۔ کہ میری ہمشیرہ مسمات زینب بی بی عمر ۴۰ سال جو عرصہ دس بارہ سال سے مرض بواسیر خونی سے بیمار چلی آرہی ہے۔ دستوں کی مرض میں مبتلا ہوگئی ہے۔ اسہال ایک ہفتہ سے ہیں۔ خون بھی ساتھ آتا ہے۔ بخار بھی ہے۔ اور قے بھی آتی ہے۔ اس لئے بہت ہی کمزور ہوگئی ہے۔ آپ خود تشریف لے چلیں۔ اور علاج کریں۔ ورنہ اس کی زیست کی امید نہیں۔

تشخیص۔ اسہال معوی۔ **علاج**۔ سفوف مفرح ایک ماشہ ایسی ۹ پڑیہ تین یوم کے لئے ہمراہ شربت حب الاس۔

مورخہ ۲۲ ۲/۳۲ کو تیماردار نے آکر بیان کیا۔ کہ کوئی افاقہ نہیں حالات بدستور ہیں۔ مریضہ کہتی ہے۔ کہ ضرور آکر مجھے ملاحظہ کریں۔ اور پھر علاج کریں۔ چنانچہ میں خود گیا۔ اور حالات ذیل معلوم کئے۔ بخار نرم نرم کسی وقت ہو جاتا ہے۔ ورنہ ہر وقت نہیں رہتا۔ ٹمپریچر ۹۹ یا ۹۹ تک ہوتا ہے۔ دست چھوٹے چھوٹے ہیں۔ خون قطرات سے ٹپکتا ہے۔

تشخیص۔ اسہال بواسیری۔ **علاج**۔ سفوف صبر ۲ رتی۔ ایسی ۱۲ پڑیہ ۳ یوم کیلئے ہمراہ

پاتی۔

نتیجہ علاج:۔ پہلے ہی دن بہت سی تخفیف ہوگئی۔ دست کم۔ درد کم۔ خون کم اور بخار بالکل نہیں ہوا۔ دوسرے دن اس سے بھی زیادہ آرام۔ تیسرے دن بالکل شفا ہوگئی۔ شفا کے یہ معنے نہیں۔ کہ بواسیر کے مسے بھی رفع ہوگئے اور مکمل صحت ہوگئی۔ بلکہ اس شفا سے یہ مراد ہے۔ کہ موجودہ عوارضات بکلی رفع ہوگئے۔ ورنہ مرض بواسیر جوں کی توں موجود ہے۔ جو پھر اپنی عادت کے موافق یا بعض واقعات و اسباب کے ماتحت کم و بیش تکلیف دہ رہے گی۔

سوال:۔ اسہال معدی اور اسہال بواسیری میں کیا فرق ہے۔ کیا اسہال بواسیری معوی نہیں ہوتے کیونکہ اسہال تو فعل ہی امعاء کا ہے۔ پھر معوی اور بواسیری کا کیا فرق۔

جواب:۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ اسہال امعاء کے فعل اخراجیہ کی تیزی کا نام ہے۔ اور ہر قسم کے اسہال امعاء کی فعلی زیادتی سے ہوا کرتے ہیں۔ مگر جب امعاء کی فعلی زیادتی کا سبب خود امعاء میں موجود ہو۔ تو ان اسہال کو معوی کہا جاتا ہے۔ اور اگر اس کا سبب بواسیر ہو۔ تو بواسیری اسہال کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ جب اس کا سبب جگر میں ہوتا ہے۔ تو اسہال کبدی کہا جاتا ہے۔ جس کو کتب طبیہ میں ذوسنطاریا کبدی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

جب پہلی دفعہ تیمار دار آیا۔ تو اس نے ایسے طرز میں بیان دیا۔ کہ ہمارے خیال میں امعاء کی سوزش ثابت ہوتی جس پر قرینہ یہ تھا۔ کہ ساتھ قے بھی تھی۔ لیکن اس نسخہ سے جو ہم نے تجویز کیا تھا۔ فائدہ نہ ہونے کی صورت میں خیالات کو اسہال کے تمام اقسام کی طرف دوڑانا پڑا۔ تو ثابت ہوا۔ کہ یہ اسہال بواسیری ہیں۔ خصوصاً بخار کی بہت کمی اور خون کا قطرات کی صورت میں آنا اس امر کا بین ثبوت تھا۔ کہ اسہال بواسیری ہیں۔ کیونکہ اگر معوی ہوتے۔ تو اگر امعاء میں ورم و سوزش ہوتی۔ تو بخار کا ٹمپریچر ایک سو دو یا ایک سو تین تک پہونچتا یا کم سے کم ایک سو ایک تک تو ضرور ہوتا۔ اور اگر ورم و سوزش نہ ہوتی۔ بلکہ امعاء کے سدے وغیرہ اس کا باعث ہوتے یا بدہضمی یا خوراک کی خرابی اس کا باعث ہوتی۔ تو بخار بالکل ہی نہ ہوتا۔

اسی طرح سے خون کا حال ہے۔ اگر امعاء کی خراش وغیرہ اسہال کا سبب ہوتا۔ تو خون پاخانہ میں ملکر آتا۔ اور اگر خراش کے بغیر اسہال تھے۔ تو خون بالکل آنا ہی نہ چاہئے تھا۔ اور خصوصاً قطرات سے خون آنا۔ تو یقیناً بواسیری خون سے آنے کا ثبوت تھا۔

باقی رہا سقوف صبر ۶ کا نسخہ کہ یہ کیا چیز ہے۔ سو واضح رہے۔ کہ یہ سقوف صرف مصبر (ایلوا) اور چینی کا سقوف ہے۔ جو علاج بالمثل کے اصولوں کے ماتحت تیار کیا گیا تھا۔ یعنی ایک حصہ صبر سقوطری اور نو حصے کھانڈ باہم یکجان کرکے اس کا نام ۱ھ پھر ۱ میں سے ایک حصہ اور چینی ۹ حصے باہم ملانے سے ۲ھ علی ھذا القیاس

چھ نمبر تک بنایا گیا تھا۔ چونکہ صبر کا اثر معاء مستقیم اور خصوصاً اس کے آخری سرے پر ہوتا ہے۔ جو مقعد میں ختم ہوتا ہے اس لئے بواسیر میں اور خصوصاً اسہال بواسیری میں یہ دوا نہایت اکسیر ثابت ہوتی ہے۔ اور کبھی تخلف نہیں ہوتا۔

(صفحہ ۵۰ کا بقیہ مضمون) کا اثر اعضائے علیا پر ہے اور آخر الذکر کا اثر اعضائے سفلےٰ پر ہے۔ اِس لئے ہم علامات کا اِستعمال بھی کریں گے۔ لیکن ان کو کسی خاص عضو کے مخصوص کرنے میں دلالت کرنیوالی سمجھا جائے گا۔ اور ادویات بھی اسی عضو پر اثر کرنیوالی منتخب کیجائیں گی۔ جن کی علامات اس عضو کے متعلق ثابت ہونگی۔ پس اِس طریق سے ہومیوپیتھک علم بھی افعال الاعضاء کے اصول کے ماتحت لاکر اس کو ہم اپنا بنا سکیں گے۔ اور دیسی حکمت کی طرح ہومیوپیتھک دواؤں کے متعلق بھی ہم کہہ سکیں گے۔ کہ فلاں دوا فلاں فلاں اعضاء پر مخصوص طور پر مؤثر ہوا کرتی ہے۔ یعنی ہر ایک دوا کے اثر سے متاثر ہونیوالے اعضاء کی فہرست ہم دے سکیں گے۔

باقی رہا اِن اصطلاحات کا ذکر جن کو میرے دوست قاضی نور احمد صاحب نے لکھ کر ہر ایک کی تشریح اور توضیح چاہی ہے۔ سو اُس کے متعلق مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ اگر تو آپ اِصطلاحات کے لغوی اور اصطلاحی معانی اور مطالب اور پھر ہر ایک کی توضیح چاہتے ہیں۔ تو یہ معمولی کام ہے۔ اِس پر خصوصیت کے ساتھ مجھے لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ اِن اصطلاحات مذکورہ بالا کی توضیح قطع نظر بڑی بڑی کتب کے صرف جامع الادویہ جیسی مختصر سی کتاب میں بھی بشرح وبسیط مذکور ہے۔ جو دس بارہ آنہ کی کتاب ہے۔ اور علاوہ ازیں ہر ایک ذی علم طبیب اِن اِصطلاحات سے بلکہ یونانی طب کے معمولی طلباء بھی انکے معانی جانتے ہیں۔

لیکن اگر آپ کا یہ منشاء ہے۔ کہ میں ہر ایک اِصطلاحی لفظ کے مطابق کوئی ہومیوپیتھک دوا منتخب کر کے بطور مثال پیش کروں۔ تو یہ بھی کوئی صحیح مطالبہ نہیں۔ کیونکہ یہ اصطلاحات تو علاج بالاماثلہ اور علاج بالضد کے طور پر منفرد ہیں۔ علاج بالمثل میں یہ سب اِصطلاحات کیونکر آسکتی ہیں۔ البتہ جیسے مَیں نے مثال دیگر سمجھا دیا ہے۔ اِسطرح سے تمام ادویہ کا تعلق جس جس عضو سے بھی ہوگا۔ معلوم ہو جائیگا۔ بعد ہر دوا کا مختلف اوزان سے ہر عضو پر جو جو اثر ہوگا۔ وہ علیحدہ علیحدہ بیان کیا جا سکے گا۔ اور یہی مفید عام طریق ہے۔ اور بس!

(احمد الدین)

(صفحہ ۴۶ کا بقیہ) ارگن تھراپی "علاج عضوی" ہے جو صحیح طور پر طب جدید (فزیو کو میتھی) کی کتاب ہے۔ اسکے اندر جو کچھ ہے آپ نام سے سمجھ گئے ہونگے۔ یہ مختصر یہ ہے۔ کہ تمام اندامی ارگن (اعضاء) گلینڈ (غدود) ہیں۔ اُنکی تاریخ۔ تشریح و افعال الاعضاء۔ اُنکے افراد تفرد سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں اُنکا آپسمیں تعلق کیا ہے۔ وہ کن کن امراض میں مفید ہیں اُن سے کون کونسی ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ اُن سے طیار شدہ حیوانی پیٹنٹ ادویات غرض کتاب ہر طرح مکمل ہے۔ سائز کتابی مجلد سنہری قیمت عہ زیر طبع جو صاحب پندرہ نومبر تک ایک روپیہ پیشگی ارسال کرینگے۔ اُنکو چوتھائی قیمت رعایت کیجائیگی۔ کتب خانہ ڈاکٹر صابر کشمیری بازار کوچہ کوٹھی داراں لاہور۔

سوانح الاطباء حکیم سید فضل حسین شاہ صاحب

سید الاطباء حکیم فضل حسین شاہ صاحب انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کے ان اوائل سرگرم ممبران میں سے ہیں۔ جن کا نام طب جدید کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ آپ نے طب جدید اور انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کے لئے جانی۔ مالی اور قلمی گراں مایہ خدمات انجام دی ہیں۔ جس سے خوش ہو کر آپ کی خدمت میں جلسہ کے موقعہ پر ایک اعزازی تمغہ پیش کیا گیا۔ جو انجمن کی طرف سے بہت بڑا امتیاز ہے۔

آپ ایک کہنہ مشق معالج اور فاضل طبیب ہیں۔ پسندیدہ صورت۔ شریف سیرت۔ سنجیدہ متین مستقل طبیعت ہیں۔ ہمیشہ آپ کا چہرہ بشاش رہتا ہے۔ خصوصاً مناظرہ اور مقابلہ کے وقت ان کی شکل پر بالکل تیور نہیں آتے۔ اور تسلی اور آہستگی کے ساتھ مقابل کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ آپ ایک اچھے شاعر بھی ہیں۔ فضل تخلص کرتے ہیں۔ ان کا کلام عموماً تبصرۃ الاطباء میں شایع ہوتا ہے۔ کچھ ظریف طبع بھی واقع ہوئے ہیں۔ جس مجلس میں بیٹھے ہوں۔ گویا تمام کی تمام مجلس آپ کی گرویدہ اور ثناخواں ہوگی۔

آپ نے تیرہ چودہ سال کے دوران میں طب جدید کے بہت سے بہترین اور قابل قدر مضامین تحریر کئے ہیں۔ جو عموماً تبصرۃ الاطباء میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور آپ کے تجربات تو یقینی اور سو فیصدی اکسیر ہوتے ہیں۔ گویا آپ کو اس فن میں ملکہ حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ہمیشہ تحقیق اور ریسرچ میں مشغول رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپکے پاس ان کے خاندان کا گرانقدر تجربات کا ذخیرہ ہے۔ جو تاحال آپ نے شایع نہیں کرایا۔ اکثر دوستوں کا اصرار اور میرا خیال ہے۔ آپ کے تمام مضامین اور تجربات کتابی صورت میں شائع کرا لئے جائیں۔ جائے مسرت ہے کہ آپ نے اپنے خاندان کی قلمی بیاض بھی ارسال کر کے مجھ پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ اب اگر ناظرین تبصرۃ الاطباء خصوصاً ممبران کا خیال ہو۔ تو میں ان کو ایک بہترین کتابی صورت میں شایع کر دوں۔ مگر یہ میں اس وقت تک شایع نہیں کرونگا۔ جب تک میرے پاس ایک ہزار خریدار کے آرڈر نہ آجائیں۔ اور قدر دانوں کا پتہ نہ لگ جائے۔ اس مطلب کے لئے علیحدہ رجسٹر کھول دیا ہے۔ آپ نقل جلد اپنے نام رجسٹر کرائیں۔ اور اس بہترین مجموعہ مضامین اور صدیوں کے خفیہ تجربات سے فیض حاصل کریں۔ (صابر)

تاریخ پیدائش:۔ ۱۴ ماہ رجب ۱۳۰۲ھ ہجری۔ نام:۔ فضل حسین ولد:۔ پیر داد (سوہوار) ولدیت محمد علی شاہ۔ وقت:۔ نصف شب۔ قومیت:۔ سید گیلانی۔ سکونت:۔ قصبہ رامداس تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر

خاکسار حضرت پیرانِ پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہے۔ حضور کی گیارھویں پشت میں میرے جدامجد بزرگوار حضرت سید شاہ حبیب صاحب قادری وانار رحمۃ اللہ علیہ ایک ولی کامل اور عارف مکمل شاہ جہاں بادشاہ غازی کے عہد میں گذرے ہیں۔ بادشاہ شاہ جہاں غازی نے حضور جدامجد کو پانصد بیگہ زمین بطور خدمتِ دین متین عطا فرمائی تھی۔ جو کہ اب تک نسلاً بعد نسلاً آپ کی اولاد حسب حصص اس پر قابض و متصرف ہے۔ بادشاہ موصوف سے کئی ایک فرمان جس میں اظہار عقیدت مخلصانہ و اعتراف خدمت تبلیغ اسلام وغیرہ مندرج ہے۔ جاری ہوئے۔ جو کہ اب تک ہمارے خاندان میں موجود ہیں۔ جدامجد بزرگوار قدس اللہ العزیز نے اپنی زندگی میں ایک گاؤں آباد کیا جس کا نام کوٹلی شاہ حبیب ہے جو کہ عرصہ سے بے چراغ ہوگیا ہے۔ لیکن حدبست بندوبست سرکار انگلشیہ میں اسی نام سے درج ہے۔ موضع مذکور کے کھنڈرات اب تک موجود ہیں۔ اس جگہ قصبہ اور اس کے متصل قطب کی سمت میں حضور جد امجد کا مزار پاک ہے۔ یہ عظیم الشان عمارت و دیگر عمارتیں مثلاً حضور کی اولاد مبارک کا مزار مسجد۔ برآمدے۔ چاہ وغیرہ ہمارے بزرگوں نے تعمیر کرائے۔ حضور کی مزار اقدس پر ماہ دسمبر میں ہر سال ایک عظیم الشان عرس منعقد ہوا کرتا ہے۔ جس پر ہزارہا کوس سے زائرین و معتقدین آتے ہیں۔ اور اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے برادروں کی طرف سے مسجد میں علمائے دین کا سلسلہ وعظ و تبلیغ بھی ہوتا ہے۔ شب و روز تقریباً آٹھ روز وعظ۔ درود شریف۔ نعت خوانی تبلیغ۔ قرآن خوانی وغیرہ ہوتی رہتی ہے۔ تمام زائرین و دیگر درویشوں مریدوں معتقدوں کو دربار عالیہ قادریہ سے برادروں کی طرف ہر روز طعام (کھچڑی) حسب فرمان جدامجد تقسیم ہوا کرتی ہے اور حسب استطاعت درویشوں اور علمائے دین کی نقدی سے بھی خدمت کی جاتی ہے۔ ان تمام خرچ اخراجات کو برادر حسب حصص ادا کرتے ہیں۔ حضور جدامجد بزرگوار نے شاہی مخدرات میں سے کسی شاہزادی کو جس کو کوئی رحم کا مرض تھا۔ علاج کیا۔ آپ کی توجہ مبارک سے شفا ہوئی۔ وہ نسخہ جو حضور نے بطور دوا تیار کر کے دیا۔ وہ پشت بہ پشت نسلاً بعد نسلاً اس خاکسار تک پہونچا۔ جو کہ حیات النساء کے نام سے خاکسار نے مشتہر کیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس دوائی کے استعمال سے ہزارہا مستورات جن کو اولاد نہ ہوتی تھی۔ یا ہو کر مرجاتی تھی۔ سیلان الرحم۔ نسوالسترہ۔ انشاق الرحم۔ احتباس الطمث۔ اسقاط الرحم وغیرہ جملہ امراض رحم میں بلا مبالغہ اکسیر ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے شفا ہوئی۔ اور دولت دنیا یعنی اولاد سے مالا مال ہوئیں الحمد للہ۔

میرے والد بزرگوار بھی ایک کامل طبیب تھے۔ انہوں نے بھی اپنی زندگی میں اس دوائی کو عام طور پر استعمال کرایا۔ بے تعداد مستورات کو اللہ تعالےٰ نے اس دوائی سے صحت یاب فرما کر دامن مراد بھر دیا۔ جو کہ اب تک

ہمارے حلقہ ارادت میں شامل ہیں۔ بعض بعض جگہ تو اس کے اثرات بطور اعجاز و کرامت ہیں۔ جن کا ذکر کرنا باعث طوالت ہے۔ بنابریں کہ کوئی صاحب میرے اس بیان کو مبالغہ اور اشتہار نہ سمجھے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ (مگر ضرورت مند اصحاب آپ سے تیار دوائی طلب کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر)

ابتدائی حالات:۔ ۱۴ ماہ چیت ۱۹۴۶ء بکرمی بروز پیر وار کو اس دار المحن یا دار المصائب میں نمودار ہوا۔ ڈیڑھ سال کی عمر تھی۔ تو والدہ مرحومہ نے بعارضہ تپ محرقہ اسہالی انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون والد بزرگوار نے میری پرورش کے لئے ایک علی گوہر نامی قریشی کو میری پرورش پر مقرر کیا۔ جس نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اللہ تعالےٰ کے بعد میری پرورش کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔ پانچ سال کی عمر میں مکتب میں داخل ہوا۔ ۱۳ سال کی عمر میں مڈل ورنیکلر کا امتحان دیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوا میری سند پر عمر ۱۴ سال تحریر ہے۔ ۱۹۰۳ء درج ہے۔ ۱۹۰۴ء میں پٹوار پاس کی۔ اور ایک سال پٹوار کی ملازمت کی۔ چونکہ اس ملازمت میں بغیر رشوت کے گذارہ مشکل تھا۔ دل برداشتہ ہو کر ملازمت ترک کی۔ اور امرتسر میں چوک فرید مسجد حاجی شیخ بڈھا مرحوم میں حضرت مولانا مولوی نور احمد صاحب مرحوم کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ میرے کلاس فیلو اس زمانہ میں حضرت صاحبزادہ سید محمد حسین شاہ صاحب علی پوری و حضرت صاحبزادہ سید مولوی غلام رسول صاحب شہید مرحوم حضرت ثانی صاحب کے فرزند ارجمند۔ مولوی محمد عبد الغنی صاحب گمٹالوی مولوی سید عابد شاہ صاحب گمٹالوی وغیرہ وغیرہ تھے۔ چار سال علم صرف۔ نحو۔ منطق۔ تفسیر۔ فقہ وغیرہ اس جگہ حاصل کرتا رہا۔ عربی۔ فارسی وغیرہ میں کافی مہارت و واقفیت حاصل کی۔ اس کے بعد ۱۹۰۹ء میں منشی فاضل اور ۱۹۱۱ء میں حکیم حاذق پنجاب یونیورسٹی کا پاس کیا۔ استاذی مکرم حضرت مولانا مفتی سلیم اللہ صاحب لاہوری مرحوم اور مولوی غلام مصطفےٰ صاحب لاہوری مرحوم تھے۔ میرے دن دو گھنٹہ طبی سبق ہوا کرتا تھا۔ اس اثنا میں پیسہ اخبار لاہور میں بیس روپیہ ماہوار پر ملازمت بھی کی۔ ۱۹۱۲ء میں امرتسر بھگتانوالہ بازار میں مطب کھولا۔ جو کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب ہوا۔ کافی شہرت اور عزت حاصل ہوئی۔ حیات نسواں دوائی اور ٹب کی پڑیاں میری اب تک اس جگہ مشہور ہیں۔ الحمد للہ۔

۱۹۱۵ء میں حکیم عبد الرحمن خاکی بی۔ اے کی وساطت سے قبلہ استاذ الاطباء سے ملاقات ہوئی طب جدید کا حامی ہو گیا۔ اس وقت سے برابر اس کی خدمت اور نشر و اشاعت میں مشغول رہتا ہوں۔ اور جب سے صابر صاحب نے طب جدید مخصوصاً تبصرۃ الاطباء کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ ان کی قابل قدر کوشش اور روز و شب کی جد و جہد نے میرے خفتہ جذبات کو اور بھی بیدار کر دیا ہے۔ جسکی وجہ سے اب میں اپنے کام میں سرگرم ہو گیا ہوں۔ امید ہے دیگر برادران ناظرین تبصرۃ الاطباء ممبران اور خصوصاً اوائل بوائز دار العلوم اور انجمن خادم الحکمت مجھ سے بھی چند قدم آگے نکلنے۔

مراسلات

طب جدید کے اہم سوال نمبر (۱)

(از جناب حکیم قاضی نور احمد صاحب ساکن جھبر ضلع شیخوپورہ)

مکرم جناب! تاحال مکمل طور پر اصطلاحات الادویہ پر پوری پوری روشنی نہیں ڈالی گئی۔ حالانکہ یہ نہایت اہم اور ضروری پہلو تھا۔ جب تک اِس پر پُوری طرح روشنی نہ ڈالی جائے گی۔ تب تک نئے اطباء اور طلبائے طب جدید پُوری طرح مستفید نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی علم الادویہ ہومیوپیتھی افعال الاعضاء کے ماتحت لایا جا سکتا ہے۔ اِس لئے عرض ہے۔ کہ اِسی ماہ کے پرچہ تبصرۃ الاطباء میں جواب باثواب صفحہ قرطاس پر لایا جائے۔ تاکہ بہی خواہانِ طب جدید ہر ایک پہلو پر مزید غور و فکر کر سکیں۔ اطبائے متقدمین نے جو اصطلاحات مقرر کی ہیں۔ وہ اغلاط کی تہ بوری سے جکڑی ہوئی ہیں کم فہم طالب علم اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ پس جناب استاذ الاطباء صاحب مہربانی کر کے ضرور اِس مضمون کو مکمل کریں۔ تاکہ عقدہ حل ہو جائے۔ کہ کِس طرح اصطلاحات الادویہ کا تعلق افعال الاعضاء سے ہے۔ اور اُن کے یہ نام کیوں مقرر ہوئے۔ اور بوقت مؤثر ہونے افعال الاعضاء پر کیا تبدیلی ہوتی ہے۔ ہر ایک اِصطلاح کا پُورا پُورا حال بتایا جائے اصطلاحات حسب ذیل ہیں۔

اکال۔ جاذب۔ جالی۔ جامد۔ صدق۔ حکاک۔ حابس۔ دابق۔ دافع خمار۔ رادع۔ عاسر۔ غسال۔ قابض۔ قاتل۔ قاتل دیدان۔ قاشر۔ کاسر ریاح۔ کادی۔ لاذع۔ نرج۔ مبرد۔ مبہی۔ محفف۔ محرق۔ محکک۔ محلل۔ ممرّ۔ ممذر۔ مخرج۔ مخشن مدّ۔ مدر بول۔ مدر حیض وغیرہ۔ معرق۔ مدمنی۔ مدمل۔ مرضی۔ مرطب۔ مرقق۔ مزلق۔ مسدد۔ مسکن۔ مسہدت، مسمن۔ مسہل۔ مسہر۔ ملین۔ مشہی۔ مصدع۔ مصلب۔ مصلع۔ مفردات وغیرہ وغیرہ۔

مطفی۔ معدل۔ معرق۔ معلس۔ معطش۔ معفن۔ مغری۔ مغلظ۔ مفتت۔ مفتح۔ مفہج۔ مفخر۔ مفرح۔ مفشی۔ مقرح۔ مقطع۔ مقیٔ۔ مقوی الاعضاء وغیرہ وغیرہ۔

ملطف۔ ملذذ۔ ممسک۔ منفخ۔ منفخ۔ منبت۔ منوم۔ موسخ قروح۔ مولد بذاق و منی وغیرہ۔ مہزل۔ ہیج۔ تاشف۔ ہاضم۔ ہر ایک فلاسفی وجہ تسمیہ اور مترادف نام ہونا چاہیئے۔

انتباہ

ناظرین کرام نوٹ کریں کہ جس قدر خط و کتابت متعلق رسالہ تبصرۃ الاطباء ہو وہ کشمیری بازار لاہور کے پتہ پر کیا کریں۔ اور انجمن خادم الحکمت کی کتب و ادویات وغیرہ دفتر انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کے پتہ پر کیا کریں۔ کیونکہ ایسے آرڈر ہمکو یہاں سے پھر دوبارہ شاہدرہ بھیجنے پڑتے ہیں۔ اور اس طرح سے آرڈروں کی تعمیل میں توقف ہو جاتا ہے۔ آئندہ اطلاعاً لکھا گیا

جوابات

جواب مراسلہ نمبر (۱)

(از جناب لقمانِ دوراں، بقراطِ زماں جناب اُستاذ الاطباء صاحب موجد طب جدید)

مکرمی جناب حکیم صاحب! تسلیم۔

اگرچہ اِن اصطلاحاتِ طبیہ کا تعلق ہمارے اِس کام سے چنداں معلوم نہیں ہوتا۔ جو ہومیوپیتھک ادویات کی ریسرچ (تحقیقات) کے متعلق شروع کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہومیوپیتھک ادویات پر اس قسم کی اصطلاحات بولی ہی نہیں جا سکتی ہیں۔ یعنی ہومیوپیتھک کوئی بھی دوا نہ اکال ہو سکتی ہے۔ نہ مسہل نہ مقی وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ اسہال قے اور زخم وغیرہ بیماریاں ہیں، اور ہومیوپیتھک ادویہ بیماریاں نہیں پیدا کر سکتی ہیں۔ بلکہ سچ پوچھو تو ہومیوپیتھک ادویات اپنی طاقت سے کسی ایک عضو پر بھی اثر انداز نہیں ہو سکتی ہیں۔ بجز طبیعت مدبرہ بدن کے۔ ان ادویات کا کام صرف قوتِ حیات کے احساسات کو متنبہ کرنا ہے۔ اور قوتِ حیات خود مختلف اعضاء کو مختلف کاموں میں تیز یا سست کر دیتی ہے۔ اور اس طرح سے مرض کے دفع کرنے میں اِن ادویات سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

پس ہماری ریسرچ کا منشا یہ ہے۔ کہ معلوم کیا جائے۔ کہ فلاں فلاں دوا فلاں فلاں عضو پر فلاں فلاں اثر کرتی ہے۔ تاکہ جب اِن اعضاء کو ماؤف پائیں، تو وہ خاص خاص دوائیں دے سکیں۔

مثلاً دیکھئے جمال گوٹہ سے ڈاکٹر اور طبیب مسہلات کا کام لیتے ہیں۔ جس سے پہلے قے بھی آجاتی ہے۔ پھر پتلے پتلے اسہال زیادہ مقدار میں آتے ہیں وغیرہ۔ اِسی طرح صبر یعنی ایلوا بھی مسہل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے قے کبھی نہیں ہوتی۔ البتہ دست چھوٹے چھوٹے اور پیچش کے ساتھ زیادہ تعداد میں آتے ہیں۔ مگر زیادہ مقدار میں نہیں آتے۔ اب اِن دونوں دواؤں کو طبیب اور ڈاکٹر مسہلات کا ہی نام دینگے۔ اور ہر ایک مریض کو جسے اسہال دینے کی ضرورت ہو۔ اِن ہر دو ادویہ میں سے جونسی چاہیں، دے سکتے ہیں۔ تاکہ قبض کشائی ہو سکے۔ اور انتڑیوں سے مواد منہضمہ یا غیر منہضمہ کو خارج کر دیا جائے۔ لیکن ہومیوپیتھ لوگ ایسا نہیں کرتے۔ وہ اِن دواؤں کو علیحدہ علیحدہ مریضوں کے واسطے منتخب کرینگے۔ اگر کسی شخص کو دست زیادہ مقدار میں آرہے ہوں۔ اور ساتھ ہی متلی اور قے بھی ہو، تو جمال گوٹہ دینگے۔ کیونکہ اس مریض کی حالت اور اس کی علامات جمال گوٹہ سے ملتی ہیں۔ لیکن اگر مریض کو دست چھوٹے چھوٹے آتے ہوں۔ اور پیچش پڑتی ہو۔ تو پھر ایلوا کا استعمال کرائینگے۔ کیونکہ ہومیوپیتھک طب میں ہر ایک دوا اپنی علامات مخصوصہ کے مطابق دیجاتی ہے۔ پس جن مریضوں کو جمالگوٹہ کی سرچ کے دست آرہے ہونگے۔ اُنکو جمالگوٹہ قلیل مقدار میں دینگے۔ اور جن مریضوں کو ایلوا کے دستوں کے مطابق دست آرہے ہونگے۔ اُنکو تھوڑی مقدار میں ایلوا دینگے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں۔

کہ اِن علامات مخصوصہ کے ماتحت اعضاء کے افعال کو مخصوص کریں۔ اور پھر ہر عضو مخصوص کے افعال مخصوصہ کے

مطابق مخصوص دوا تجویز کریں - اس کی مثال مذکورہ بالا مثال کے مطابق یوں بیان کی جا سکتی ہے - مثلاً جمالگوٹہ سے کیوں پتلے پتلے دست آتے ہیں - اور ساتھ ہی قے زیادہ کیوں آتی ہے - متلی کیوں ہوتی ہے - اور ایلوا میں کیوں ایسے دست نہیں آتے - اور قے اور متلی کیوں نہیں ہوتی - وغیرہ وغیرہ حالانکہ دونو مسہل ہیں -

اس کا جواب نہ صرف طب ہومیوپیتھک کچھ نہیں دیتی - بلکہ یونانی - ایلوپیتھک وغیرہ تمام طبیں ہی اس کا جواب دینے سے قاصر ہیں - لیکن طب جدید اس کا مکمل اور صحیح جواب دیتی ہے - جو یہ ہے - کہ جمالگوٹہ میں ایلوا کی نسبت حدت، سوزش اور خراش کنندہ اثر زیادہ ہے - جس کا ثبوت یہ ہے - کہ جمالگوٹہ کو بدن کے کسی ایک حصہ میں جلد پر لیپ کر دو - اور دوسرے کسی حصے میں ایلوا کا لیپ لگا دو - جس قدر مقدار دوا سے اور جس قدر عرصہ میں ایلوا والی جگہ سرخ اور گرم ہو جائیگی، اس سے کم مقدار اور کم وقت میں جمالگوٹہ والی جگہ سرخ اور گرم ہو جائیگی - جس سے روز روشن کیطرح ثابت ہو جائیگا - کہ ان دونوں دواؤں کے مقابلے میں طبیعت مدبرہ بدن خون کو زیادہ مقدار میں مقام ماؤفہ پر پہنچا دیتی ہے - جس سے وہ جگہ سرخ اور گرم ہو جاتی ہے - لیکن ایلوا کی نسبت جمالگوٹہ کی تاثیر زیادہ تیز اور فوری مؤثر ہے - اس حقیقت کو معلوم کر لینے کے بعد جب ان دونوں دواؤں کو استعمال کرا کر دیکھا جاتا ہے - تو ان کا باہمی فرق اور بھی واضح طور پر ظاہر ہو جاتا ہے - چنانچہ جمالگوٹہ کے کھلانے کے بعد معاً گلے میں خراش سی محسوس ہونے لگتی ہے - اور متلی پیدا ہو جاتی ہے - جو اس امر کا ثبوت ہے کہ جمالگوٹہ نے اس تھوڑے سے وقت میں جو اسے مری سے گذرتے وقت صرف ہوا - اپنا تحریش اور سوزش کنندہ اثر فوراً کر دیا - جو اس کی سریع الاثری کا ایک ناقابل تردید ثبوت ہے - اور ایلوا نے وہ اثر نہیں کیا - کیونکہ وہ بطی الاثر ہونے کی وجہ سے اتنے عرصہ میں اپنی تاثیر وہاں پر نہیں کر سکا - اس کے بعد کچھ عرصہ گذرنے پر مریض کو قے ہونے لگتی ہے - جو اس امر کا ثبوت ہے - کہ معدہ پر اس کا تحریش اثر ہو کر معدہ میں دوران خون تیز ہو چکا ہے - اور اس خون سے رطوبات مترشح ہو کر معدہ میں متلی پیدا کر رہی ہیں - اور آخر طبیعت مدبرہ بدن نے آپکو بذریعہ قے کے جسم سے خارج کر دیا ہے - لیکن ایلوا ایسا بطی الاثر ہے - کہ باوجودیکہ مری سے گذر جانے کے وقت سے زیادہ وقت تک معدہ میں اس نے توقف کیا - مگر پھر بھی وہاں اس سے سوزش اور خراش پیدا نہیں ہوئی -

اس کے بعد تیسرا عمل دستوں کا ہے - یعنی جب مسہلہ دوا کا اثر امعائے علیا پر ہوتا ہے - چونکہ امعائے علیا (امعائے دقاق) نرم اور پتلی اور متخلخل ہیں - جن میں سوزش ہونے سے مائیت (رطوبات مائیہ) بہت زیادہ رستی ہیں، اسلئے جذب ابالائی بالائی پتلی آنتوں میں خراش پیدا کرے گی - اس سے اسہال رقیق اور کثیر تعداد میں آئینگے - چنانچہ جمالگوٹہ کا اثر امعائے علیا پر کافی ہونے کی وجہ سے پانی جیسے اسہال بہت آجاتے ہیں - اس لئے مرض استسقاء میں جب کہ جسم سے پانی پانی نکالنا مقصود ہوتا ہے - بجائے ایلوا کے جمالگوٹہ زیادہ موزوں اور مناسب تر ہوتا ہے - اگرچہ امعائے علیا پر کسی قدر اثر ہوا کا بھی ہو جاتا ہے - اسلئے ایک دو اسہال رقیق اور غلیظ آ بھی جاتے ہیں - لیکن جمالگوٹہ جتنے نہیں آتے - اسکے بعد مسہلہ دوا کا

اثر امعائے سفلے (امعائے غلاظ) پر ہوتا ہے۔ جہاں عام طور پر ادویات مذکورہ بالا کا اثر دگرگوں ہو جاتا ہے۔ یعنی جمال گوٹہ کا اثر امعائے غلاظ پر ایلوا سے عموماً کم ہوتا ہے۔ اور ایلوا کا اثر امعائے غلاظ پر جمال گوٹہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نیچے کی انتڑیوں میں ایلوا کے زیادہ استعمال سے سوزش اور خراش زیادہ ہو کر اکثر مرض پیچ امعاء اور زخیرہ (پیچش) وغیرہ پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ برخلاف جمال گوٹہ کے کہ اکثر اس سے پیچش پیدا نہیں۔ اور شاذ و نادر طور پر۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جمال گوٹہ سے چونکہ امعائے علیا پر زیادہ اثر ہو کر وہاں سے کثیر مقدار میں مائیت مترشح ہو گئی تھی۔ اس واسطے جمال گوٹہ کا ایک رقیق محلول بنکر امعائے غلاظ سے جلدی سے گذر گیا۔ اور اُن پر چنداں اثر نہ پڑا۔ یعنی بڑی انتڑیوں پر جمال گوٹہ کا کم اثر کرنا دو وجہ سے ہے۔ اوّل بہ نسبت زیادتی مائیت اس کا محلول رقیق تر ہو کر کم اثر ہو جاتا ہے۔ دوسرا بذریعہ اسہال طبیعت اس کو جلدی خارج کر دیتی ہے۔ اس لئے نچلی انتڑیوں میں وہ معتد بہ عرصہ نہیں ٹھہر سکتا۔ اور نہ اپنا اثر وہاں پیدا کر سکتا ہے۔ برخلاف اس کے ایلوا چونکہ امعائے علیا پر بہت تھوڑا اثر کرتا ہے۔ اور رطوبت بہت کم مترشح ہوتی ہے۔ اس لئے اسکا محلول غلیظ اور زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اور امعائے سفلے پر اُس کا لبث اور وقوف زیادہ عرصہ رہتا ہے۔ اسواسطے اس کا وہ سوزش کنندہ اثر نچلی انتڑیوں پر زیادہ ہوا کرتا ہے یہی سبب ہے، کہ ایلوا کے اثر سے اکثر کو پیچش وغیرہ زیادہ ہوا کرتی ہے۔

پس اس تمام بیان سے ظاہر ہوا۔ کہ جمالگوٹہ کا اثر مری۔ معدہ اور امعاء علیا پر درجہ بدرجہ زیادہ ہوتا ہوا امعائے سفلے پر جا کر کم ہو جاتا ہے۔ لیکن ایلوا کا اثر مری۔ معدہ اور امعاء علیا پر درجہ بدرجہ بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن جمال گوٹہ کی نسبت سے کم مگر امعائے سفلے پر جا کر جمالگوٹہ کی نسبت سے بھی زیادہ اثر اس سے واقع ہوتا ہے۔ اس قوتِ دافعہ تو زیادہ ہو جاتی ہے۔ مگر مواد مخرجہ کی مقدار کم رہتی ہے۔

پس چونکہ ثابت ہو گیا۔ کہ جمال گوٹہ کا اثر امعائے علیا پر زیادہ ہوتا ہے۔ اور ایلوا کا امعائے سفلے پر۔ اس لئے لازم آیا۔ کہ علاج بالمثل کے طور پر جمالگوٹہ اِن اسہالوں کو روکنے کے واسطے زیادہ مؤثر ہوگا۔ جو امعاء علیا کی سوزش اور خراش سے پیدا ہوں۔ جن کی علامت یہ ہے۔ کہ اسہال رقیق اور کثیر مقدار میں ہوں۔ لیکن ایلوا کا اثر چونکہ امعائے غلاظ پر زیادہ ہے۔ اس لئے ایلوا کا بالمثل استعمال ان اسہال کے لئے موزوں ہے۔ جو امعائے سفلے کی سوزش اور خراش وغیرہ سے پیدا ہوئے ہوں۔ جن کی علامت یہ ہوگی۔ کہ ایسے اسہال مقدار میں کم اور تعداد میں زیادہ ہونگے۔ وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا

مذکورہ بالا تمام تحریر اِس لئے حوالہ قرطاس کی گئی ہے۔ تاکہ ہمارے دوست حکیم قاضی نور احمد صاحب اور دیگر ممبران انجمن خادم الحکمت ہمارے کام کی نوعیت کو بخوبی سمجھ لیں۔ کہ ہم ہومیوپیتھک ادویہ کو افعال الاعضاء کے ماتحت کیونکر لانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم مرض اسہال کو انتڑیوں کے اعضائے کے افعال کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہوئے دو قسم پر منقسم کریں گے۔ اوّل وہ اسہال جو امعاء علیا سے متعلق ہیں۔ دوسرے دوقسم جس کا تعلق امعائے سفلے کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس پہلی کے واسطے جمال گوٹہ اور دوسری قسم کے واسطے ایلوا دوائیں مخصوص کی جائینگی۔ کیونکہ اوّل الذکر (باقی مضمون بر صفحہ ۴۳)

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ کے محققہ مصدقہ مجرب المجرب

مرکبات

تمام اطباء معالجین کا فرض ہے۔ کہ اپنے زیر علاج مریضوں پر ان مجربات کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ یہ مرکبات دہ چوٹی کے مجربات ہیں جو انجمن کے وسیع احاطہ میں ہزاروں اور لاکھوں مرتبہ تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا کر نہایت اعلےٰ درجہ کے مفید مجرب اور سریع التاثیر ثابت ہو چکے ہیں علاوہ ازیں یہ مرکبات مجہول الکیفیت نہیں بلکہ یہ سب کے سب نسخے بہ صحیح ترکیب ساخت اور طریق استعمال کے شائع ہو کر تمام ذی علم و ذی تجربہ بزرگوں سے داد حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں سے پینسٹھ نسخہ جات بہ مفصل طریقہ ہائے ساخت اور مختلف ترکیبوں سے استعمال کرنے کی تفصیلی ہدایات رسالہ **طبی ہمما** میں درج ہیں۔ جو صرف ایک روپیہ قیمت سے ہر ایک صاحب طلب فرما سکتے ہیں۔ کچھ نسخہ جات کتاب حرز جان میں بھی درج ہیں۔ جس کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ (محصول) ہے۔

اکسیر شفا قروحات و ادرام لثہ و حلق کے زخموں کو مفید ہونے کے علاوہ قروحات باطنیہ معدہ و امعاء اور اسہال وغیرہ میں بھی اکسیر ہے اور مصفی خون ہے۔ قیمت فی تولہ ۶ رتی چھٹانک ۸ر

القردیا برص، بہق، لقوہ، خدر، سعال کہنہ، دمہ، نزلہ، زکام مزمن، نزلہ بمفرط ضعف باہ اور شیب غیر طبعی کیلئے نہایت مفید ہے۔ خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک قیمت فی چھٹانک ۱۲ر

نخور دمہ دمہ اور ضیق النفس میں دورہ کے وقت اس دوائی کی دھونی لینے سے پانچ منٹ کے اندر آرام ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ رتی چھٹانک عہ ایک دھونی کیلئے ۱ ماشہ روا کافی ہے۔

تریاق وجع الفواد فم معدہ کے درد کے لئے نہایت زود اثر ہے قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک ایک روپیہ (عہ) فی پاؤ تین روپے (عہ) خوراک ایک ماشہ ہمراہ آب۔

جوارش مفرح مقوی اعضاء رئیسہ۔ ہاضم مقوی باہ مقوی رحم دافع اسہال وقے مفرح دل قیمت فی چھٹانک عہ ر فی پاؤ للہ۔ خوراک دو ماشہ سے چار ماشہ تک

حب منقی تھوڑے وزن میں قبض کشا اور زیادہ وزن میں عمدہ مسہل ہے جو غلیظ مواد کو خارج کرتا ہے بہت سی امراض اور پرانی امراض میں ضروری چیز ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ رتی چھٹانک عہ خوراک مداومت کے لئے ایک گولی سے دو گولی اور مسہل کے لئے ۴ گولی سے ۶ گولی تک۔

حب مفید النساء ایام ناہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے ان تمام تکلیفوں سے بچاتی ہے۔ جو عورتوں کو بندش حیض سے پیدا ہوتی ہیں۔ قیمت فی تولہ ۸ رتی چھٹانک ۷ خوراک ایک گولی صبح و شام ہمراہ شیر۔

حب عنصل دافع و مخرج بلغم ہے۔ پرانی کھانسی و زکام مزمن اور دمہ کیلئے نہایت مفید ہے قیمت فی تولہ ۴ رتی چھٹانک عہ خوراک اگولی سے ۲ گولی بقدر نخود

حب سیراں کھانسی اور نزلہ کیلئے مفید ہے پیچش جریان اور سرعت کو بھی فائدہ دیتی ہے قیمت فی تولہ ۱/۴ فی چھٹانک ایک روپیہ۔ خوراک ایک گولی سے دو گولی تک۔

حب مراق یہ دوا مالیخولیا مراقی کیلئے فائدہ مند ہے قیمت فی تولہ ۶ رتی چھٹانک عہ ۸ خوراک دو گولی صبح و شام بعد از خوراک

حب بواسیر اس دوا کے استعمال سے بلا تکلف خون بند ہو جاتا ہے۔ اور مسے مرجھا کر بے ضرر بن جاتے ہیں۔ ایک ہفتہ کی خوراک قیمت عہ دو ہفتہ کی عہ ۸ خوراک صبح و شام ہمراہ آب تازہ۔

حب مقوی ضعف باہ اور حلق کے تقائص کو دور کرتی ہیں۔ علاوہ اسکے ہر قسم کی کمزوری بن مثلاً ضعف دماغ اور ضعف جگر میں ایک مسلمہ مفید دوا ہے قیمت ۴۰ عدد فی ۸۰ عدد عہ ۸ خوراک دو گولی صبح و شام ہمراہ دودھ۔

حب مسک صفت نام سے ظاہر ہے زیادہ تر اعیف فضول ہے قیمت فی تولہ عہ ۸ فی چھٹانک ۱۶ لے۔ خوراک ایک گولی سے دو گولی۔

حب حمی ہر قسم کی نوبتی تپوں میں جو دائمی اور لازمی نہ ہوں اکسیر ہے۔ اس طرح سے ہر قسم کے دردوں میں جلسیہ شقیقہ عصابہ نیز میں مفید ہے۔ نوبت سے پہلے دیجاتی ہے قیمت فی تولہ جو قریب سو گولی کے ہوتی ہے عہ فی چھٹانک للہ۔ خوراک چار گولی سے چھ گولی تک

خمیرہ تامرین کرم شکم اور پیچش و اسہال خونی کے لئے نہایت سریع التاثیر ہے۔ اندرونی اعضائے اورام میں اسکی بیرونی مالش بہت مفید ہے۔ قیمت چھٹانک ۶ رتی پاؤ عہ خوراک پیچش کے لئے ۶ ماشے تولہ اور کرم شکم کے لئے ۳ تولہ سے ۵ تولہ تک

خمیرہ گوکنار کھانسی و نزلہ کے لئے اکسیر ہے پیچش و اسہال اور بیخوابی کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی چھٹانک ۸ رتی پاؤ عہ ۸ خوراک ۲ ماشہ سے ۴ ماشہ تک۔

دواء السوداک خواہ نیا سوداک ہو یا مزمنہ ہر دو درجہ میں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ ۸ پاؤ ۸ ماشہ ۸ رتی عہ

دواء آتشک خوراک نصف رتی صبح و شام ہمراہ مکھن یا ملائی

دواء الجزدن ہر قسم کے اسہال خصوصاً ذرب و خلفہ و دنگر بنی کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ علاوہ ازیں مقوی معدہ و امعاء اور بھوک لگانے والی ہے قیمت چھٹانک عہ نی پاؤ ہے ۸۔ خوراک ایک ماشہ

دواء الہاضوم ضعف ہضم نفخ شکم۔ کمی بھوک۔ کثرت ریاح و غیرہ امراض معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۳ رتی چھٹانک ۱۲ رتی پاؤ عہ ۸ خوراک ایک ماشہ

دواء المستورات سیلان الرحم۔ اختناق الرحم۔ خفقان سوزش بول۔ کثرت بول اور خون حیض و نفاس کی زیادتی میں نہایت سریع التاثیر ہے۔ قیمت تولہ ۸ رتی چھٹانک ۱۶ ۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ تک۔

دواء الکبد یہ دوا جگر کے بڑھ جانے اور جگر کے کمزور ہو جانے کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ ۸ رتی پاؤ للہ۔ خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک

آرت جاوشت ی کے بڑھ جانے اور اس کی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے قیمت چھٹانک ۱۲ ر خوراک ۴ ماشہ صبح و شام۔

دواگلہٹ یہ دوا بڑھتے ہوئے گلے پر مالش کی جاتی ہے۔ ایک دو ہفتے کے استعمال سے پورا فائدہ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ رتی چھٹانک دو روپے۔

دوا خارش ہر قسم کی خارش میں مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ ر فی چھٹانک دو روپیہ۔

دوا ذیابیطس جادہ نوجوان مریضوں اور مرض کی ابتدا اور تزائد کی حالت میں مفید ہے۔ خوراک ۴ رتی سے ایک ماشہ قیمت فی تولہ ایک روپیہ فی چھٹانک للہ

روغن اسراری نہایت خراب قسم کے زخم جو ترچھے یا گہرے ہوں یا اندر سے کھلے اور باہر سے سہ تنگ ہو جیسے گمبیر۔ بگندر۔ کنٹھ مالا اور ناسور وغیرہ ان کے واسطے اکسیر ہے صرف روئی بھگو کر زخم پر رکھیں فوراً نیچے چلا جائے گا۔ اور دنوں میں زخم بھر دے گا خوراک کے طور پر ہاضم شیر مقوی باہ اور مصفا خون ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ فی چھٹانک للہ خوراک ۵ سے ۸ قطرہ تک

روح دفلی ریگ اور پتھری خواہ پتہ وغیرہ میں ہو خواہ گردہ اور شانہ میں ہو۔ اس دوا کے کھانے اور مقام ماؤف پر مالش کرنے سے بکلی رفع ہو جاتی ہے قیمت فی تولہ ۸ ر فی چھٹانک لئے خوراک ۲ رتی۔

روغن دفلی فالج۔ لقوہ۔ استرخاء اعصاب اور تشنج عضلات پر مالش کیا جاتا ہے۔ اور سینکڑوں امراض میں اندرونی طور پر کھلایا جاتا ہے۔ دردوں کو رفع کرتا ہے۔ بہت عجیب دوا ہے خوراک ۲ قطرہ سے ۴ قطرہ تک قیمت تولہ ۶ ر فی چھٹانک ۸ ر

روغن شفاء بہت سی امراض میں مفید ہے۔ اور روزانہ استعمال کی چیز ہے۔ اور پھر سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ ر فی چھٹانک ۳ لئے خوراک ۴ قطرہ سے ۶ قطرہ تک

روغن محمد اعصابی دردوں کیواسطے جنکو یکی دردیں بھی کہتے ہیں۔ نہایت مفید چیز ہے۔ صرف بیرونی طور پر مالش کیجاتی ہے۔ نیز ذات الریہ۔ ذات الجنب وغیرہ اندرونی دردوں میں بھی اس کی مالش بہت ہی مفید اور زود اثر ہے۔ اسی طرح جوڑوں کے پرانے درد اس سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی چھٹانک ۵ فی یا دُ ۳ ۔

سفوف مبارک نہایت نفیس اور اکسیر نسخہ ہے جس قدر صفات اور فوائد کسی اعلیٰ معجون میں ہو سکتے ہیں سب اس میں پائے جاتے ہیں قیمت تولہ ۱۲ ر چھٹانک ۸ ر خوراک ۴ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

سفوف سمی اکثر پرانی ہٹیلی امراض میں مفید ہے۔ ایک عالم محرک اور مقوی چیز ہے۔ قیمت نمبر ۱ فی تولہ ۶ ر فی چھٹانک ۸ ر اور قیمت نمبر ۲ فی تولہ ۴ ر فی چھٹانک ایک روپیہ۔ نمبر ۳ فی تولہ ۴ ر خوراک ۱ رتی۔

سفوف نمشی بہت سی قسم کی تیزاد عادا امراض مثل اقسام حمیات اور قسم قسم کے درد اور اندرونی اعضاء کے ادرام وغیرہ وغیرہ امراض میں نہایت سریع التاثیر دوا ہے۔ قیمت نمبر ۱ فی تولہ ۶ ر چھٹانک ۸ ر قیمت نمبر ۲-۳ تولہ ۴ ر چھٹانک ۵ ر خوراک ایک رتی

سفوف لفاحی بعض قسم کے تپوں سر گردن و منہ کے ادرام اور ہذیان وغیرہ کو نہایت مفید ہے۔ دردسر۔ سرسامی حالت میں سریع الاثر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ طبی دھونی قیمت نمبر ۱ فی تولہ ۶ ر فی چھٹانک ۸ ر اور نمبر ۲-۳ فی تولہ ۴ ر فی چھٹانک ۵ ر خوراک ۱ رتی۔

سفوف مفرح مقوی دل دماغ معدہ جگر ہر قسم کے اسہال اور قے کے واسطے تیر بہدف ہے اور خون خواہ کہیں سے جاری ہو روک دیتی ہے بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو یکساں مفید حیات میں گھبراہٹ بے چینی پیاس اور گرمی کو دور کرتی ہے۔ اور ہر مطبیں روزانہ استعمال کی سریع التاثیر دوا ہے قیمت تولہ ۶ر چھٹانک ۸ر خوراک ۱ ماشہ سے ۳ ماشہ تک ہمراہ رب انار وغیرہ بدرقہ مناسبہ

سفوف مدر ریگ اور پتھری ہر قسم کو خارج کرتا ہے پیشاب بکثرت لاتا ہے۔ اور بنا بریں مسکن اور ملطفی حرارت ہے قیمت تولہ ۶ر چھٹانک ۸ر خوراک ۲ر رتی سے چھ رتی تک۔

سفوف مطیب مرض اسہال و پیچش کے واسطے نہایت مفید ہے ہر عمر کے مریضوں پر استعمال کیجاتی ہے قیمت چھٹانک ۱۲ر فی پاؤ ۸ر۔ خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک۔

سفوف محافظ انسان جس سے دانت بالکل صاف ہو جاتے ہیں۔ اور اسکی مداومت دانتوں کو تمام امراض سے محفوظ رکھتی ہے۔ قیمت تولہ ۸ر فی پاؤ ۸ر

سفوف مغلظ جریان۔ احتلام اور سرعت کے لئے یقینی مفید اور مخصوص ہے قیمت تولہ ۴ر چھٹانک عہ

سفوف مسکن یہ دوا بھی نوبجاتوں اور دردوں میں اکسیر ہے لیکن حب حمی اور اسمیں فرق یہ ہے کہ یہ دوا نوبت کے وقت دینے سے تپ اور درد کا فور ہو جاتا ہے۔ اور حب حمی نوبت سے پہلے دینے سے پھر بخار یا درد کی نوبت نہیں آنے پاتی قیمت فی تولہ ۶ر فی چھٹانک ۸ر خوراک ۲ر رتی سے ۴ر رتی تک

سفوف برش کافوری بیشمار امراض میں تیر بہدف ہے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوائی ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک عہ خوراک ۲ر رتی سے ۱ ماشہ تک

سفوف زینقی بہت سی دوائی کے لئے نہایت ہی تفصیل کے لئے دیکھو رسالہ طبی رہے اور ام قی سے اشاشک قیمت بنبرانی تولہ ۶ر فی چھٹانک عہ اور نمبر ۲ ۱/۲ ۴ر چھٹانک عہ

ضماد مفجر دردوں کو بغیر نشتر کے یہ دوا پھاڑ دیتی ہے — قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک عہ

طلاء شباب مقوی دمسن عفو ہے۔ آبلہ وغیرہ نہیں ڈالتا قیمت فی تولہ ۱۲ر فی چھٹانک عہ

کحل بیاض سفیدی آنکھ اور پھولا کے لئے مفید ہے قیمت فی ماشہ ۴ر فی تولہ عہ

محلل اعظم بیرونی طور پر پھوڑے پھنسیاں۔ گلٹیاں اور خنازیر وغیرہ اورام کو تحلیل کرنے میں ٹنکچر آیوڈین اور مرہم داخلیون وغیرہ سے زیادہ مفید ہے۔ دردوں کو دفع کرتا ہے۔ اور زخموں کو مندمل اور صاف کرتا ہے۔ اور اندرونی طور پر بھی بہت سی امراض کو دور کرنے کے لئے مؤثر ہے۔ قیمت فی تولہ ۴ر فی چھٹانک عہ اور فی پاؤ ۳/۴ عہ خوراک دو رتی سے چار رتی تک۔

محلول اذراقی نمبر ۳ یہ دوا مرض مراق۔ بواسیر بادی و ریاحی اور ضعف معدہ مزمن وغیرہ بہت سی امراض میں مفید ہے۔ خوراک ۲ قطرے۔ قیمت تولہ ۳ر فی چھٹانک ۱۲ر

مفرح یاقوتی مقوی اعضاء رئیسہ مقوی دماغ مقوی اعصاب نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ قیمت فی چھٹانک للہ فی پاؤ ۱۲/۱۶ عہ خوراک ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک

مفید الصبیان بچوں کی اکثر امراض مثل ڈبہ صرح قبض۔ کھانسی وغیرہ میں مفید ہے قیمت فی تولہ عہ فی چھٹانک للہ۔

کشتہ جات و غیرہ تیار کردہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

نام کشتہ	قیمت فی ماشہ	قیمت فی تولہ	قیمت فی حصہ
کشتہ فولاد سادہ	۲ر	عہ	۰
؍؍ اعلیٰ قسم	۴ر	؏	۰
؍؍ سمی	۳ر	۸ر عہ	۰
؍؍ شنگرفی	۶ر	۷	۰
؍؍ سونا	۱ر	۸ر	۰
؍؍ عقیق	۲ر	عہ	۰
؍؍ مرجان	۱ر	۸ر	۰
؍؍ مدف	۱ر	۸ر	۰
؍؍ مروارید ی	۲ر	عہ	۰
؍؍ سنگ یشب	۴ر	؏	۰
؍؍ سنگ جراح	۱ر	۶ر	۰
؍؍ کوڑی زرد	۱ر	۶ر	۰
؍؍ سرمہ سفید	۱ر	۶ر	
؍؍ پوست بیضہ	۲ر	۱۲ر	
؍؍ سنگ یہود	۱ر	۸ر	
؍؍ سنکھ	۱ر	۸ر	
؍؍ بار سنگھا	۱ر	۸ر	
؍؍ ابرک سفید	۱ر	۸ر	
؍؍ ابرک سیاہ	۲ر	عہ	

نام کشتہ	قیمت فی ماشہ	قیمت فی تولہ	قیمت فی حصہ
کشتہ جست	۱ر	۸ر	
؍؍ سیسہ	۲ر	عہ	
؍؍ قلعی	۲ر	عہ	
؍؍ سہ دھاتہ	۳ر	۸ر ؏	
؍؍ طلا (سونا)	۱۲	۷	
؍؍ مرقشیا	۱ر	۸ر	
؍؍ چاندی	۸ر	للہ	
؍؍ شنگرف سادہ	۸ر	للہ	
؍؍ سم الفار	۸ر	للہ	
؍؍ شنگرف اعلیٰ	؏	حصہ	
؍؍ ہڑتال گودنتی	۱ر	۶ر	
روغن نیم	۰	۶ر	۸ر ؏
؍؍ بھلاوہ	۰	۶ر	۸ر ؏
؍؍ جالگوٹہ	۰	۶ر	۸ر ؏
؍؍ بادام تلخ	۰	۶ر	۸ر ؏
؍؍ بادام شیریں	۰	۴ر	عہ
؍؍ کاہو	۰	۴ر	عہ
ست گلو	۰	۴ر	عہ
؍؍ سنار نکی		۳ر	۱۲ر

نام کشتہ	قیمت فی ماشہ	قیمت فی تولہ	قیمت فی حصہ
ست کیلہ	۰	۸ر	؏
؍؍ برگد	۰	۳ر	۱۲ر
؍؍ لوبان	۰	۸ر ؏	۳ ؍
؍؍ بندق ہندی		۲ر	۸ر
؍؍ کیکر (اقاقیا)	۰	۳ر	۱۲ر
؍؍ صبر	۰	۲ر	۸ر
؍؍ سلاجیت	۰	۸ر	؏
؍؍ جوہر سیاب	۰	۶ر	۸ر
؍؍ لک منسول	۰	۴ر	۸ر
؍؍ جوہر گندک	۰	۲ر	۸ر
ست باریان	۰	۶ر	۸ر ؏
؍؍ اجوائن	۰	۶ر	۸ر ؏
؍؍ الائچی	۰	۶ر	۸ر ؏
؍؍ پودنہ	۰	۸ر	؏
؍؍ کباب چینی	۰	۱۲ر	۷
؍؍ صندل	۰	عہ	للہ

نوٹ:۔ یہ آخری چھ ست بالکل خشک ہیں۔ اور ایسی ترکیب سے بنائے گئے ہیں۔ کہ بوقت ضرورت پانی میں حل کرکے بالکل عرق کی صورت میں بن جاتے ہیں۔ پانی میں حل کرنے کی خاص ترکیب جس کا پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ست بھیجا جاتا ہے

نئی ادویات

روغنِ سمغ دجع الاذن ۔ثقل سمع بہرہ پن کے لئے بہت مفید چیز ہے ۔ نہایت اعلےٰ درجہ کی چیز ہے

ترکیب استعمال :۔ذرا گرم کرکے بوزن اماشہ کان میں ڈالیں ۔قیمت فی چھٹانک عہ۔

سفوفِ ذکاوت جریان ۔احتلام ۔سرعتِ انزال وغیرہ میں نہایت مفید ہے خواہ مرض کیسی ہی دیر کا کیوں نہ ہو ۔چند دنوں میں نیست و نابود کر دیتا ہے

ترکیب استعمال :۔½ رتی صبح و شام ہمراہ مکھن

قیمت فی تولہ عہ۸ فی ماشہ ۸ر

سورنجانی عرق النساء ۔اوجاعی درد ۔وجع المفاصل نقرس وغیرہ کے لئے بہت ہی مفید چیز ہے اگر قبض ہو تو اس کے ہمراہ حب منقّی بھی استعمال کریں ۔جو علاوہ قبض کشا ہونے کے مذکورۂ بالا امراض کے لئے بھی مفید ہے

ترکیب استعمال :۔اماشہ صبح و شام ہمراہ بدقہ سنابہ

قیمت فی چھٹانک عہ۔

سفوف عشر ۲ سفوف عشر ۲ ایک ماشہ یا اس سے زیادہ مقدار میں منقی ہے ۔اور ضیق النفس ملغمی دمہ وغیرہ میں مفید ہے ۔دوسری مقدار دو رتی سے چار رتی تک ہے ۔جو بخار چڑھنے سے پہلے اگر دے دی جائے تو شکل کونین کے بخار کو روک دیتی ہے ۔

سفوف عشر ۳ یہ سعال ملغمی میں بہت مفید ہے ۔اور قے اور دست خواہ خونی ہوں یا سادے بہت ہی مفید ہے ۔بلکہ اکسیر منفعت ہے ۔قدرِ خوراک ارتی ہے

قیمت فی چھٹانک عہ۔

سفوف دیجتال یہ سفوف نہایت اعلےٰ درجہ کا مقوی قلب ہے ۔دل کی دھڑکن ضعف قلب غشی وغیرہ تمام امراضِ قلب میں اس کا استعمال بہت مفید اثر رکھتا ہے ۔قدرِ خوراک ارتی صبح و شام ہمراہ آب تازہ —

قیمت فی چھٹانک عہ۔

محلول الودی ۱ یہ محلول مزمن ضیق النفس میں بہت ہی مفید چیز ہے ۔جب کہ دمہ یا ضیق النفس کا دورہ ہو رہا ہو ۔تو اس کی ایک خوراک سے فوراً دورہ رفع ہو کر طبیعت سنبھل جاتی ہے ۔اور بلغم آسانی سے خارج ہونے لگتی ہے ۔اور ہوا کی نالیاں صاف ہو کر سانس درست ہو جاتا ہے قدر خوراک ۵ تولہ ایک ہی وقت میں پلائیں ایک دن میں اس وزن سے زیادہ نہ پلائیں —

قیمت فی سیر عہ۔

دواء جلد یہ دوا مرض برص ۔بہق ۔چھاجن ۔خارش اور درد وغیرہ میں لگانے سے بہت فائدہ دیتی ہے چہرے کے لہاسے ۔چھائیاں وغیرہ پر لگانے سے بہت مفید ہے ۔رات کو سوتے وقت لگا کر صبح کو دھو ڈالیں

قیمت فی چھٹانک عہ۔

محلول کاسنی

یہ دوا جگر اور معدہ دونوں اعضاء کے لئے جو آلات انہضام میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں مقوی اور محرک ہے جس کے استعمال سے اکثر مریض صحت یاب اور طاقتور ہو گئے ہیں۔ ہر مطب میں روزانہ استعمال کی چیز ہے۔ اور فوائد و تاثیرات کے لحاظ سے ایک مسلّمہ زود اثر چیز ہے۔ جگر کے تمام امراض مثل ضعف کبد عظم الکبد ورم الکبد۔ ورم الکبد وغیرہ امراض حادہ اور مزمنہ دونوں صورتوں میں مفید و مجرب ہے۔ اسی طرح ضعف معدہ۔ بدہضمی مزمن اور ضعف اشتہا وغیرہ امراض میں بھی نہایت مفید و مجرب ہے۔ اور ان لوگوں کے لئے جن کو کھایا پیا جسم کو نہیں لگتا۔ اس دوا کو استعمال کر کے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ خصوصاً مالیخولیائے مراقی کے لئے یہ دوا ایک خاص چیز ہے۔ جس کے استعمال سے آلات انہضام کے درست ہو جانے سے وہ تمام شکایات و توہمات جو تبخیر کی وجہ سے پیدا ہوتے رہتے ہیں دُور ہو کر انسان چنگا بھلا ہو جاتا ہے۔ قیمت فی چھٹانک جو بارہ خوراک دوا ہے۔ صرف عہ

خمیرہ ماہی

دواخانہ انجمن خادم الحکمت کی ایک خاص ایجاد ہے۔ بڑی بڑی مقوی ادویات اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ مندرجہ ذیل امراض میں تیر بہدف ہے:۔

کھانسی۔ دمہ ضیق النفس۔ ربو۔ تپ دق۔ سل۔ بچوں کا کمزور و دُبلا ہو جانا۔ نفث الدم وغیرہ وغیرہ امراض میں بہت ہی مفید ہے۔ کئی سال سے تجربہ کیا جا رہا ہے۔ تمام مذکورۂ بالا امراض میں بہت ہی مفید ہے جب تک مرض میں پوری صحت نہ ہو جائے۔ اس کا استعمال جاری رکھنا چاہیئے۔

ترکیب استعمال:۔ ایک چمچہ غذا کے بعد صبح و شام بچوں کو ½ چمچہ دن میں دو دفعہ دیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی چیز ہے۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ جوانوں اور عورتوں میں یکساں مفید ہے۔

قیمت فی بوتل ۸ عہ

دواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

خاص الخاص مقوی باہ تحفہ

مرواریدی

جو علاج عضوی کے اصول پر اصلی مروارید سے تیار کیا گیا ہے۔ از حد لذیذ مقوی باہ اور مسک دوائی ہے۔ چند دنوں کے استعمال سے منی مقدار میں کافی اور گاڑھی ہو جاتی ہے۔ اعصاب میں بجلی کا اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ تندرست اصحاب کو جماع کے بعد اس کی ایک خوراک کمزوری سے بچاتی ہے کافی مقدار میں ہمیشہ فروخت ہوتی ہے۔ اس کا مقابلہ قیمتی سے قیمتی معجونیں اور یاقوتیاں نہیں کر سکتیں تجربہ کریں

ملنے کا پتہ: دواخانہ انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

دواخانہ انجمن خادم الحکمت کے تجارتی قواعد وضوابط

(۱) ادویات کی جو قیمتیں اس فہرست میں درج ہیں - وہ میرانِ انجمن کی مقرر کردہ اور نہایت واجبی ہیں۔ جن میں کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔

(۲) ریلوے پارسل کے لئے کم از کم نصف قیمت پیشگی آنی چاہیئے۔

(۳) ہمیشہ اپنا نام پورا پتہ خصوصاً ڈاکخانہ کا نام ہر خط میں خوشخط ہونا چاہیئے (۴) کمیشن صرف طبیبوں۔ عطاروں اور دکانداروں کو ہی دی جاتی ہے (۵) اگر کوئی فرمائشی نسخہ تیار کرانا ہو۔ تو قیمت پیشگی بھیجنی چاہیئے۔ خواہ وہ تخمیناً ہی کیوں نہ ہو۔

کمیشن حسبِ ذیل ہے

(۱) مبلغ پانچ روپیہ سے کم قیمت کے آرڈر پر کسی قسم کی کمیشن نہیں دی جاتی۔ مبلغ دس روپیہ قیمت کی ادویات پر ایک آنہ فی روپیہ۔ مبلغ دس روپیہ سے بیس روپیہ قیمت تک کی اشیا پر دو آنہ فی روپیہ اور اس سے زاید قیمت پر چار آنہ فی روپیہ کمیشن دی جاتی ہے۔ اور محصول ڈاک و پیکنگ وغیرہ کا خرچ ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوتا ہے (۲) کارخانہ میں تولہ بھر دوا کی قیمت الگ اور پانچ تولہ کی قیمت الگ ہے۔ یعنی پانچ تولہ کے خریدار سے صرف چار تولہ کی قیمت لگا لی جاتی ہے اور ایک تولہ دوا رعایت دی جاتی ہے۔ یہ رعایت پانچ تولہ سے کم مثلاً اڑھائی تولہ یا تین تولہ کے خریدار کو نہیں دی جاتی۔ یعنی پانچ تولہ سے کم کے خریدار کو فی تولہ قیمت لگائی جاتی ہے۔ کوئی آرڈر آٹھ آنہ سے کم روانہ نہیں ہو سکتا براہ مہربانی فہرست میں دیکھکر آرڈر دیجئے (۴) اگر پارسل میں کسی کارکن سے غلطی ہو جائے۔ تو وہ نمبر بھیجکر جو پارسل کے ساتھ روانہ ہوتا ہے۔ جلد اطلاع دی جائے۔ فوراً تحقیقات کر کے تلافی کی جائے گی۔

قواعد ایجنسی

(۱) ہر ایک طبیب اور عطار ایجنسی لے سکتے ہیں۔ (۲) ایجنٹ سے خاص رعایت یہ ہوگی۔ کہ ان کے ہر ایک آرڈر کے ساتھ خواہ وہ کسی رقم کا ہو۔ کمیشن دی جائے گی۔ (۳) مبلغ چالیس روپیہ سے زاید قیمت کی ادویات پر ۳۲ روپیہ فی سینکڑہ کمیشن دی جائیگی (۴) جو ایجنٹ اعتباری ثابت ہونگے۔ وہ نصف قیمت پیشگی میں وی پی منگوا سکیں گے (۵) جواب طلب امور کے لئے ہمیشہ لی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے (۶) ہر ایک قسم کی مفرد و مرکب دیسی و انگریزی ادویات جو فہرست میں درج نہیں ہیں نہایت زاں نرخ پر بھیجی جا سکتی ہیں۔ مگر ان پر کمیشن نہیں ہوگا۔